ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
جرمنی
اکتوبر 2021ء جلد نمبر 22 شمارہ نمبر 10

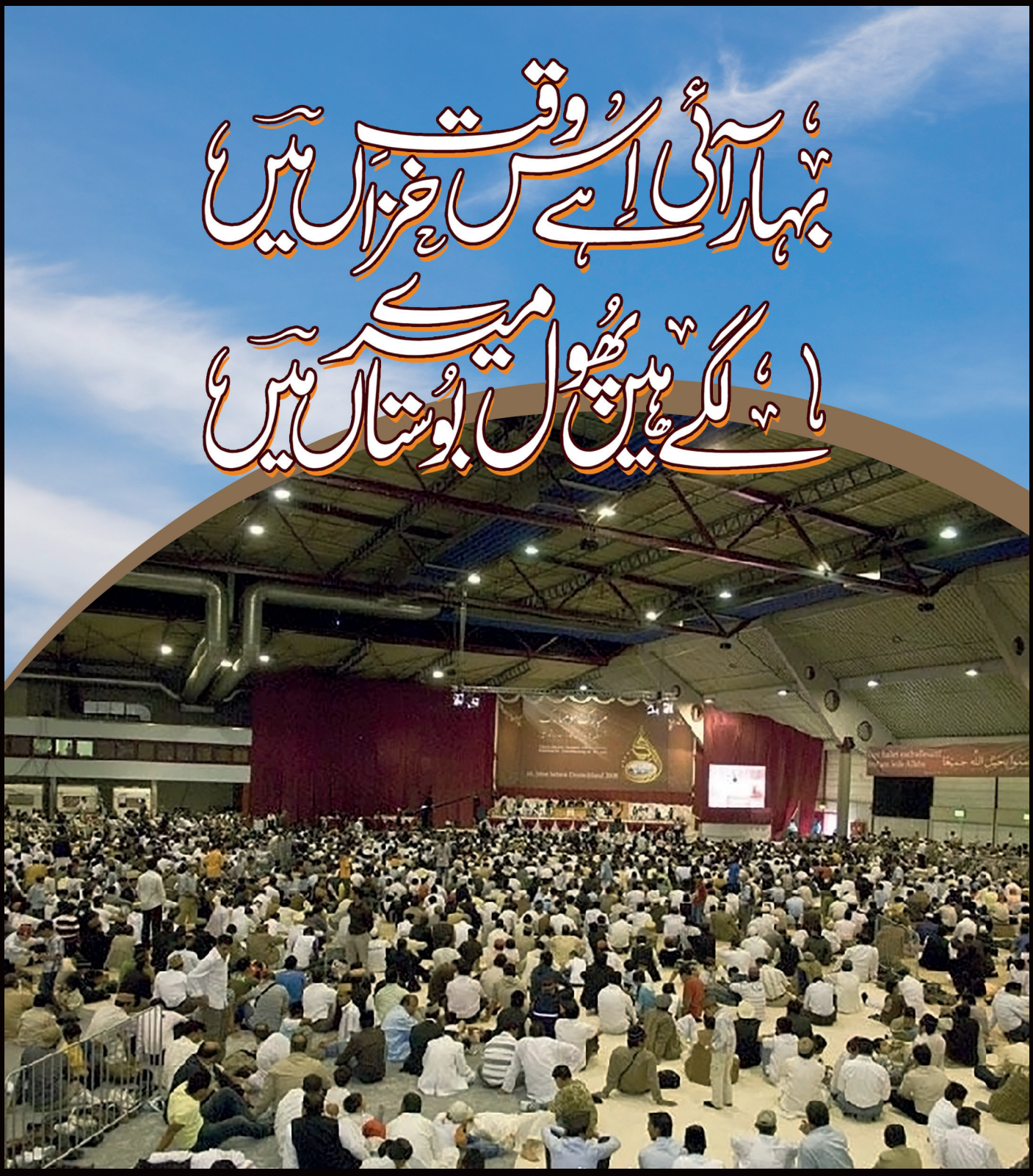

شاملین جلسہ کے لئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

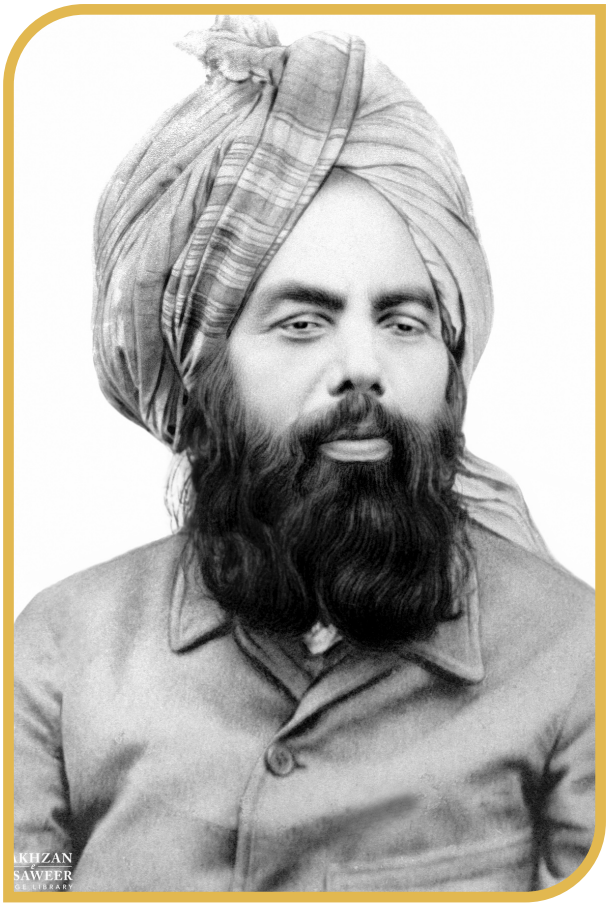

”ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہمّ وغم دُور فرما دے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے“۔ آمین ثم آمین

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ الراقم خاکسار غلام احمد

از قادیان ضلع گورداسپور۔ عفی اللہ عنہ

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 342، ایڈیشن 1989ء)

اداریہ

اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَباً

کورونا وباء کی وجہ سے ساری دنیا ہی غیر یقینی حالات کا شکار اور مختلف نوعیت کی مشکلات میں گرفتار ہے۔ افرادِ جماعت احمدیہ کے لئے اس وباء نے جو بڑی مشکل پیدا کی وہ اس کے اجتماعات اور جلسہ سالانہ کا التواء ہے۔ سال 2020ء اسی کرب میں گزرا کہ ہمارا جلسہ ہو تو کیسے ہو؟ سال رواں کا آغاز ہوا تو درد کے مارے احمدیوں کی سنی گئی، پہلے برطانیہ میں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا اور اب احباب جماعت جرمنی کی قسمت جاگ اٹھی ہے کہ ؏

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اَپنی تسکینِ جاں کے لئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں قلبِ تپاں کے لئے

الحمد للہ ثم الحمدللہ کہ جماعت جرمنی کا جلسہ سالانہ ماہ رواں کی آٹھ اور نو تاریخ کو ہو رہا ہے۔ اگرچہ یہ جلسہ صرف دو دن کا ہے اور اس میں صرف پانچ ہزار افراد ہی شامل ہوسکیں گے مگر ان حالات میں یہ بھی بہت غنیمت ہے کہ بادہ گروں کو کچھ نہ کچھ تو میسر آئے گا۔

اس موقع پر شامل ہونے والے مہمانان حضرت مسیح موعود کے لئے قادیان اور ربوہ کے ریلوے اسٹیشن اور بسوں کے اڈے پر لگے استقبالیہ خیموں سے اُٹھنے والے خیر مقدمی نعرے یہاں بھی سنائی دیں گے اور میزبان دل کی گہرائیوں سے اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَباً اور جی آیاں نوں کے ساتھ مہمانوں کے استقبال کے لئے بے تاب ہیں۔

یہ جلسہ اپنے مقدس اغراض و مقاصد اور نیک نتائج و ثمرات کے اعتبار سے بجا طور پر شعائر اللہ میں سے ہے کیونکہ اسے خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے اور آخرت کی یاد دلانے کی خاطر منعقد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس میں دور دیسوں سے قافلہ در قافلہ سفر کر کے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مخلصین جماعت شامل ہوتے ہیں اور امن وسکون کے ساتھ نظم وضبط کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے عبادات بجالاتے، علم وعرفان کے موتی سمیٹتے اور باہم ملاقاتوں کے ذریعہ محبّت ومودت کے رشتے مضبوط کرتے ہیں۔ اسے عام دنیوی میلوں کی طرح سمجھنے کی بجائے اس کے نایاب روحانی ماحول سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

اس موقع پر مہمانوں اور میزبانوں ہر دو جانب سے خدمت اور ایثار کے ایسے ایسے ایمان افروز نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں کہ وہ اسی ماحول کا حصہ ہیں۔ ہر دو اپنے آقا کی ہدایات کی روشنی میں اپنی اپنی ذمہ داریوں سے خوب آگاہ ہوتے ہوئے انہیں بجالانے کی بھرپور کوشش کرتے اور سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی اس جلسہ کے شاملین کے لئے کی ہوئی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔ امسال تو بہت سے احباب دلی خواہش کے باوجود اس میں شامل نہ ہو پائیں گے مگر ایسے تمام احباب کو بھی خوشخبری ہو کہ اگر وہ ان مبارک ایّام کے دوران اپنے گھروں میں جلسہ کا ماحول پیدا کر کے جلسہ گزاریں گے تو وہ بھی اسی طرح شاملین جلسہ میں شمار کئے جائیں گے اور انہیں بھی وہ تمام برکات اور فیوض ملیں گے جو ظاہری طور پر شامل ہونے والوں کو مل رہے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ہمارا یہ جلسہ ہر لحاظ سے بخیریت انعقاد پذیر ہو، تمام شاملین کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر شرّ سے محفوظ رکھے، آمین ثم آمین۔

اخبار احمدیہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ماہنامہ — جرمنی

صفر/ربیع الاوّل 1443 ہجری قمری | اکتوبر 2021ء | جلد نمبر 22 | شمارہ نمبر 10 | اخاء 1400 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04	قال اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ، قال النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
05	تبرکات: آئندہ نسلوں کی تربیت کا ذریعہ
06	نظم: بہار آئی ہے اِس وقتِ خزاں میں
07	خطبہ جمعہ: ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اِتقا ہے
17	تحریکِ جدید کے شیریں ثمرات
19	قراردادِ تعزیت
20	تعارف کتب: ”میرا سفر زندگی“
21	تحریکِ جدید کے ابتدائی مبلغین، ایک تعارف
25	جلسہ سالانہ جرمنی کی یادیں
26	منظوم کلام: لوگو میرے محبوب کی دَربار سجی ہے
29	پروگرام 45 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی 2021ء
30	تاریخ جرمنی
31	مکرم چودھری عبداللطیف صاحب کی جرمنی آمد اور ابتدائی کاوشیں
33	تاریخ شعبہ وَقفِ نَو جرمنی
40	جماعت احمدیہ جرمنی کے سیکرٹریان وَقفِ نَو
43	مگر یہ چشم حیراں جس کی حیرانی نہیں جاتی
44	ادبی صفحہ: لاہور کا جغرافیہ
45	ملکی و عالمی خبریں
47	ہیومینٹی فرسٹ کی جانب سے ہزاروں سیلاب زدگان کو کھانے کی فراہمی
48	بلانے والا ہے سب سے پیارا (اعلانات وفات)

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارہ جات مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر بھی دیکھے اور پڑھے جاسکتے ہیں

https: //www.alislam.org/akhbar-e-ahmadiyya/

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ

محمد الیاس منیر

مدیران

محمد انیس دیالگڑھی، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سید سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سید افتخار احمد، ریاض محمود باجوہ

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

مرزا لطف القدوس، آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِورق

احسان اللہ ظفر

مینیجر

سید افتخار احمد

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

پتہ
شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722
Printer: Rana Print, Herkulesstrasse 45
50823 Köln

07

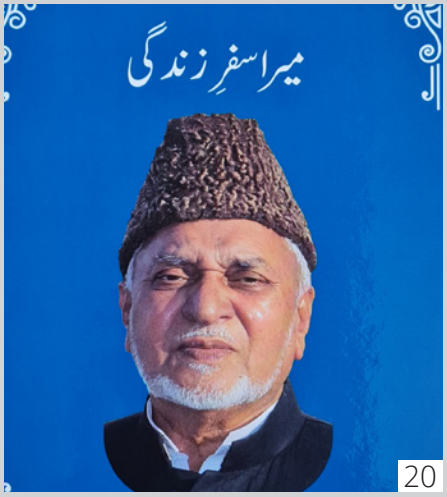

20

04

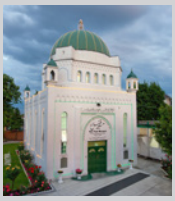

17

21

31

25

47

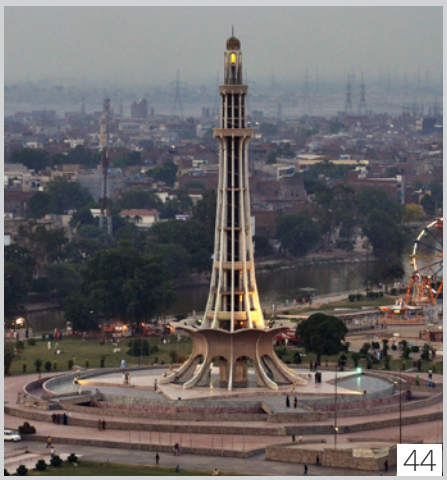
44

37

قال اللہ جل جلالہ

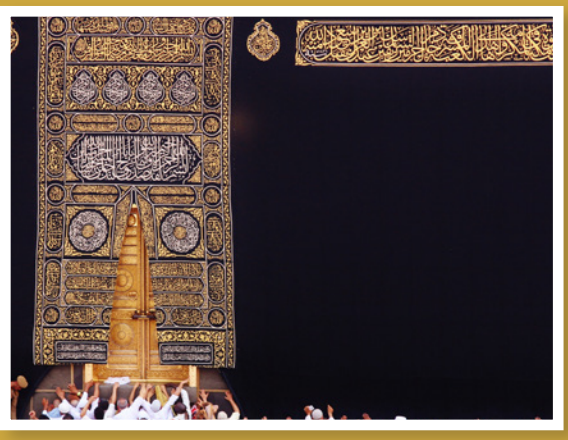

وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ

(الحج:33)

اور جو کوئی شعائر اللہ کو عظمت دے گا تو یقیناً یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ قَالَ مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُهُ وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُه و ذَكَّرَكُم بِالْآخِرَةِ عَمَلُهٗ

(الترغیب والترھیب للمنذری، الجزء1، کتاب العلم، الترغیب فی مجالسۃ العلماء163)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کس کے پاس بیٹھنا بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آجائے۔جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

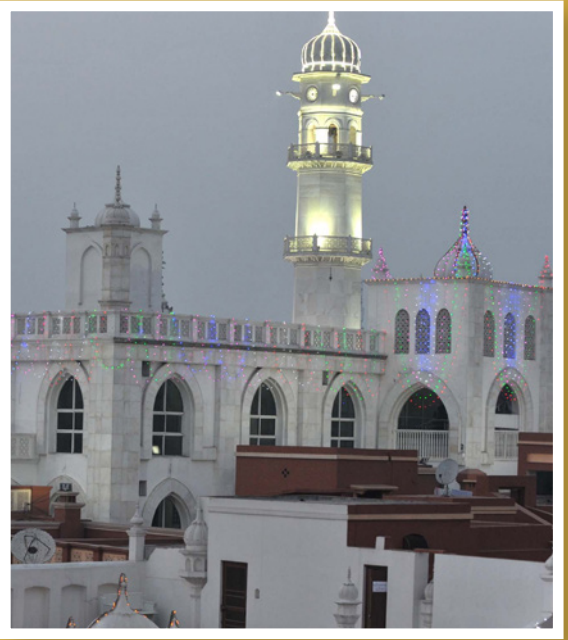

’’اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کریں‘‘۔(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

آئندہ نسلوں کی تربیت کا ذریعہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیّبہ سے (یعنی اپنے پاکیزہ اموال سے) اپنے دینی مہمّات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں"۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے خرچ کرنے والا کبھی ضائع نہیں ہوتا بلکہ اس کی اولاد تک کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے اور نہ مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی کم ہوتا ہے بلکہ اس میں اور زیادتی ہوتی ہے۔

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

فی زمانہ حال انفاق کا بڑا محل یہ ہے کہ اپنے حوصلوں کو وسیع کر کے اس الٰہی سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کے واسطے مال وزر دیا جاوے۔ اُس وقت بھی جس نے مال وزر سے پیار نہ کیا اور دین کی خدمت میں اُسے رسول ﷺ کے ہاتھوں سے صرف کیا وہی اعلیٰ مرتبہ پا گیا اور صدیق بنا۔ (حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 63-62)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

تحریک جدید نفلی اس لئے ہے کہ ہم اس میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے کسی کو سزا نہیں دیتے۔ لیکن فرض اس لحاظ سے ہے کہ اگر تمہیں احمدیت سے سچی محبت ہے تو تحریک جدید میں حصہ لینا تمہارے لئے ضروری ہے۔ جب ماں بچہ کے لئے رات کو جاگتی ہے تو کون کہتا ہے کہ اس کے لئے رات کو جاگنا فرض ہے۔ بچہ کی خاطر رات کو جاگنا فرض نہیں نفل ہے۔ لیکن اسے رات کو جاگنے سے کون روک سکتا ہے۔ جس سے محبت ہوتی ہے اُس کی خاطر ہر شخص قربانی کرتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ ایسا کرنا فرض نہیں نفل ہے۔

(خطبات محمود جلد 33 صفحہ 15)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ظاہر اور باطن خرچ کی ہدایت دی گئی ہے خدا تعالیٰ نے اس کے لئے یہ راستہ کھول دیا ہے کہ تحریک جدید میں تم ظاہری طور پر چندے دیتے ہو یہ اعلانیہ چندے ہیں ریکارڈ ہوتے ہیں۔ چھپتے ہیں۔ رپورٹیں پڑھی جاتی ہیں۔..... تحریکیں تو ہوتی رہیں گی لیکن بہت سی تحریکیں ایک خاص وقت پر شروع ہوتی ہیں لیکن وہ چلتی چلی جاتی ہیں جب تک کہ قوم زندہ رہے اور وہ اپنی آخری اور انتہائی فلاح کو حاصل نہ کر لے۔ تحریک جدید بھی اسی قسم کی تحریکوں میں سے ہے۔

(خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 656)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

آئندہ نسلوں میں سے جن کو بھی آپ براہِ راست تحریک جدید میں شامل کر دیتے ہیں یا کسی اور جماعتی چندے میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچ جاتی ہیں، خدا کی حفاظت کے نیچے آجاتی ہیں اور اِلَّا مَاشَاءَ اللہ شاذ کے طور پر کبھی ہو تو ہو ورنہ چندہ دینے والا احمدی ضائع نہیں جاتا۔ اس کے اخلاص میں خدا تعالیٰ ترقی دیتا رہتا ہے اس کو اپنے فضل کے نمونے دکھاتا رہتا ہے، مشکلات میں اس کی مدد فرماتا ہے۔ اس لئے براہِ راست اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اپنی آئندہ نسلوں پر احسان کے طور پر اور اپنے فرض کی ادائیگی کے طور پر ان کو براہِ راست تحریک میں شامل کرنا چاہئے۔

(خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 722)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا تو اس وقت دشمن کے احمدیت کو ختم کرنے کے بڑے شدید منصوبے تھے۔ لیکن آپؓ نے جب جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبے سے احمدیت کی تبلیغ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور شان سے ہندوستان سے باہر کے ممالک میں پھیلی۔ آج ہم جو مسجدیں بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں، سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ اصل میں اسی تحریک کا ثمرہ ہے۔ پس آج آپ کو ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی دعاؤں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انعامات سے نواز رہا ہے۔ ایک جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک جوش کے ساتھ مالی قربانی کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی شکرانہ ہے اور یہی دشمنوں کی کوششوں کا جواب ہے۔ (خطبہ جمعہ 7/ نومبر 2008ء)

بہار آئی ہے اِس وقتِ خزاں میں

بہار آئی ہے اِس وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اس دلستاں میں
ہوئے بدنام ہم اِس سے جہاں میں
عدُو جب بڑھ گیا شور و فُغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں
ہوا مُجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہوئے ہم تیرے اَے قادر توانا
ترے دَر کے ہوئے اور تجھ کو جانا
ہمیں بس ہے تِری درگہ پہ آنا
مصیبت سے ہمیں ہر دم بچانا
کہ تیرا نام ہے غفّار و ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تجھے دنیا میں ہے کِس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا
کہ جس کا تُو ہی ہے سب سے پیارا
ہُوا مَیں تیرے فضلوں کا مُنادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(انتخاب از ’بشیر احمد شریف احمد اور مبارکہ کی آمین‘ درثمین)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔ (البقرۃ:275)

وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غم کریں گے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو متعدد جگہ مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس آیت میں بھی ہم نے دیکھا مومنوں کی اس خصوصیت کا ذکر فرمایا ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ کی راہ میں رات دن خرچ کرتے رہتے ہیں اور یہ خرچ ان کا چھپ کر بھی ہوتا ہے اور دکھا کر بھی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دونوں طریق قبولیت کا درجہ پاتے ہیں یعنی مخفی خرچ بھی اور ظاہر خرچ بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا کہ ان مومنوں کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہوتی ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ اللّٰہِ (البقرۃ:273) یعنی اللہ کی رضا کے حصول کے لیے وہ خرچ کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کے حصول کے علاوہ کبھی خرچ ہی نہیں کرتے یعنی ان کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے۔ پس ایک حقیقی مومن کی یہی نشانی ہے کہ وہ نیکیاں بجالائے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے پاکیزہ مال سے خرچ کرے۔ دن اور رات نیکیاں بجالانے کی فکر ہو۔ کبھی ظاہر کر کے نیکی کرے، کبھی چھپ کر نیکی کرے۔ کبھی ظاہر طور پر مالی قربانی کرے، کبھی چھپ کر مالی قربانی کرے۔ یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہیں بشرطیکہ ان قربانیوں کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ اگر صرف دکھاوے کی قربانیاں ہیں تو پھر ایسی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ نہیں پاتیں۔ یہ قربانیاں ان دکھاوے کی قربانیاں کرنے والوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ پس یہ ہے وہ روح جس کو سامنے رکھ کر ایک مومن کو قربانی کرنی چاہیے اور یہ ہے وہ روح جس کو سامنے رکھتے ہوئے افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیاں کرتے ہیں۔ اگر یہ روح نہیں تو ہماری قربانیاں بے فائدہ ہیں اور رائیگاں جانے والی ہیں اگر یہ قربانیاں اس غرض کے لیے ہو رہی ہیں کہ فلاں شخص نے اتنی قربانی کی ہے اور مَیں نے اس سے زیادہ قربانی کرنی ہے تو بے فائدہ ہے یا فلاں جماعت یا حلقہ کہیں قربانی میں ہم سے زیادہ بڑھ نہ جائے اور پھر لوگ ہمیں کیا کہیں گے۔ مسابقت کی روح بے شک اچھی چیز ہے لیکن یہ فکر کہ لوگ ہمیں کیا کہیں گے یہ نہیں ہونی چاہیے۔ یہ ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہم ان سے زیادہ قربانی کرنے والے ٹھہریں پھر تو یہ مسابقت کی روح ہے۔ یا اس لیے چندہ دے رہے ہیں کہ لوگوں کو فخر سے بتائیں کہ مَیں نے اتنا چندہ دیا ہے یا کبھی کسی اختلاف پر انتظامیہ کو جتلا ہی دیا کہ مَیں اتنی مالی قربانی کرنے والا ہوں میرا حق بنتا ہے

کہ میری فلاں بات مانی جائے یا فلاں سہولت مجھے مہیا کی جائے یا کسی کو یہ خیال آ جائے کہ مَیں اتنی مالی قربانی کر کے خلیفہ وقت یا عہدیداروں کی نظر میں آ جاؤں گا اور میری تعریف ہو گی تو یہ سب باتیں غلط ہیں، بے فائدہ ہیں، فضول ہیں اور قربانی کی روح کے خلاف ہیں بلکہ الٹا نقصان کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب باتیں غلط ہیں، میرے راستے میں خرچ کرنا ہے تو پھر صرف اور صرف ایک مقصد ہونا چاہیے کہ میری رضا حاصل کرنی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عزت بھی دیتا ہے لیکن عزت اسے عاجزی اور انکساری میں اَور بڑھانے والی ہونی چاہیے بلکہ اس بات پر اسے شرمندگی ہوتی ہے کہ لوگ میری تعریف کریں۔ خلیفہ وقت کی نظر میں آنے کی اگر خواہش ہوتی ہے تو صرف اس لیے کہ میرے لیے وہ دعا کریں اور ایک پختہ تعلق پیدا ہو۔ جس شخص کی بیعت کی ہو قدرتی بات ہے انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی دعاؤں سے بھی حصہ لے۔ اگر خلافت حقہ پر یقین ہے تو ایسی خواہش میں کوئی حرج بھی نہیں ہے لیکن نیت دکھاوا نہ ہو بلکہ نیت یہی ہو کہ میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کروں اور اس قربانی کی وجہ سے خلیفۂ وقت میرے لیے دعا کریں کہ میں خدا تعالیٰ کے اَور قریب ہو جاؤں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنوں اور مومنوں کی ایک دوسرے کے لیے دعائیں ہی ہیں جو ایک دوسرے کی روحانی ترقی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ پس یہ سوچ بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری توجہ حاصل کرنے کے لیے، میری رضا حاصل کرنے کے لیے، میری رضا کے حصول کے لیے جب خالص ہو کر خرچ کرو گے تو پھر میرا وعدہ ہے کہ میں تمہارے خوف بھی دور کروں گا، تمہارے غم بھی دور کروں گا، تمہارے لیے سکونِ قلب کا سامان کروں گا، تمہیں تسلی دوں گا، تمہیں اپنی گود میں لے لوں گا۔ یہ سوچ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گروہ کی ہے جس نے اس زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود اور آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق کو مانا ہے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر مالی قربانی کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پھر اس مالی قربانی کو بغیر پھل لگائے نہیں چھوڑتا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ تو اس لیے کیا کہ اس کی رضا حاصل ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے بسا اوقات ساتھ کے ساتھ ہی نواز دیا کبھی مال کی شکل میں کبھی کسی اَور انعام کی شکل میں اور اس کی مثالیں آئے دن ہم جماعت میں دیکھتے ہیں۔ دس بیس یا سینکڑوں میں نہیں بلکہ ہزاروں میں یہ مثالیں ہیں بلکہ میں کہوں گا لاکھوں میں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے گزرتے ہیں اور اپنے اوپر لاگو ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ پھر ان کے ایمان مضبوط ترقی کرتے ہیں۔ یقیناً اُن مالی قربانی کرنے والوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے بیوی بچوں کے بھی ان پر حقوق ہیں اور یہ حقوق ادا کرنا بھی ایک مومن کا فرض ہے۔ اپنے بیوی بچوں کو حق سے محروم رکھنا، ان کی ضروریات کو پورا نہ کرنا بھی گناہ ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قناعت پیدا کرتے ہوئے اور اپنے گھر والوں کو قناعت کی اہمیت بتاتے ہوئے اور احساس دلاتے ہوئے مالی قربانی کی طرف توجہ بھی کرنی چاہیے اور کروانی چاہیے اور پھر ایسے لوگوں کی اولادیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ ایسے ایسے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اس وقت مَیں بعض قربانی کرنے والوں پر قربانیوں کی وجہ سے جو فضل ہوئے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مال خرچ کرنے کی طرف تحریک ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کس طرح نوازا اس کے چند واقعات پیش کروں گا۔ اور یہ واقعات اس لیے بھی بعض دفعہ پیش کرنے فائدہ مند ہوتے ہیں کہ اس سے دوسروں کو بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور بعض لوگ لکھتے بھی ہیں کہ ان واقعات نے ہم پر اثر کیا اور ہمیں بھی مالی قربانی کی تحریک پیدا ہوئی اور پھر ہم نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے مشاہدہ کیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”قرآن کہتا ہے کہ تم ایسا مت کرو کہ اپنے سارے کام لوگوں سے چھپاؤ بلکہ تم حسبِ مصلحت بعض اپنے نیک اعمال پوشیدہ طور پر بجالاؤ جب کہ تم دیکھو کہ پوشیدہ کرنا تمہارے نفس کے لیے بہتر ہے اور بعض اعمال دکھلا کر بھی کرو جب کہ تم دیکھو کہ دکھلانے میں عام لوگوں کی بھلائی ہے تا تمہیں دو بدلے ملیں اور تا کمزور لوگ ..... تمہاری پیروی سے اس نیک کام کو کر لیں“۔ فرمایا کہ ”.....نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہیں کرتا بلکہ اکثر جگہ نمونے کا بہت اثر ہوتا ہے“۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 32-31)

پس یہ واقعات جو میں بیان کرتا ہوں یا آج کروں گا ان کے بارے میں لوگ تو نہیں لکھتے کہ بیان کریں بلکہ خود بیان کرتا ہوں تا کہ اس نمونے کا نیک اثر لوگوں پر ہو بلکہ بعض تو لکھ دیتے ہیں کہ اگر بتانا بھی ہے تو ہمارا نام نہ لیں۔ بہرحال اب میں کچھ واقعات پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ واقعات ان لوگوں کے لیے بھی دوہرے ثواب کا باعث بنیں جن کے ساتھ یہ واقعات گزرے۔ ایک ثواب تو یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کی اور ایک یہ کہ ان کے نمونوں اور واقعات کی وجہ سے دوسروں کو بھی مالی قربانیاں کرنے کی تحریک پیدا ہوئی یا ہو گی اور مالی قربانی کا ادراک پیدا ہوا یا ہو گا۔

بیعت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کس طرح مال کو خرچ کرنے کی تڑپ ہوتی ہے۔ جلسہ سالانہ 2020ء کا جو اختتامی خطاب تھا، جلسے کی جو تقریر میں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اوپر کی تھی اس بارے میں مبلغ البانیا صمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک البانین دوست جعفر کوچی صاحب یہ خطاب سن رہے تھے اور میں نے اس میں ان کی قبولِ احمدیت کا ذکر بھی بیان کیا تھا۔ مبلغ سلسلہ یہ لکھتے ہیں کہ اگست تک ان کی کوئی آمدنی نہیں تھی۔ ایک روز نماز جمعہ کے بعد پوچھنے لگے کہ دوسرے احمدی لڑکے جو چندے دیتے ہیں مجھے بھی ان کی تفصیل بتائیں۔ چنانچہ انہیں دوبارہ سے چندہ جات کا تعارف کروایا گیا، پہلے بھی کروایا تھا۔ اس کے بعد کہنے

لگے کہ اسی ماہ ان کا فلیٹ کرائے پر لگا ہے اور انہیں کرایہ وصول ہوا ہے۔ اس پہلی آمد میں سے شرح سے کافی زیادہ چندہ لے کر آئے۔ چنانچہ موصوف نے کہا کہ جو شرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے اس کی ادائیگی کے بعد باقی جو رقم بچتی ہے وہ تحریک جدید اور وقف جدید میں ڈال دیں۔ کہتے ہیں میں نے انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں وعدہ ہے کہ وہ مالی قربانی کرنے والوں کو بڑھا کر دیتا ہے تو موصوف کہنے لگے کہ میں نے اس نیت سے چندہ نہیں دیا۔ میں نے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے چندہ دیا ہے۔ اس نیت سے دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے کہ دین کی خاطر مالی قربانیاں بھی کرو اور اسلام کا یہ حکم ہے کہ دین کی خاطر مالی قربانی کرنی چاہیے اور اب یہ باقاعدہ ہر ماہ چندہ بھی ادا کرتے ہیں۔ تو ان دنیا داروں کی یہ سوچ بھی ایک دم میں بدل جاتی ہے۔

سرور صاحب ارجنٹائن کے مبلغ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ارجنٹائن میں کورونا وائرس اور عمومی انفلیشن (Inflation) کی وجہ سے عوام کو سخت معاشی مشکلات کا سامنا ہے لیکن اس کے باوجود نومبائعین کو بتایا گیا کہ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن انفاق فی سبیل اللہ بھی ہے اور جماعت احمدیہ میں اس الٰہی حکم پر عمل پیرا ہونے کے لیے ایک شاخ تحریک جدید کی سکیم بھی ہے تو اس پر لوکل نومبائعین نے بڑھ چڑھ کر اپنی حیثیت کے مطابق قربانیاں پیش کیں۔ اس میں ایک فاطمہ ویرونیکا (Fatima Veronica) صاحبہ ہیں ان کو غیر معمولی قربانی کی توفیق ملی۔ موصوفہ بیوہ ہیں۔ پیشے کے اعتبار سے ان کی معمولی سی تنخواہ ہے۔ جب سب نومبائعین کو اجتماعی طور پر تحریک کی گئی کہ سال ختم ہونے میں تھوڑے دن رہ گئے ہیں تو موصوفہ نے مبلغ کو، کہتے ہیں مجھے پیغام بھیجا کہ ابھی ان کو استطاعت نہیں ہے لیکن یہ اگلے کچھ دنوں میں کوشش کریں گی کہ کچھ رقم جمع کروا دیں۔ چنانچہ کچھ دنوں بعد ہی موصوفہ نے پانچ ہزار ارجنٹین پیسوز جمع کروا دیے۔ مبلغ لکھتے ہیں، ان کی حیثیت کے مطابق بلکہ ارجنٹائن کے عمومی معاشی حالات کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ غیر معمولی رقم تھی۔ کہتے ہیں ان کا یہ جذبہ دیکھ کر مَیں نے ان کو کہا کہ مَیں آپ کا بہت زیادہ شکر گزار ہوں۔ اس پر کہنے لگیں کہ اس میں شکریہ کی کیا بات ہے۔ کہتی ہیں مَیں نے اسلام دلی خوشی سے قبول کیا ہے۔ اس کو سمجھ کے قبول کیا ہے اور اس کے احکامات میں سے ایک یہ حکم ہے کہ دین کی خاطر قربانیاں کی جائیں۔ میں تو بلکہ شرمندہ ہوں کہ اپنے کام کی مصروفیت کی وجہ سے دین کی خاطر وقت کی قربانی اس طرح پیش نہیں کر سکتی جیسا کہ ایک احمدی مسلمان کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔ یہ انقلاب ہے جو مسیح موعودؑ کی جماعت میں کامل وفا کے ساتھ شامل ہونے والوں میں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کس طرح حاصل کرنی چاہیے۔ اس کے لیے کیا کوشش کرنی چاہیے اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔

انڈونیشیا، دنیا کا ایک اور دوسرا سرا، وہاں جزائر ہیں۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ٹنگرینگ (Tangerang) شہر کی ایک خاتون مَرسِیلَا ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کورونا کی وجہ سے ان کے شوہر کی نوکری چلی گئی۔ انہوں نے کاروبار شروع کیا مگر منافع نہیں ہوا۔ پھر آن لائن موٹر سائیکل ٹیکسی میں کام شروع کیا۔ اس میں بھی وہی مشکلات پیش آتی رہیں یہاں تک کہ حالت یہ ہو گئی کہ سوچتے تھے کہ اگلے دن کے لیے کھانے کو کچھ ملے گا بھی کہ نہیں۔ کہتی ہیں ہماری خواہش تھی کہ رمضان میں ہم تحریک جدید کے وعدے کو پورا کر دیں اور میرے شوہر، کہتی ہیں، مجھے صرف دعا کے لیے کہتے تھے دعا کرو کہ وعدہ پورا ہو جائے۔ کہتی ہیں رمضان میں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھے کہہ رہا ہے کہ کیا تم نے کوئی وعدہ کیا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اس وعدے کو پورا کرو۔ جب آنکھ کھلی تو تہجد کا وقت تھا۔ تہجد کے بعد سحری کے وقت مَیں نے یہ خواب اپنے میاں کو بتایا۔ چند دن بعد میرے میاں جب گھر آئے تو بڑی خوشی سے کثیر رقم دے کر کہا کہ جلد سے جلد تحریک جدید کا وعدہ پورا کرو۔ جب میرے میاں آن لائن موٹر سائیکل ٹیکسی کے کام کا منافع جو پچاس ہزار انڈونیشین روپے تھا، لینے کے لیے بینک میں گئے تو دیکھا کہ ان کے اکاؤنٹ میں اس سے بیس گنا زیادہ رقم موجود ہے۔ کہتی ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ یہ پیسے کہاں سے آئے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ محض خدا تعالیٰ کی تائید تھی جو اس نے ہماری نیت دیکھتے ہوئے ہم پر انعام کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ فکروں اور غموں سے نکالتا ہے۔

امیر صاحب انڈونیشیا ہی بیان کرتے ہیں لامپونگ (Lampong) کے ایک گاؤں کی احمدی خاتون نور صاحبہ ہیں۔ وہ روزانہ اپنے خاوند کے ساتھ کسی ایلیمنٹری سکول کی دکان میں چیزیں بیچتی ہیں۔ کہتی ہیں اس میں زیادہ منافع تو نہیں ہے لیکن روزمرہ ضروریات اور چندہ ادا کرنے کے لیے کافی ہے۔ یہ ہر ماہ بڑے شوق سے چندہ ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کورونا وائرس کی وجہ سے دو مہینے کے لیے سکول بند ہو گئے اور آمدنی ختم ہو گئی۔ بہت پریشانی ہوئی کہ چندہ کیسے ادا کریں گے۔ ان کو خیال آیا کہ ان کے اور ان کے بیٹے کے پاس ایک منی باکس (money box) ہے، بُوگی ہے جس میں انہوں نے پیسے جمع کر رکھے ہیں۔ اس میں جمع کرتے رہتے تھے، ڈالتے رہتے تھے۔ اس کو توڑ کر تحریک جدید اور وقف جدید کے لیے دے دیتے ہیں۔ انہوں نے بچوں کو مالی قربانی کی اہمیت کے بارے میں سمجھایا اور بچوں کی یہ رقم چندے میں ادا کر دی۔ وہ کہتی ہیں کہ رمضان سے پہلے گھر میں صرف ایک پیالہ چاول باقی تھے جو دو بچوں کے لیے بھی کافی نہیں تھا۔ کہتی ہیں میں نے بچوں کے لیے ناشتہ بنایا۔ بچوں نے چاول اور پانی سے ناشتہ کیا۔ بچے پوچھتے تھے کہ آپ کیوں ہمارے ساتھ چاول نہیں کھاتے؟ تھوڑے تھے۔ ماں باپ نے قربانی کی تو مسکرانے کے علاوہ ہمارا کوئی جواب نہیں تھا۔ دوپہر کا وقت آ گیا۔ پھر بچوں کو بھوک لگی۔ تھوڑے سے

چاول بچے تھے۔ ایک بچہ ہی کھا سکتا تھا دوسرے کو بھوک لگی وہ رونے لگا۔ کہتی ہیں ہم اس وقت دعا کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ نماز پڑھی اور بہت دعائیں کیں۔ کچھ ہی دیر بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آئی اور کوئی شخص آیا جسے اپنے مکئی کے کھیت میں کام کروانے کے لیے مزدور کی ضرورت تھی۔ چنانچہ میرے خاوند کو کام مل گیا اور ہماری ضرورت پوری ہوگئی۔

حافظ عطاء الحلیم صاحب مربی سلسلہ مالی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ایک ستّر سالہ معمر احمدی یا تارا تراوڑے صاحب ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے ہیں اور نظامِ وصیت میں بھی شامل ہیں۔ یہ چندہ ادا کرنے کے لیے سات کلومیٹر کچا رستہ سائیکل پر طے کر کے آتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ان کی زمین پر ساتھ والے گاؤں کے چیف نے قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھے۔ انہوں نے مجھے بھی یہاں دعا کے لیے خط لکھا اور باقاعدگی کے ساتھ کچھ زائد رقم بھی چندے میں ادا کرنا شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اسی جج نے جو پہلے ان کے خلاف فیصلہ دے چکا تھا اس نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ ان کی زمین ان کو واپس مل گئی جس کی کوئی امید نہیں تھی کیونکہ گاؤں کا چیف بڑا آدمی تھا اور اثر و رسوخ والا تھا اور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جج چیف کے خلاف فیصلہ دے دے گا۔ انہوں نے نہ صرف اپنے گاؤں میں بلکہ ریجن میں آ کر مسجد میں جمعے کی نماز کے بعد تمام لوگوں کے سامنے اس نصرتِ الٰہی کا واقعہ بیان کیا اور جس سے دوسرے لوگ بھی بڑے متاثر ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ خوف کو بھی امن میں بدلتا ہے۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ایک دوست نے بتایا کہ مَیں نے اس سال اپنا تحریک جدید کا وعدہ گذشتہ سال کی نسبت دوگنا کر کے ایک ہزار یورو کا لکھوایا تھا لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے آمدنی بالکل کم ہوگئی اور بظاہر ممکن نہیں لگ رہا تھا کہ وعدہ پورا ہو گا۔ میں نے کچھ قرض بھی لیا ہوا تھا اور اس کی بھی ادائیگی کرنی تھی اور ہزار یورو کا وعدہ پورا کرنا تھا جو بڑا مشکل لگ رہا تھا۔ دعا کے علاوہ کوئی رستہ نہیں تھا۔ دل میں یہی تھا کہ جو بھی تنخواہ ہو گی چاہے کھاؤں یا نہ کھاؤں کچھ بھی ہو جائے لیکن میں نے اپنا وعدہ ضرور پورا کرنا ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے ساتھ اسی ہفتے مجھے میرے مالک کی طرف سے لاک ڈاؤن کے دوران کام کرنے کی وجہ سے بعینہٖ میرے وعدے کے مطابق ایک ہزار یورو بونس کے طور پر مل گئے۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ کے حضور جو مَیں نے وعدہ کیا تھا تو یہ فقط اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملا ہے ورنہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میرا مالک مجھے اس مشکل وقت میں اتنا زیادہ بونس دے دے گا۔

لاک ڈاؤن کا ذکر آیا تو بتا دوں کہ آج سے پھر یہاں چار ہفتے کے لیے لاک ڈاؤن شروع ہوا ہے۔ اس لیے آج مسجد میں بھی کوئی نمازی خطبے میں اس وقت میرے سامنے نہیں ہے کیونکہ انہوں نے یہی کہا ہے کہ خطبہ تو آپ دے سکتے ہیں لیکن سوائے مؤذن کے اَور کوئی نہ ہو۔

کینیڈا سے ایک سیرین احمدی نے مجھے لکھا اور یہ بھی ساتھ لکھا کہ اگر کہیں بیان کرنا ہی پڑ جائے تو میرا نام نہ ظاہر کریں۔ کہتے ہیں کہ اسلام آباد کے نئے مرکز کے بننے پر مبارک باد دیتے ہوئے میں نے وعدہ کیا تھا کہ تحریک جدید میں مَیں اس خوشی میں پانچ ہزار کینیڈین ڈالر ادا کروں گا۔ انہوں نے گذشتہ سال کا وعدہ کیا تھا۔ کہتے ہیں ان دنوں میری آمد چار ہزار ڈالر ماہانہ تھی اور اچھے حالات تھے۔ چند ماہ بعد ہی میں نے نئی گاڑی خرید لی اور جاب بھی تبدیل کر لی پھر آمد بڑھ گئی لیکن پھر بھی اچھے حالات ہونے کے باوجود اتنی کشائش نہیں تھی کہ بہت کھلی ہو اور میں پانچ ہزار وعدہ پورا کر سکوں کیونکہ میں سیریا اپنے گھر والوں کو بھی کچھ رقم بھیجتا تھا اور روزانہ دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ میرا چندے کی ادائیگی کا سامان کر دے۔ کہتے ہیں جنوری 2020ء میں ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ ایک ماہ کام نہیں کر سکا۔ ماہوار اخراجات کے لیے پھر قرض بھی لینا پڑ گیا۔ پھر کورونا کی وجہ سے مالی حالات مزید خراب ہو گئے، لاک ڈاؤن ہو گئے حتی کہ فروری مارچ کے مہینوں میں میاں بیوی سستا ترین کھانا خرید کر کھاتے تھے اور اس پر مجبور تھے۔ بڑی کوشش تھی کہ سال ختم ہونے سے قبل یہ وعدہ بھی پورا کر سکیں۔ دعا کرتے تھے کہ کم از کم سال ختم ہونے سے پہلے نہیں بلکہ رمضان میں ہی پوری ادائیگی کر دیں لیکن ہمیں یہ خواب لگ رہا تھا۔ کہتے ہیں پھر میں نے ٹیکسی کا کام چھوڑ کر کھانے کی ڈلیوری کا کام شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہتر ہونے لگے پھر ہم نے دوبارہ عزم کیا اور رمضان ختم ہونے سے قبل وعدہ پورا کرنے کا عہد کیا تا کہ خلیفہ وقت سے دعائیں بھی لے سکیں۔ پھر کہتے ہیں اپنے کام کا وقت بڑھا کر روزانہ گیارہ سے بارہ گھنٹے کام کرنے لگا۔ اس کے بعد ایسی ایسی جگہوں سے انکم آنے لگی کہ ہمیں کوئی علم نہیں تھا اور میری ماہوار آمد نو ہزار ڈالر کے قریب ہوگئی۔ کہتے ہیں اس طرح اللہ کے فضل سے ہم نے آغاز رمضان سے دس دن قبل ہی وعدہ ادا کر دیا۔ یہ بھی لکھتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ اگر میرا وعدہ اس سے تین گنا بھی زیادہ ہوتا تو سال ختم ہونے سے پہلے میں وعدہ ضرور پورا کر لیتا۔ یہ اپنے غریب رشتے داروں کی سیریا میں مدد بھی کرتے ہیں۔ سیرالیون کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں فری ٹاؤن کے عثمان صاحب ہیں جو ایک جماعت کے امام ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ویسے تو ہم ہر سال چندہ تحریک جدید ادا کرتے ہیں مگر اس سال خیال آیا کہ جو چندہ ہم ادا کرتے ہیں وہ بہت ہی معمولی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری کوئی ملازمت نہیں ہے۔ صرف ایک چھوٹی سی دکان ہے جو میں اور میری اہلیہ چلاتے ہیں۔ اس سے کوئی خاص آمدنی بھی نہیں ہوتی صرف گھر کا مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ بار بار تحریک جدید کے چندے کی ادائیگی کا اعلان سنتے رہے۔ کہتے ہیں میری اہلیہ نے کہا کہ ایک کیش بکس بناتے ہیں اور ہر روز کچھ رقم اس میں ڈال دیں گے۔ اکتوبر کے آخر میں جو کچھ اکٹھا ہو گا وہ تحریک جدید میں ادائیگی کر دیں گے۔ گذشتہ سالوں میں ہم نے کبھی بھی بیس ہزار لیون سے

زائد ادائیگی نہیں کی تھی لیکن اس سال کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اس طریقے سے ہم نے دو لاکھ لیون سے زائد ادائیگی کی ہے۔ میرے دوسرے دو بھائیوں نے بھی اس طریقے کو استعمال کیا اور انہوں نے بھی ایک لاکھ تیس ہزار لیون کی ادائیگی کی ہے۔ کہتے ہیں میری اہلیہ خاص طور پر ایسا کرنے سے بہت خوش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سال ہمیں اچھی مالی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس طرح کرنے سے ہماری قربانی کا معیار بھی بہتر ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آمدن میں بھی اضافہ ہوا اور اب اللہ تعالیٰ نے جو طریقہ سکھایا ہے اس کو ہم جاری رکھیں گے۔

مارشل آئی لینڈز امریکہ سے بھی پرے ایک اَور دور دراز کا علاقہ ہے۔ یہاں کے مبلغ ساجد اقبال صاحب لکھتے ہیں کہ مارشل آئی لینڈز میں ایک ناصر کیوشی راکن (Kioshi Rakin) صاحب ہیں۔ دوران سال جب احباب جماعت سے تحریک جدید کے وعدے لیے جا رہے تھے تو کیوشی (Kioshi) صاحب کہنے لگے کہ میرے پاس تو کوئی نوکری نہیں ہے، رہنے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ کھانے پینے کے لیے بھی جماعت کے لنگر پر انحصار ہے۔ اس پر ہم نے ان کو کچھ عرصے کے لیے مسجد میں رہنے کے لیے جگہ دے دی اور ساتھ انہیں کہا کہ خواہ معمولی سی رقم ہی کیوں نہ ہو آپ کچھ نہ کچھ وعدہ لکھوا دیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے۔ اس پر انہوں نے دو امریکن ڈالر کا وعدہ لکھوا دیا۔ چند ماہ کے بعد یہ مشن آئے اور پچاس ڈالرز تحریک جدید میں پیش کر دیے۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو قبول فرمالیا ہے۔ مجھے نوکری بھی مل گئی ہے اور رہنے کے لیے اپارٹمنٹ بھی مل گیا ہے۔ اب وہ اپنا کھانے پینے کا انتظام بھی خود کرنے کے قابل ہو گئے ہیں اور ایمان کی تقویت کے لیے دیکھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ایسے طریقے سے مدد فرماتا ہے کہ ہمارے مبلغین بھی بعض دفعہ حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ امیر جماعت گیمبیا لکھتے ہیں کہ لَصّے میں تحریک جدید کے حوالے سے پروگرام کیا گیا۔ وعدہ جات ادا کرنے کے حوالے سے توجہ دلائی گئی۔ اس پروگرام میں موسیٰ صاحب بھی شریک تھے۔ ان کے پاس چندے میں دینے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ بہت بے چین ہوئے اور تہجد میں اٹھ اٹھ کر خدا تعالیٰ کے حضور اس کا فضل مانگتے ہوئے جھکتے کہ وہ اس قابل ہوسکیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں میں شامل ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دلی خواہش کو قبول فرمایا۔ چند دن ہی گزرے تھے کہ یہ جس کمپنی کے ساتھ کنٹریکٹ پر کام کرتے تھے انہوں نے کہا کہ وہ لَصّے میں دو دن کا ایک پروگرام کر رہے ہیں جس میں یہ شامل ہوں تو معاوضہ کے طور پر چار ہزار ڈلاسی دیے جائیں گے۔ یہ بہت خوش ہوئے اور دو دن کے پروگرام میں شامل ہونے کے بعد اپنے وعدے کو بڑھا کر دو ہزار ڈلاسی کر دیا۔ چندے کی ادائیگی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی آمدن کے مزید ذرائع پیدا فرما دیے۔ دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی تحریک جدید کی اہمیت اور مالی قربانی کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ طلحہ علی صاحب فلپائن کے صدر جماعت ہیں، مربی بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ فلپائن کی پرانی جماعتوں میں سے ایک سمیونول جماعت ہے۔ یہاں اکثریت تدریس کے پیشے سے وابستہ لوگ ہیں۔ اس جماعت کے صدر صاحب نے اپنے ٹارگٹ سے بڑھ کر وصولی کے بعد خاکسار کو میسج (Message) کر کے کہا کہ تین اساتذہ کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ انہیں مارچ سے تنخواہ نہیں ملی مگر اس کے باوجود تینوں نے تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ قربانی کر کے بھی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اب دیکھیں کہ دور دراز علاقوں میں بیٹھے ہوئے لوگ بھی کس طرح قربانی کرتے ہیں۔ کبابیر سے شمس الدین صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ الخلیل فلسطین میں نئی جماعت ہے۔ یہاں اکثر احباب جماعت کی مالی حالت بہت کمزور ہے مگر اللہ کے فضل سے سب نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ ابراہیم صاحب الخلیل کے ایک نومبائع احمدی ہیں۔ موصوف بیعت کرتے ہی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ اس بار ایک اچھی رقم انہوں نے تحریک جدید کے لیے ادا کی ہے۔ یہ موصوف کہتے ہیں کہ ایک دوست میرا قرض دار تھا جو کسی مجبوری کے سبب قرض واپس نہیں کر رہا تھا۔ کافی وقت انتظار کرتا رہا۔ اب چونکہ تحریک جدید کا چندہ میرے ذمے ہے، کچھ مالی مشکلات بھی ہیں، جو رقم ملنے والی ہے اس کی امید بھی نہیں رہی۔ بہرحال جب امیر صاحب سے ملاقات ہوئی تو کچھ انتظام کر کے میں نے چندہ تحریک جدید ادا کر دیا۔ میری حالت کو سمجھنے کے بعد امیر صاحب نے کہا کہ اب تو آپ تحریک جدید کا چندہ فی سبیل اللہ ادا کر چکے ہیں تو پھر اللہ ضرور برکت دے گا۔ چنانچہ امیر صاحب کے نکلنے کے چند گھنٹے بعد ہی میرے قرض دار نے مجھے پیسے واپس کیے اور میری تمام پریشانیاں دور ہوگئیں۔

ویزبادن (Wiesbaden) جرمنی سے ایک دوست دفتر تحریک جدید میں تشریف لائے اور بتایا کہ میرا اسائلم کیس ایک ایسے جج کے پاس ہے جو کیس منظور نہیں کرتا تھا۔ تحریک جدید کے حوالے سے پروگرام میں ایمان افروز واقعات سنے۔ یہ سن کر میں نے ارادہ کیا کہ ایک ہزار یورو تحریک جدید میں ادا کروں گا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ میرا کیس اس جج سے ایک دوسرے جج کے پاس چلا گیا اور اللہ کے فضل سے کیس منظور ہوگیا۔ اب اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنے آیا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی مطلوبہ رقم جو وعدے والی رقم تھی وہ دے دی۔

سیکرٹری تحریک جدید یوکے کہتے ہیں برٹن جماعت کے ایک دوست کے پاس کام نہ تھا۔ تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے سے اگلے روز ہی اس کو مناسب کام مل گیا۔ برٹن جماعت کے ایک اَور دوست کو مالی پریشانی تھی تاہم چندہ تحریک جدید ادا کر دیا۔ چنانچہ کچھ عرصے بعد انہیں HMRC، ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے خط موصول ہوا کہ تمہاری پچھلے سال زائد ادائیگی ہوئی تھی۔ یہ رقم ان کے چندے کی رقم سے کہیں زیادہ تھی۔ ایک پروفیشنل دوست کو کام پر پریشانی تھی۔ کسی نے اس کی بے جا شکایت کر دی تھی۔ اس نے اپنا تحریک جدید کا

چندہ ادا کر دیا۔ وہ شخص جس نے شکایت کی تھی اس کو فارغ کر دیا گیا۔ الٹا شکایت کرنے والے کو فارغ کر دیا گیا۔ ایک دوست کی کار گڑھے میں گر گئی۔ اس نے سوچا کہ اگر یہ سلامت باہر آ گئی تو مزید چندہ تحریک جدید ادا کروں گا۔ چنانچہ گاڑی بغیر نقصان کے باہر آ گئی۔ انہوں نے ایک ہفتہ کی آمدنی کے مطابق چندہ تحریک جدید ادا کر دیا۔ ایک طفل نے اپنا چھ ماہ کا جیب خرچ تحریک جدید میں ادا کر دیا۔ بچے بھی مالی قربانیوں میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک خادم نے چھٹیوں پر جانے کے لیے رقم بچا کے رکھی ہوئی تھی یہ تمام رقم تحریک جدید کے چندے میں ادا کر دی۔ بارکنگ (Barking) اور ڈیگنہم (Dagenham) کے صدر جماعت کہتے ہیں کہ اس مرتبہ ہم نے تحریک جدید کا ٹارگٹ ضرور پورا کرنا ہے خواہ اپنی جیب سے زائد ادا کرنا پڑے۔ چنانچہ جو ٹارگٹ کم رہ گیا تھا وہ انہوں نے اپنی طرف سے ادا کر دیا۔ اس کے بعد انہیں اپنی جاب کی طرف سے اطلاع ملی کہ انہیں گذشتہ سال کی نسبت اس سال ستر فیصد زائد بونس ملے گا جو رقم انہوں نے اضافی طور پر چندے میں ادا کی تھی یہ بونس کی رقم اس سے کہیں زیادہ تھی۔

قازقستان سے لینار عبدالرحمانوف کہتے ہیں: میں باقاعدگی سے چندہ عام، جلسہ سالانہ، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید ادا کرتا ہوں۔ یہ مختلف قوموں کے مختلف لوگ ہیں۔ اور ان چندوں کی یہ برکت ہے کہ میری بیوی نے میڈیکل کالج ختم کر کے حکومت کے پروگرام میں نوکری حاصل کی اور حکومت نے بچوں کی رہائش کے لیے قرض فراہم کیا اور بچے نرسری میں پڑھ رہے ہیں اور اب مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ میرے پاس دو گاڑیاں ہیں اور اب میں ذاتی مکان بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور چندہ ادا کرنے کا نتیجہ ہے۔ پہلے ہم کرائے کے فلیٹ میں رہتے تھے۔ مالی مشکلات تھیں لیکن پھر بھی ہم چندہ دیتے رہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر بے حد فضل فرمایا۔

گذشتہ سال جب تحریک جدید کا میں نے اعلان کیا ہے تو گنی بساؤ کے مربی محمد احسن صاحب لکھتے ہیں کہ ایک احمدی دوست محمد ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ اس روز اعلان سن کے، خطبہ سن کے، انہوں نے اپنا وعدہ لکھوا دیا اور ارادہ کیا کہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا لیکن کورونا وبا کے ایام میں آمدن بند ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ اس وقت پریشانی ہوئی پھر جب تحریک جدید کے سال کا اختتام قریب پہنچا تو پریشانی اَور بڑھ گئی۔ کہتے ہیں میں دعا کرتا رہا۔ ایک صبح کسی صاحب کی جانب سے فون موصول ہوا۔ اس نے پوچھا کہ کیا آپ تعمیراتی بلاکس بنا سکتے ہیں؟ میں نے فوراً حامی بھر لی۔ چنانچہ گھر بیٹھے بیٹھے کام مل گیا اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کرنے کا سبب پیدا فرما دیا اور لاک ڈاؤن کی وجہ سے جو مالی تنگی پیدا ہوئی تھی وہ بھی دور ہو گئی۔ ابراہیم صاحب کہتے ہیں یہ تمام برکات خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی وجہ سے ہیں۔ تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ زنجبار سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ احمدی خاتون آمنہ بی بی صاحبہ ہر سال اپنی محدود آمدن کے باوجود چندہ جات کی ادائیگی میں سرفہرست رہتی تھیں۔ اس سال بھی جب رمضان المبارک میں مالی قربانی کی تحریک کی گئی تو انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ اسی مہینے میں اپنا وعدہ مکمل کر دیں لیکن بعض مالی مشکلات کی وجہ سے ان کے پاس رقم میسر نہ ہو سکی۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دن مجھے اس امر کا اتنی شدت سے احساس ہوا کہ میں رات کو اٹھ گئی اور خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر عرض کی کہ خلیفہ وقت کی تحریک پر لبیک کہنے کا وقت ہے اور میں اس سے محروم رہی جاتی ہوں۔ چنانچہ اسی دن صبح ان کے ایک عزیز کا ٹیلیفون آیا جس سے ایک مدت سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ ان کے عزیز نے اپنی طرف سے کچھ رقم بطور تحفہ بھجوائی جس سے انہوں نے اپنا چندہ ادا کر دیا۔ وہ خود بتاتی ہیں کہ چندہ ادا کرنے کی وجہ سے ہمیشہ میرا خدا میرے ساتھ پیار کا معاملہ رکھتا ہے اور کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔

قادیان سے وکیل المال صاحب لکھتے ہیں کیرالہ کی جماعت کیرولائی کے ایک دوست کا تحریک جدید کا چندہ پانچ لاکھ روپے کا ہے۔ انہوں نے کچھ رقم اپنی فرم کے فرنیچر کی خریداری کے لیے رکھی ہوئی تھی اور وقت پر رقم ادا نہ کرنے کی صورت میں فرم کا کام روکنا پڑتا تھا لیکن اسی وقت چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کا بھی مطالبہ تھا۔ انہوں نے چندے کی اہمیت کے پیش نظر وہ رقم چندے میں ادا کر دی۔ اس خلوصِ نیت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ تھوڑی دیر میں چندے میں پیش کی گئی رقم سے کئی گنا زیادہ رقم ان کے اکاؤنٹ میں کسی طرف سے جمع ہو گئی اور فرم کے لیے جو سامان مہیا کیا جانا تھا وہ منگوالیا۔ اس کے بعد موصوف کو بہت بڑی رقم کا، کئی ملین روپے کا پراجیکٹ ملا اور اپنے وعدے کے علاوہ ایک خطیر رقم تقریباً بارہ لاکھ روپے تحریک جدید کے لیے پیش کیے۔

پھر انڈیا سے ہی عبدالباسط صاحب انسپکٹر لکھتے ہیں کہ کیرالہ کی ایک جماعت ''کوچین'' میں تحریک جدید کے حوالے سے جلسے کا انعقاد کیا گیا جس میں تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کے بارے میں بیان کیا گیا۔ احباب جماعت کو تحریک جدید کی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی گئی۔ جلسے کے ختم ہونے کے بعد ہم صدر صاحب کے گھر گئے تو صدر صاحب کی بیٹی جس کی عمر آٹھ سال ہے وہ اپنا منی باکس لے کر آ گئی کہ مولوی صاحب اس میں جتنی بھی رقم ہے وہ چندہ تحریک جدید میں جمع کر لیں۔ اس وقت اس کے باکس میں تقریباً آٹھ سو چونسٹھ روپے تھے جو بچی نے چندہ تحریک جدید کے لیے پیش کیے۔ اس کے والد نے بتایا کہ ان کی بیٹی ایک عرصے سے یہ رقم چندہ تحریک جدید میں دینے کی نیت سے ہی جمع کر رہی تھی۔ باپ نے کہا جب میں اپنی دکان سے واپس آتا تو میری جیب میں جو بھی سکّے ہوتے وہ مجھ سے لے کر جمع کر لیتی۔ کہتی وہ

سکّے مجھے دے دیں۔ اور اپنے بُوگی میں ڈال لیتی۔ اس طرح اس بچی نے کئی مہینوں سے جمع کی ہوئی رقم چندے میں ادا کر دی۔ یہ ادراک ہے مالی قربانی کا جو احمدی بچوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دیا ہے۔

بیعت کرنے کے بعد کس طرح قربانی کی فکر ہوتی ہے! صمد صاحب البانیا سے لکھتے ہیں کہ البانیا کے ایک گاؤں میں مقیم دالیب جرجی (Dalip Gjergji) صاحب یہ لوکل احمدی ہیں۔ ایک دن جمعہ کے بعد ملے۔ یہ پنشنر ہیں اور معمولی آمد کے باوجود ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے ہیں۔ ان کے پاس اپنی گاڑی بھی نہیں تھی۔ پبلک ٹرانسپورٹ پر جمعہ پر آتے تھے اور حالیہ وبا کی وجہ سے کافی عرصہ بعد جمعہ پر آئے۔ جمعہ کے بعد کہنے لگے کہ دل پر بوجھ سا تھا کہ اتنے مہینوں سے چندہ ادا نہیں کیا۔ یہ اپنے ساتھ آٹھ ماہ کا چندہ لائے ہوئے تھے اور چندہ عام کے علاوہ تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ بھی ادا کیا۔ اس طرح اَور بے شمار مثالیں ہیں مثلاً تنزانیہ سے ایک معلم حسین صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مخلص احمدی صالح مٹونگا صاحب ہیں۔ بڑھ چڑھ کر دلی خوشی سے مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل بیمار ہو گئے۔ علاج کے لیے ان کے پاس پیسے نہیں تھے۔ مہینے کے آخر پر جب ان کو پینشن کے پیسے ملے تو انہوں نے سب سے پہلے اپنے تحریک جدید کے وعدے کو مکمل کیا۔ کہتے ہیں میں نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی۔ آپ اس رقم سے پہلے اپنا علاج کروائیں پھر اپنا وعدہ مکمل کر لیں لیکن انہوں نے کہا خدا تعالیٰ کی ذات شفا عطا کرنے والی ہے۔ اس لیے پہلے میں اپنا خدا سے کیا ہوا وعدہ پورا کروں گا پھر اپنا علاج کرواؤں گا۔ قربانی کے بھی یہ عجیب معیار ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ ان نئے آدمیوں پر بھی جو شامل ہوئے ہیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے دور دراز علاقوں میں یہ اہمیت واضح کر دی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ان لوگوں میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔

گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں ایک علاقے میں تحریک جدید کے مطالبات کے حوالے سے پروگرام کیا گیا۔ اسلام کے لیے زندگی وقف کرنے، سادہ زندگی اپنانے اور ادنیٰ سے ادنیٰ کام میں شرم نہ کرنے کے حوالے سے توجہ دلائی گئی۔ چنانچہ اس پروگرام کے بعد ایک دوست ابراہیم صاحب نے بتایا کہ وہ ایک ہزار ڈلاسی چندہ تحریک جدید میں پیش کر رہے ہیں۔ نیز یہ بھی بتایا کہ وہ اپنے واحد بیٹے کو، ان کا اکلوتا بیٹا ہے، اس کو زندگی وقف کر کے مربی سلسلہ بننے کے لیے بھجوائیں گے۔ اب یہ بیٹا سیکنڈری سکول میں ہے تو یہ ان کی نیت ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ مربی بنے۔

گھانا سے آدم صاحب جنرل سیکرٹری اکرازون لکھتے ہیں کہ مجھے زونل صدر صاحب نے پچاس گھانا سیڈی کی رقم بطور کرایہ دی۔ میں نے یہ رقم چندہ تحریک جدید میں ادا کر دی۔ اگلی صبح افسر کے ساتھ کسی کام کے لیے گیا۔ واپس آنے لگا تو افسر نے پوچھا کہ واپس کس طرح جاؤ گے؟ میں نے کہا ٹیکسی پر جاؤں گا۔ اس پر افسر نے مجھ سے میرا فون مانگا اور کہنے لگا اپنا فون چیک کرو۔ کہتے ہیں میں نے چیک کیا تو ایک ہزار سیڈی انہوں نے مجھے موبائل کے ذریعہ سے وہاں بھیجا ہوا تھا۔ پچاس سیڈی میں نے دی تو ہزار سیڈی ملی۔ یہ تو چند واقعات ہیں جو میں نے بیان کیے ہیں۔ اور بے شمار ایسے واقعات میرے پاس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

اب یہ جو قربانی ہوئی، مکمل کُل کتنی ہوئی؟ اس کی تفصیل بھی تھوڑی سی بیان کر دیتا ہوں جیسا کہ تحریک جدید کے اعلان کے ساتھ بیان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا چھیاسیواں سال 31 اکتوبر کو ختم ہوا اور ستاسیواں سال شروع ہو گیا اور اللہ کے فضل سے اس سال جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کو تحریک جدید کے مالی نظام میں 14.5 ملین یعنی ایک کروڑ پینتالیس لاکھ پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے میں آٹھ لاکھ بیاسی ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں جرمنی اوّل رہا ہے۔ پاکستان کے اقتصادی، معاشی اور سیاسی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں لیکن پاکستان کی جماعتوں نے گو دنیا کی جماعتوں کے مقابلے میں تو نہیں لیکن عمومی طور پر اپنے ملک کے لحاظ سے اپنی مقامی کرنسی میں بہت زیادہ ترقی کی ہے اور قربانی پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام ملکوں میں بھی امن اور سکون پیدا کرے اور بہتری پیدا کرے جہاں معاشی اور سیاسی حالات خراب ہیں تا کہ ان لوگوں کو بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے کی توفیق عطا ہو۔ بہرحال مجموعی طور پر جو صورتِ حال ہے وہ یہ ہے کہ بیرونی ممالک میں سے پہلا نمبر جرمنی کا ہے۔ پھر برطانیہ کا ہے۔ پھر امریکہ کا ہے۔ پاکستان کا بھی بیچ میں آ جاتا ہے۔ امریکہ نمبر تین، پھر کینیڈا، پھر مڈل ایسٹ کا ایک ملک ہے، پھر بھارت ہے، پھر آسٹریلیا ہے، پھر انڈونیشیا ہے، پھر گھانا ہے اور پھر ایک اَور مڈل ایسٹ کی جماعت ہے۔ گھانا بھی اب افریقہ کے مقابلے سے باہر نکل کے دنیا کے مقابلے پر مالی قربانی میں شامل ہو گیا ہے جو اب امریکہ اور یورپ اور دوسرے ممالک سے مقابلہ کرتا ہے۔

اسی طرح فی کس ادائیگی کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ پہلے نمبر پر ہے، پھر امریکہ ہے، پھر سنگاپور ہے۔ تین جماعتوں میں یہ ہیں۔ باقی بھی ہے۔ باقی تفصیل بعد میں۔ افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں یہ ہیں۔ پہلے نمبر پہ گھانا ہے، پھر نائیجیریا ہے، پھر بورکینا فاسو ہے، پھر تنزانیہ ہے، پھر گیمبیا ہے، پھر سیرالیون ہے۔ یہاں سیرالیون جماعت کافی بڑی اور پرانی جماعت ہے۔ ان کے امیر صاحب کو اور متعلقہ عہدیداروں کو کوشش کرنی چاہیے کہ اگر صحیح طرح مالی قربانی کا جماعت کے افراد کو احساس دلائیں تو افراد جماعت تو قربانیاں کرنے کو تیار ہیں۔ ان کو توجہ کرنی چاہیے۔ پھر سینن ہے۔ سینن میں بھی اللہ کے فضل سے بڑی کوشش ہوئی ہے۔ نائیجر اور سینن میں فی کس ادائیگی میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ سینن میں فی کس ادائیگی میں مقامی کرنسی

کے لحاظ سے چھ گنا اضافہ ہوا ہے اور نائیجر میں آٹھ گنا اضافہ ہوا ہے باوجود اس کے کہ حالات کی وجہ سے ان کی جو شاملین کی تعداد تھی وہ کم تھی لیکن مجموعی رقم گذشتہ سال سے زیادہ یا اتنی ہوگئی۔شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد سولہ لاکھ آٹھ سو ہے اور اس میں جو قابلِ ذکر افریقن ممالک ہیں جن میں گذشتہ سال کی نسبت اضافہ ہوا ہے ان میں نمبر ایک گھانا ہے، پھر بورکینا فاسو ہے، پھر مالی ہے، پھر سینیگال ہے، پھر گیمبیا ہے، کانگو کنشاسا ہے، تنزانیہ ہے، لائبیریا ہے، کینیا ہے، سینٹرل افریقہ ہے، ساؤتومے ہے، کانگو برازاویل ہے اور زمبابوے ہے۔ باقی دوسری بڑی جماعتوں میں بنگلہ دیش، جرمنی، کینیڈا، بھارت، آسٹریلیا اور برطانیہ کے شاملین میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔

دفتر اوّل کے کھاتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ ہزار نو سو ستائیس افراد کے ہیں جن میں سے تینتیس حیات ہیں اور وہ اپنے چندے خود ادا کر رہے ہیں اور تین ہزار ایک سو انیس کھاتے ان کے ورثاء کے ذریعے سے جاری ہیں۔ باقی دو ہزار سات سو پچھتر کھاتے مخلصین جماعت کی طرف سے جاری ہیں۔ جرمنی کیونکہ مجموعی طور پر ساری دنیا میں فرسٹ ہے اس لیے نمبر ایک پہ جرمنی کا ہی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ جرمنی کی پہلی دس جماعتیں جو ہیں ان میں مہدی آباد (Mehdi-Abad)، نمبر ایک، پھر روئڈر مارک (Rödermark)، نوئس (Neuss)، نیدا (Nidda)، کولون (Köln)، پنے برگ (Pinneberg)، اوسنا بروک (Osnabrück)، فلوئرز ہائم (Flörsheim)، کیل (Kiel)، فرائنز ہائم (Freinsheim) ہے اور لوکل امارتیں جو ہیں ان میں ہیمبرگ (Hamburg)، ڈٹسن باخ (Dietzenbach)، فرینکفرٹ (Frankfurt)، گروس گیراؤ (Gross-Gerau)، ویزبادن (Wiesbaden)، مورفلڈن (Mörfelden)، من ہائم (Mannheim)، ریڈ شٹڈ (Riedstadt)، روسلزہائم (Rüsselsheim)، ڈامشٹڈ (Darmstadt) ہے۔

اس کے بعد پھر نمبر دو پہ برطانیہ ہے تو برطانیہ کی جماعتوں کی پوزیشن یہ ہے۔ بیت الفتوح ریجن نمبر ایک پہ ہے۔مسجد فضل ریجن، اسلام آباد ریجن، پھر مڈ لینڈز (Midlands) ریجن اور بیت الاحسان ریجن۔ مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی دس بڑی جماعتیں آلڈرشاٹ (Aldershot)، اسلام آباد، پھر مسجد فضل، پھر ووسٹر پارک (Worcester Park)، پھر برمنگھم ساؤتھ (Birmingham South)، جلنگھم (Gillingham)، پٹنی (Putney)، ساؤتھ چیم (South Cheam)، برمنگھم ویسٹ (Birmingham West) اور چیم (Cheam) ہیں۔ مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کی پانچ چھوٹی جماعتیں سپن ویلی (Spen Valley) کیتھلی (Keighley)، سوانزی (Swansea)، نارتھ ویلز (Noth Wales)، نارتھ ہیمپٹن (Northampton) ہیں۔ اس کے بعد مجموعی وصولی کے لحاظ سے یہ امریکہ آ گیا لیکن میرا خیال ہے پہلے پاکستان کا بیان کر دوں۔ پاکستان میں جو جماعتوں کا موازنہ ہے وہ یہ ہے کہ لاہور نمبر ایک پہ، ربوہ دوسرے نمبر پہ، کراچی تیسرے نمبر پہ ہے۔ ضلعی سطح پر جو زیادہ قربانی کرنے والے دس اضلاع ہیں ان میں اسلام آباد، پھر سیالکوٹ، پھر گجرات، پھر گوجرانوالہ، حیدرآباد، میرپور خاص، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، عمر کوٹ، چکوال کوٹلی ہے۔ چکوال علیحدہ ہونا چاہیے۔ کوٹلی علیحدہ ہونا چاہیے۔ پتہ نہیں اکٹھا کیوں لکھ دیا ہے۔ یا دونوں ایک ہی پوزیشن میں ہیں۔ وصولی کے اعتبار سے زیادہ قربانی کرنے والی پاکستان کی جو شہری جماعتیں ہیں وہ امارت ڈیفنس لاہور، امارت شہر راولپنڈی، امارت ڈرگ روڈ کراچی، امارت مغل پورہ لاہور، امارت ٹاؤن شپ لاہور، امارت عزیز آباد کراچی، امارت گلشن اقبال کراچی، پشاور، کوئٹہ، امارت دہلی گیٹ لاہور ہیں۔ امریکہ کی جو جماعتیں ہیں ان میں میری لینڈ (Maryland) پہلے نمبر پر ہے، پھر لاس اینجلیس (Los Angeles) ہے، سلیکون ویلی (Silicon Valley) ہے، پھر سینٹرل ورجینیا (Central Virginia) ہے، سیاٹل (Seattle) ہے، اوش کوش (Oshkosh) ہے، پھر ڈیٹرائٹ (Detroit) ہے، پھر شکاگو (Chicago) ہے، ساؤتھ ورجینیا (South Virginia) ہے، ہیوسٹن (Houston) ہے، اٹلانٹا ہے (Atlanta) اور بوسٹن (Boston) ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارات میں سے وان (Vaughan) ہے، پھر پیس ولیج (Peace Village) ہے، پھر کیلگری (Calgary) ہے، پھر وینکوور (Vancouver) ہے، ٹورانٹو ویسٹ (Toronto West) ہے، مسس ساگا (Mississauga) ہے، برامپٹن (Brampton) ہے، برامپٹن ایسٹ (Brampton East) ہے، پھر سسکاٹون (Saskatoon) ہے، پھر ٹورانٹو (Toronto) ہے۔ کینیڈا کی چھوٹی جماعتوں میں بریڈ فورڈ (Bradford)، ہیملٹن ماؤنٹین (Hamilton Mountain)، ایڈمنٹن ویسٹ (Edmonton West) اور رجائنا (Regina) اور ہیملٹن ایسٹ (Hamilton East) ہیں۔ پھر بلحاظ قربانی انڈیا کی پہلی دس جماعتیں جو ہیں اس میں کوئمبٹور (Coimbatore) نمبر ایک پہ ہے، پھر کرولائی (Karulai)، پھر قادیان (Qadian)، پھر پتھ پریم (Pathapiriyam)، پھر حیدرآباد (Hyderabad)، کنانور ٹاؤن (Kinanoor Town)، کولکتہ (Kolkata)، کالی کٹ (Calicutt)، بنگلور (Bangalore)، ماتھاٹم (Mathatum)۔ پہلے دس جو صوبہ جات ہیں ان میں کیرالہ (Kerala) نمبر ایک پہ ہے، پھر تامل ناڈو (Tamil Nadu)، پھر کرناٹک (Carnatic)، پھر جموں وکشمیر (Jammu Kashmir)، پھر

تلنگانہ (Telangana)، پنجاب (Punjab)، اڑیسہ (Odissa)، بنگال (Bengal)، دہلی (Delhi)، مہاراشٹرا (Maharashtra) ہیں۔ آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں جو ہیں ملبرن لانگ وارن (Melbourne Long Warren)، کاسل ہل (Castle Hill)، ملبرن بیروک (Melbourne Berwick)، مارسڈن پارک (Marsden Park)، ایڈیلائڈ ساؤتھ (Adelaide South)، پین رتھ (Penrith)، اے سی ٹی کینبرا (ACT Canberra) ایڈیلائڈ ویسٹ (Adelaide West)، ماؤنٹ ڈروئٹ (Mount Druitt)، پیرا ماٹا (Paramatta)۔

یہ سب جماعتوں کے موازنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی اب مَیں جیسا کہ میں نے کہا تحریک جدید کے ستاسیویں سال کا بھی اعلان کرتا ہوں جو اب شروع ہوا ہے۔ ان شاء اللہ یکم نومبر سے وہ شروع ہو چکا ہے۔

اب میں اس طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج کل بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ ہم اپنے لیے اور جماعت کے لیے تو دعائیں کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے عمومی طور پر بھی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آج کل مسلمانوں کے خلاف غیر مسلم دنیا کے بعض ممالک کے لیڈر بڑے بغض اور کینہ کے جذبات رکھتے ہیں اور ظاہر ہے لیڈر جو ہیں وہ اس جمہوری دور میں عوام کو خدا سمجھ کر ان کی خواہش کے مطابق اپنے بیان اور پالیسیاں بنانے کی کوشش کرتے ہیں یا خود ہی بعض دفعہ ان کو غلط رہنمائی کر کے اس طرف لے جانے کی کوشش کرتے ہیں کہ خدا نہیں ہے بلکہ تم ہی سب کچھ ہو۔ یہ لوگ جہاں کھل کر بیان نہیں بھی دیتے وہاں بھی دلوں میں اسلام کے خلاف نفرتیں اور تحفظات لیے ہوئے ہیں اور عوام الناس کا ایک بڑا حصہ بھی اسلام سے صحیح واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف ہے۔ بہرحال ہم نے دعاؤں کے ساتھ، کوشش کے ساتھ دنیا کو بتانا ہے کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے۔ گذشتہ دنوں کھل کر اگر کسی مغربی لیڈر کا بیان آیا ہے، ویسے تو کسی نہ کسی طرح کچھ نہ کچھ سیاسی طور پہ لپٹے لپٹائے فقرات بیان کر کے یا اس طرح گول مول سے الفاظ میں بیانات آتے رہتے ہیں لیکن کھل کے کسی لیڈر کا بیان آیا تو وہ فرانس کا صدر تھا۔ اس نے اسلام کو کرائسس کا شکار مذہب قرار دیا ہے۔ کرائسس کا شکار اگر ہے تو خود ان کا اپنا مذہب ہے۔ اوّل تو وہ کسی مذہب کو مانتے ہی نہیں، عیسائیت کو بھی بھول بیٹھے ہیں۔ کرائسس کا شکار تو یہ ہیں۔ اسلام تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ مذہب ہے اور پھلنے پھولنے والا مذہب ہے اور پھل پھول رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اس کی حفاظت کی ذمہ داری لیے ہوئے ہے۔ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اس کی تبلیغ دنیا کے چاروں کونوں میں پھیل رہی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی یہ مخالف قوتیں یا لوگ اس لیے اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں اور بیان دیتے ہیں کہ انہیں پتہ ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں ایکا نہیں ہے۔ یہاں کینیڈا کے وزیر اعظم کا بہرحال میں تعریف کے رنگ میں ذکر کر دوں۔ انہوں نے فرانس کے صدر کے بیان پر بڑا اچھا بیان دیا ہے کہ یہ سب کچھ غلط ہے اور یہ نہیں ہونا چاہیے اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا اور مذہبی لیڈروں کا خیال رکھنا چاہیے۔ کاش کہ باقی دنیا کے لیڈر بھی وزیر اعظم کینیڈا کی سوچ اور بیان کو ذرا غور سے دیکھنے والے ہوں اور دنیا کے امن اور سکون کو قائم کرنے کے لیے اس پر عمل کریں۔ بہرحال یہ کینیڈا کے وزیر اعظم صاحب اس لحاظ سے قابل تعریف ہیں اور ہمیں ان کے لیے دعا بھی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مزید ان کا سینہ کھولے۔

بہرحال یہ تو ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں ایکا نہیں ہے اس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کا ہر ایک ملک دوسرے ملک کے خلاف ہے۔ فرقہ واریت نے باہر کی دنیا میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ہے۔ اگر دنیا کو پتہ ہو کہ مسلمان ایک ہیں، ایک خدا اور ایک رسول کے ماننے والے ہیں اور اس کی خاطر قربانیاں دینا جانتے ہیں تو کبھی غیر مسلم دنیا کی طرف سے ایسی حرکتیں نہ ہوں۔ کبھی کسی اخبار کو آنحضرت ﷺ کے خاکے چھاپنے کی جرأت نہ ہو۔ چند سال پہلے بھی ڈنمارک میں بھی اور فرانس میں بھی جو خاکے چھپے تھے اس پہ وقتی شور مچا کر اور ان کی چیزوں کا بائیکاٹ کر کے، نہ خریدنے کا اعلان کر کے پھر خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ چند مہینوں کے بعد خاموشی ہو گئی۔ اُس وقت بھی جماعت احمدیہ نے ہی صحیح ردّ عمل دکھایا تھا اور ان کے سامنے آنحضرت ﷺ کی خوبصورت سیرت پیش کی تھی جس کی بہت سے غیروں نے، پڑھے لکھے طبقے نے، لیڈروں نے، عوام الناس نے تعریف کی تھی اور پسند کیا تھا اور یہی کام ہم آج بھی کر رہے ہیں اور بتاتے ہیں کہ چند سر پھرے لوگوں کے اسلام کے نام پر غلط عمل کو اسلام کا نام نہ دو۔ کسی ملک کے صدر کا یہ کام نہیں ہے کہ کسی شخص کے غلط عمل کو اسلام کی تعلیم اور مسلمانوں کے لیے کرائسس کا نام دے کر پھر اپنے لوگوں کو مزید بھڑکایا جائے کہ ان کے خلاف ہماری یہ لڑائی ہے اور یہ لڑائی ہم جاری رکھیں گے۔ اس شخص کو غلط عمل پر بھڑکانے والے بھی تو یہ خود ہی ہیں۔ میں نے پہلے بھی یہ بیان دیا تھا کہ یہ خاکے وغیرہ بنانا یا آنحضرت ﷺ کی توہین کسی رنگ میں کرنا کسی بھی غیرت مند مسلمان کو برداشت نہیں ہے اور یہ حرکتیں بعض مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکا سکتی ہیں اور بھڑکاتی ہیں اور پھر اگر کسی سے کوئی خلافِ قانون حرکت سرزَد ہو جائے، اگر کوئی شخص قانون اپنے ہاتھ میں لے لے تو اس کے ذمہ دار پھر یہ غیر مسلم لوگ ہیں، یہ حکومتیں ہیں یا نام نہاد آزادی ہے جس کو فریڈم آف ایکسپریشن کا نام، اظہارِ خیال کا نام دیا جاتا ہے۔ بہرحال یہ غیر مسلم دنیا ان کے جذبات بھڑکاتی ہے۔ میں نے اس وقت بھی جب پہلی دفعہ یہ معاملہ اٹھا تھا خطبات کے ایک سلسلہ میں صحیح ردّ عمل کی وضاحت کی تھی کہ ہمیں کس طرح صحیح ردّ عمل کرنا چاہیے اور کیا دکھانا چاہیے اور اس کا جیسا کہ میں نے بتایا کہ لوگوں پر اچھا اثر بھی ہوا تھا اور ابھی تک ہم مسلسل وہ کیے جا رہے ہیں اور اسی طریقے کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

پھر ہالینڈ کے سیاستدان نے جو ایک بیان دیا تھا تو اس وقت بھی ہالینڈ میں مَیں نے ایک خطبہ دیا تھا اور اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تھا بلکہ اس پر اس نے ہالینڈ کی حکومت کو درخواست بھی دی تھی کہ اس نے مجھے موت کی دھمکی دی ہے اور میرے خلاف اس نے ہالینڈ کی حکومت کو یہ کہا تھا کہ اس کا یہاں آنا بین کیا جائے بلکہ اس پہ مقدمہ چلایا جائے۔ تو بہرحال ہم تو جہاں تک ہوسکتا ہے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اسلام اور آنحضرت ﷺ کے مقام کے خلاف ہونے والی ہر حرکت کا جواب دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے اور اس کا اثر بھی ہوتا ہے اور یہی حل پیش کرتے ہیں کہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر قدم ہمیں اٹھانا چاہیے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا چاہیے اور دعا کرنی چاہیے اور گذشتہ کئی خطبات میں مَیں اس بات کی تحریک کر چکا ہوں اور باوجود ہمارے بارے میں غیر احمدی علماء کے سخت بیان کے ہم اسلام کے دفاع میں اسلام کی حقیقی تعلیم کی روشنی میں اپنا کام کرتے چلے جائیں گے اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

ایک یا دو یا چار آدمی کو قتل کرنے سے وقتی جوش تو نکل جاتا ہے لیکن یہ کوئی مستقل حل نہیں ہے۔ مسلم اُمّہ اگر مستقل حل چاہتی ہے تو تمام مسلمان دنیا اکٹھی ہو۔ اب بھی فرانس کے صدر کے جواب میں ترکی کے صدر نے جواب دیا یا ایک دو اور ملکوں نے ردّ عمل ظاہر کیا تو یہ بات اتنا اثر نہیں ڈال سکتی جتنا کہ تمام مسلمان ممالک کے ایک ردّ عمل کا اثر ہوسکتا ہے۔ گو یہ کہا جاتا ہے کہ ترکی وغیرہ کے ردّ عمل پر فرانس کے صدر نے اپنا بیان بدلا اور کچھ نرم کیا کہ میرا مطلب یہ نہیں تھا، میرا مطلب یہ تھا۔ لیکن ساتھ ہی اپنی بات پر بھی قائم رہا ہے کہ جو ہم کر رہے ہیں وہ ٹھیک کر رہے ہیں۔ لیکن اگر چوّن پچپن مسلمان ممالک ایک زبان ہو کر بولتے تو پھر وہ فرانس کا صدر اگر مگر کی بات نہ کرتا۔ پھر اس کو مجبوراً بہرحال معافی مانگنی پڑتی، گھٹنے ٹیکنے پڑتے۔

بہرحال مَیں یہاں مختصر اتنا ہی کہنا چاہتا تھا کہ دعا کریں کہ مسلمان ممالک کم از کم غیروں کے سامنے ایک ہو کر آواز اٹھائیں پھر دیکھیں کتنا اثر ہوتا ہے۔ ہم تو اپنا کام کیے جا رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ کہ مسیح محمدیؑ کے ماننے والوں کا یہ کام ہے، یہ فرض ہے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں۔ آنحضرت ﷺ کے خوبصورت چہرے کو دنیا کو دکھائیں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک تمام دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے نہ لے آئیں۔ دنیا کو بتائیں کہ تمہاری بقا اسی میں ہے کہ خدائے واحد کو پہچانو اور ظلموں کو ختم کرو۔ کچھ عرصہ پہلے کووڈ کے دوران میں نے چند سربراہانِ حکومت کو دوبارہ خط لکھے تھے۔ فرانس کے صدر کو بھی مَیں نے لکھا تھا اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ تنبیہ بھی کی تھی کہ یہ عذاب اور آفات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظلموں کی وجہ سے آتے ہیں اس لیے تمہیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ظلموں کو ختم کرو اور انصاف کو قائم کرو اور حق پر مبنی بیان دو۔ ہم نے جو اپنا فرض تھا پورا کیا ہے اور کرتے رہیں گے۔ اب یہ کسی کی مرضی ہے کہ چاہے وہ اس کو سمجھے یا نہ سمجھے لیکن ہم نے بہرحال امّت مسلمہ کو دعاؤں میں نہیں بھولنا۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ یہ آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو بھی پہچان لیں اور دنیا کو عمومی طور پر بھی سوچنا چاہیے کہ ایسی باتیں کر کے اگر وہ خدا سے دور ہٹتے چلے گئے تو ان کی تباہی کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور عمومی طور پر ہم نے بھی یہ کوشش کرنی ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی توحید کے نیچے لائیں۔ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کے نیچے لانا یہی تحریک جدید کا مقصد بھی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ دنیا کے عمومی حالات کے لیے بھی دعا کریں۔ بڑی تیزی سے اس طرف بڑھ رہے ہیں اس بیماری سے جب جان چھوٹے تو یہ نہ ہو کہ ایک اور آفت جنگ عظیم کی صورت میں ان پر نازل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل اور سمجھ دے اور خدائے واحد کو پہچان کر اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 27/ نومبر 2020ء صفحہ 5 تا 11)

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

25 اکتوبر 1903ء

”ہمارے خاں صاحب محمد علی خان صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالرحیم سخت بیمار ہوگیا۔ چودہ روز ایک ہی تپ (بخار) لازمِ حال (رہا) اور اس پر حواس میں فتور اور بے ہوشی رہی آخر نوبت احتراق تک پہنچ گئی..... حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کو ہر روز دعا کے لئے توجہ دلائی جاتی تھی اور وہ کرتے تھے۔ 25/اکتوبر کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بڑی بے تابی سے عرض کی گئی کہ عبدالرحیم کی زندگی کے آثار اچھے نظر نہیں آتے۔ حضرت رؤف رحیم تہجّد میں اس کے لئے دعا کر رہے تھے کہ اتنے میں خدا کی وحی سے آپ پر کُھلا کہ

تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدّر

.....فرمایا۔ جب خدا تعالیٰ کی یہ قہری وحی نازل ہوئی تو مجھ پر حد سے زیادہ حزن طاری ہوا۔ اُس وقت بے اختیار میرے مُنہ سے نکل گیا کہ یاالٰہی اگر یہ دعا کا موقع نہیں تو مَیں شفاعت کرتا ہوں۔ اس کا موقع تو ہے۔ اس پر معاً وحی نازل ہوئی۔

يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا اور مجھ پر سخت خوف اور ہیبت وارد ہوئی کہ مَیں نے بِلا اِذن شفاعت کی ہے۔ ایک دو منٹ کے بعد پھر وحی ہوئی۔

اِنَّكَ اَنْتَ الْمَجَازُ

یعنی تجھے اجازت ہے۔ اس کے بعد حالاً بعد حالٍ عبدالرحیم کی صحت ترقی کرنے لگی اور اَب ہر ایک جو دیکھتا اور پہچانتا تھا، اسے دیکھ کر خدا تعالیٰ کے شکر سے بھر جاتا اور اعتراف کرتا ہے کہ لَاریب مُردہ زندہ ہوا ہے“۔

(البدر جلد 2 نمبر 41، 42 مؤرخہ 29 اکتوبر، 18 نومبر 1903ء صفحہ 321 محرّرہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ 29 اکتوبر 1903ء)

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

تحریک جدید کے شیریں ثمرات

انتہائی نامساعد حالات اور مخالفانہ ماحول میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں لگنے والے پودے "تحریکِ جدید" کی شاخیں اب تمام عالم پر سایہ فگن ہیں۔ اس کے ثمرات سے ہر ملک میں آباد ہزاروں لاکھوں احمدی فیض یاب ہو رہے ہیں اور اس کی برکات کی بارشیں افریقہ کے جنگلات میں بھی ہو رہی ہیں اور امریکہ کے ترقی یافتہ ایوانوں پر بھی۔ کیا ایشیا کے ممالک اور کیا جزائر، بلادِ شرق اوسط بھی ان فیوض سے متمتع ہو رہے ہیں اور مشرق بعید کے علاقے بھی اس چشمہ سے سیراب ہو رہے ہیں۔ چھیاسی برس قبل جب تحریک جدید کا آغاز ہوا تھا، اس ماحول کا شاہد آج کا یہ عالمی منظر دیکھ کر بے اختیار کہہ اٹھتا ہے ؎

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اللہ تعالیٰ کے ان افضال و برکات کی ہر روز ہونے والی اس بارش کا جس کا تذکرہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سال جلسہ سالانہ کے دوسرے روز اپنے خطاب میں فرماتے اور احباب جماعت کے ایمانوں کو گرماتے ہیں۔ امسال بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز اپنے طویل خطاب میں جماعت کو عطا ہونے والی ان عالمگیر ترقیات کی ایک جھلک پیش فرمائی۔ اگرچہ یہ ایک جھلک تھی مگر ایڑی چوٹی کا زور لگا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نابود کرنے کی کوشش کرنے والے مخالفین کی آنکھیں کھول دینے کے لئے بہت کافی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اسی خطاب سے استفادہ کرتے ہوئے ان سنگ ہائے میل کا تذکرہ ذیل کی سطور میں مقصود ہے جو دراصل تحریک جدید کے ہی برکات و ثمرات ہیں۔ (یاد رہے کہ جولائی 2020ء سے جون 2021ء تک کے یہ اعداد و شمار صرف پاکستان سے باہر کی جماعتوں کے ہیں)

نئی جماعتوں کا قیام

دنیا بھر میں 403 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں 829 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

مساجد

اللہ تعالیٰ نے امسال 211 مساجد جماعت کو عطا فرمائی ہیں جن میں سے 135 نئی تعمیر ہوئیں جبکہ 76 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

دورانِ سال 123 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں پہلے نمبر پر گھانا ہے جہاں 16 مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے۔

تراجم قرآن کریم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال قرآن کریم کا نیا اٹالین ترجمہ طبع ہوا ہے۔ اس ترجمہ کی تیاری میں جماعت کینیڈا اور اٹلی نے بہت محنت کی ہے، فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

روحانی خزائن کا طبع جدید

ع وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف اپنے اندر ایک غیر معمولی علمی و عملی تاثیر رکھتی ہیں، ان پر مشتمل روحانی خزائن کا نیا سیٹ طبع ہوا ہے۔

کتب اور پمفلٹ

92 ممالک میں دورانِ سال 384 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز 36 لاکھ 88 ہزار 960 کی تعداد میں طبع ہوئے۔ دورانِ سال لندن سے 30 ممالک کو 60 زبانوں میں 75 ہزار 745 سے زائد تعداد میں کتب بھجوائی گئیں۔ برطانیہ میں جماعت کا مرکزی رقیم پریس فارن ہام میں ہے جبکہ اس کے زیرِ انتظام دنیا بھر میں متعدد پریس سلسلہ کی مطبوعات طبع کرتے ہیں۔

لائبریریوں کا قیام

دنیا کے 90 ممالک میں اب تک 591 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا قیام ہو چکا ہے۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

دورانِ سال 69 لاکھ 84 ہزار لیف لیٹس تقسیم ہوئے جن کے ذریعہ سے ایک کروڑ 68 لاکھ سے زائد افراد تک پیغامِ حق پہنچا۔

ایتھینک ڈیسک

مرکزی عربی ڈیسک کے زیر انتظام تیار ہونے والی 13 کتب طباعت کے لیے پریس بھجوائی گئیں۔ علاوہ ازیں رشین، فرنچ، بنگلہ، چینی، انڈونیشین، ترکش، سواحیلی اور سپینش ڈیسکوں کی کارکردگی بھی غیر معمولی رہی۔

پریس اینڈ میڈیا

دورانِ سال پریس اینڈ میڈیا ٹیم کو 102 خبریں اور مضامین مختلف اخبار و رسائل میں شائع کروانے کی توفیق ملی ہے جن کے ذریعہ سے ایک محتاط اندازے کے مطابق 2 کروڑ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام حق پہنچا۔

الاسلام ویب سائٹ

قرآنِ کریم سرچ کی نئی ویب سائٹ www.openquran.com/ کا آغاز ہوا اور جلسہ سالانہ یوکے پر اس کے دوسرے ورژن کا بھی افتتاح ہوا۔ الاسلام پر قرآنِ کریم پڑھنے اور سننے کے لیے جدید دیدہ زیب ReadQuran.app کا اجرا ہوا۔ علاوہ ازیں انگریزی زبان میں 316 اور اردو زبان میں ایک ہزار کتب ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ انگریزی زبان میں 6 نئی کتب Apple, Google, Amazon پر شائع کی گئی ہیں۔ اب تک کل 71 کتب ان پلیٹ فارمز پر شائع ہو چکی ہیں۔ اردو اور انگریزی میں 10 نئی آڈیو کتب تیار کی گئی ہیں۔ اس طرح اب تک اردو میں 77 اور انگریزی میں 40 کتب کی آڈیو فائلز تیار ہو چکی ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کل 20 زبانوں میں آڈیو اور ویڈیو میں دستیاب ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

ایم ٹی اے کے حوالے سے حضور انور نے بتایا کہ ان کی تعداد 11 ہو چکی ہے۔

ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی 24 گھنٹے کی نشریات کے علاوہ 69 ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر بھی جماعت کو اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ امسال 5 ہزار 68 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ ایک ہزار 877 گھنٹے وقت ملا۔ اسی طرح جماعتی ریڈیو سٹیشنز کے علاوہ مختلف ممالک میں ریڈیو سٹیشنز پر 47 ہزار 800 گھنٹے پر مشتمل پروگرام نشر ہوئے۔ ٹی وی اور ریڈیو کے ان پروگراموں کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق 33 کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

تحریکِ وقفِ نو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا بھر میں واقفینِ نَو کی کل تعداد 75 ہزار 522 ہے۔ جس میں 44 ہزار 697 لڑکے اور 30 ہزار 825 لڑکیاں ہیں۔ جبکہ امسال نئے درج ہونے والے واقفینِ نو کی تعداد 2856 ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفینِ نو کی تعداد 34 ہزار 622 ہے، جس میں لڑکے 22 ہزار سے اوپر اور لڑکیاں 12 ہزار سے اوپر ہیں۔

ذیلی ادارے

مخزن تصاویر، ریویو آف ریلیجنز، الفضل انٹرنیشنل، اخبار الحکم، احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سینٹر، انٹرنیشنل عربک انگلش ٹرانسلیشن ڈیسک، مرکزی شعبہ آئی ٹی، مرکزی شعبہ اے ایم جے، انٹرنیشنل احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن (IAAAE)، مجلس نصرت جہاں، انصاراللہ یوکے کے تحت برکینافاسو میں آئی کلینک اور ہیومینٹی فرسٹ عالمی سطح پر اپنے سپرد خدمات بجالا رہے ہیں جس کی تفصیل کے لئے ایک الگ کتاب درکار ہے۔

امسال ہونے والی بیعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال اب تک 213 ممالک میں بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ 25 ہزار 221 ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت 13 ہزار 42 کا اضافہ ہے۔

بیعتوں کے ضمن میں حیرت انگیز ایمان افروز واقعات ظاہر ہو رہے ہیں جن میں رؤیائے صادقہ، حضور انور کے خطبات سن کر اور مخالفین کے پراپیگنڈا کے نتیجے میں ہونے والی بیعتوں کے واقعات بہت ایمان افروز ہیں۔ ایک طرف سعید روحوں کے حلقہ بگوشِ اسلام واحمدیت ہونے کے نظارے ہیں تو دوسری طرف مخالفین کے بدانجام کے نشان بھی خدا تعالیٰ ظاہر فرما رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ غیروں کے تاثرات بھی مختلف تقریبات کے موقع پر ہوتے ہیں۔اس حوالہ سے حضور انور نے کینیڈا، آسٹریلیا اور کبابیر کا ایک ایک واقعہ سنایا۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پُر جلال انذاری اقتباس پڑھ کر سنایا:

’’باز آ جاؤ اور اس کے قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنی مفسدانہ حرکات پر مُہر لگا چکے ہو۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔تم میں سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجھے نابود کر دیتی مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی بلکہ دعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔..... کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے ہو اور ہم بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلہ میں تمہارا انجام ایسا ہی ہونا چاہیے تھا‘‘۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 409)

لُوٹ لو! ایمان کی دولت ہے، تحریک جدید

پنج ہزاری فوج کی عظمت ہے تحریک جدید
بازوئے اسلام کی قوّت ہے تحریک جدید

بڑھ رہے ہیں کیا مسیحا کے سپاہی دیکھنا!
حوصلہ محمود ہے جرأت ہے تحریکِ جدید

گر رہے ہیں مُنہ کے بَل کیا کُفر و باطل کے صنم
بُت کدوں کے واسطے آفت ہے تحریکِ جدید

ہے زباں محمود کی لیکن خُدا کی بات ہے
لُوٹ لو! ایمان کی دولت ہے تحریکِ جدید

کامرانی کیوں نہ ہو تنویرؔ اپنی ہمرکاب
جب سروں پر سایۂ رحمت ہے تحریکِ جدید

(مکرم روشن دین تنویرؔ مرحوم)

قرار دادِ تعزیت جماعت احمدیہ جرمنی بر وفات حسرت آیات

محترم سید طالع احمد صاحب شہید واقفِ زندگی، کارکن ایم ٹی اے لندن

یہ افسوسناک خبر بے حد رنج وغم کے ساتھ سنی گئی کہ ایم ٹی اے کے ایک جواں سال واقف زندگی خادم سلسلہ مکرم سید طالع احمد شہید ابن مکرم سید ہاشم اکبر احمد صاحب (آف ہارٹلے پول برطانیہ) ابن محترم سید محمد احمد صاحب مرحوم مؤرخہ 23/اگست 2021ء کی شب غانا میں ایک جماعتی سفر کے دوران ڈاکوؤں کی فائرنگ کے نتیجہ میں شدید زخمی ہو گئے اور بعد ازاں اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شہید مرحوم 9/فروری 1990ء کو لاہور (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں جبکہ آپ کی والدہ محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب مرحوم اور محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ مرحومہ آف ہارٹلے پول کی بیٹی اور محترم بریگیڈیئر وقیع الزمان خان صاحب کی نواسی ہیں۔

سید طالع احمد اپنے والدین کے ہمراہ پہلے ابوظہبی آئے جہاں سے 1995ء میں ہارٹلے پول (برطانیہ) منتقل ہو گئے جہاں آپ نے ابتدائی تعلیم مکمل کی پھر کوئن میری یونیورسٹی آف لندن سے بائیومیڈیکل سائنسز میں بی ایس سی کی جس کے بعد Sunderland University سے صحافت (Magazine Journalism) میں ایم اے کیا۔ اس کے بعد 2013ء میں زندگی وقف کی۔ اور مختلف دفتروں میں کام کرنے کے بعد آخر پریس اور میڈیا میں ان کی تقرری ہوئی۔ Review of Religions میں بھی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ان کی حتمی تقرری 2016ء میں بطور انچارج MTA News ہوئی۔آپ کی شہادت بھی اسی فرض کے سلسلہ میں خدمت سرانجام دیتے ہوئے ہوئی۔

شہید مرحوم وقفِ نَو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔آپ نے دورانِ تعلیم اپنے آپ کو وقف کے لیے پیش کر دیا تھا۔ مرحوم گوناگوں صفات کے حامل نہایت باصلاحیت نوجوان تھے، وفا اور صدق وصفا کے زیور سے آراستہ اس نوجوان کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ایک ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ایسے وفا شعار، خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے جماعت کو عطا فرماتا رہے۔لیکن اس کا نقصان ایسا ہے جس نے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ وہ پیارا وجود وقف کی روح کو سمجھنے والا اور اس عہد کو حقیقی رنگ میں نبھانے والا تھا جو اس نے کیا تھا۔ مجھے حیرت ہوتی تھی اسے دیکھ کر اور اب تک ہوتی ہے کہ کس طرح اس دنیاوی ماحول میں پلنے والے بچے نے اپنے وقف کو سمجھا اور پھر اسے نبھایا۔اور ایسا نبھایا کہ اس کے معیار کو انتہا تک پہنچا دیا۔ وہ بزرگوں کے واقعات پڑھتا تھا اس لیے نہیں کہ تاریخ سے آگاہی حاصل کرے اور ان کی قربانیوں کا صرف حیرت کا اظہار کرے بلکہ اس لیے کہ اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔ خلافت سے وفا پر ایسا اِدراک تھا کہ کم دیکھنے میں آتا ہے‘‘۔

مکرم سید طالع احمد صاحب کی شہادت پر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر پوری خوبی کے ساتھ صادق آتا ہے جو آپ علیہ السلام نے سید عبداللطیف صاحب کی شہادت پر کہا تھا۔

بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

یعنی اُس شیخ عجم کی یہ شوخی دیکھ کہ اس نے بیابان کو ایک ہی قدم میں طے کر لیا۔

صدمہ کے اس موقع پر ہم جملہ افرادِ جماعت احمدیہ جرمنی اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، شہید مرحوم کے جملہ لواحقین سے تعزیت کرتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانے والی اس نیک روح کے ساتھ غیر معمولی عفو ومغفرت کا سلوک فرمائے، اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ عطا فرما کر بلندیٔ درجات کے سامان کرے اور آپ کی روحانی وجسمانی نسلوں کو آپ کا قائمقام بنائے، آمین ثم آمین۔

ہم ہیں اراکینِ جماعت احمدیہ جرمنی

”میرا سفرِ زندگی“

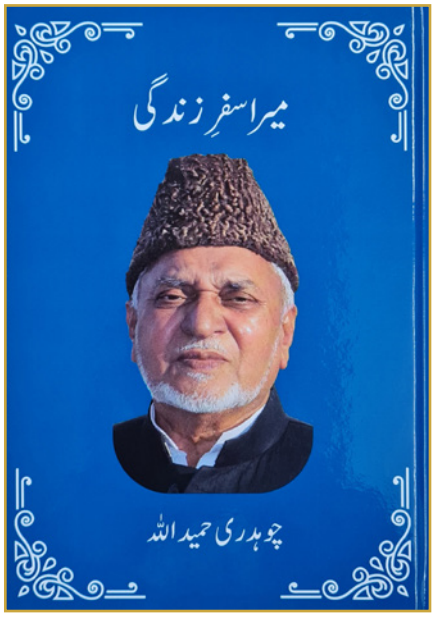

حال ہی میں ایک دیرینہ اور انتہائی مخلص و محنتی خادم سلسلہ مکرم چودھری حمید اللہ صاحب مرحوم کی خودنوشت سوانح عمری ”میرا سفرِ زندگی“ کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا پہلا حصہ خاندانی حالات پر مشتمل ہے جس میں اپنے والدین کے حالات، قبول احمدیت اور اپنی پیدائش تعلیم و تربیت، شادی اور اولاد کا تفصیل سے ذکر ہے۔ دوسرے حصہ میں جماعتی خدمات کا تفصیلی ذکر ہے جبکہ تیسرے حصہ میں محترم چودھری صاحب مرحوم نے جماعتی دورہ جات کا ذکر کیا ہے۔

یہ ایک ایسے شخص کی سوانح عمری ہے جسے اعلیٰ ترین جماعتی عہدوں پر فائز رہنے کی سعادت ملی اور چار خلفائے عظام کا نہ صرف قرب ملا بلکہ ان کے دستِ راست بنتے ہوئے نہایت عظیم الشان خدمات کی توفیق پائی، ان کی دعائیں اور خوشنودی بھی آپ کو حاصل ہوئی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست۔ تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ جس عہدے پر بھی فائز کئے گئے، پوری کوشش کر کے اس کا حق ادا کرتے رہے۔ حیرانی ہوتی ہے کہ ایک عام سے گھرانے میں پیدا ہونے والے انسان کو اتنا عروج کیسے حاصل ہوا تو اس کا جواب اسی کتاب کے صفحہ نمبر 18 پر مل جاتا ہے جہاں چودھری صاحب نے اپنے والد محترم حضرت بابو محمد بخش صاحب کا ایک رؤیا بیان کیا ہے جس میں انہوں نے دیکھا تھا کہ ربوہ والے گھر میں کھدائی کے دوران انہیں ہیرے ملے۔ جن میں سے ایک ہیرا والد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جس سے ان کا کمرہ روشن ہو جاتا ہے۔

چنانچہ یہ ہیرا حضرت مصلح موعودؓ کی دعا اور توجہ اور اسی طرح بعد میں آنے والے خلفاء کی نظر کرم اور دعا سے ایسا چمکا کہ آسمان احمدیت پر ہمیشہ منور رہے گا۔ والدین کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ انہوں نے خلافت کے ساتھ جوڑ دیا اور یہ کہ چھوٹی اور معمولی بات کے لئے بھی خلیفہ وقت کی دعا حاصل کرو“۔ اور یہی وہ بات تھی جو چودھری صاحب کی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ بنی کہ آپ خلافت سے ایسے وابستہ ہوئے کہ آپ کے خیالات کی رَو بھی خلیفہ وقت کے خیالات سے ہم آہنگ ہوگئی، جس کی تصدیق اس کتاب میں بیان ہونے والے واقعات سے ہوتی ہے۔

افسر جلسہ سالانہ، وکیل اعلیٰ، صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور نہ جانے کتنی اعلیٰ سطحی کمیٹیوں کے سربراہ ہونے کے ناطے آپ کی زندگی انتہائی مصروف ہوتی مگر اس کے باوجود والدین کی بھی بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ آپ باقاعدگی سے والدین کی خدمت میں سائیکل پر دارالصدر جنوبی سے دارالنصر شرقی جاتے۔ اسی طرح اپنی تمام ہمشیرگان کے گھروں میں بھی باقاعدگی سے تشریف لے جاتے اور ان کا ہر ممکن طور پر خیال رکھنے کی کوشش کرتے۔

خدمات اور دورہ جات والا حصہ بظاہر تفصیلی ہے مگر حقیقتاً یہاں بھی اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں بہت سے ایمان افروز واقعات بھی ہیں اور بعض ایسے کہ شاید اس سے قبل کہیں تحریر میں نہیں آئے مثلاً ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر افتتاحی خطاب کے بعد واپس جاتے ہوئے اچانک گاڑی رُکوا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا مکرم چودھری صاحب کو فرمانا کہ ”لنگروں کی فکر کریں“۔ (صفحہ 176)

پھر یہ ایمان افروز واقعہ کہ 1975ء میں جب حکومت کی طرف سے جلسہ سے محض دس دن پہلے یہ اطلاع ملی کہ سکول اور کالج کی عمارتیں مہمانوں کی رہائش کے لئے استعمال نہیں ہوں گی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ ”اگر مہمان کھلے آسمان کے نیچے سوئیں گے تو مَیں بھی کھلے آسمان کے نیچے سوؤں گا“ (صفحہ 184) حضورؒ کا یہ درد بھرا فقرہ عرش تک پہنچا اور کمشنر صاحب کے ساتھ ایک ہی ملاقات کے نتیجہ میں اس سال حکومت پنجاب نے مہمانوں کو ان عمارتوں میں ٹھہرانے کی اجازت دے دی۔

تاثرات کے حصہ میں سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 12 فروری 2021ء کا وہ خطبہ ہے جو حضور نے آپ کی وفات پر ارشاد فرمایا اور جس میں چودھری صاحب مرحوم کا تفصیل سے ذکرِ خیر فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں محترم چودھری صاحب کی اہلیہ اور بچوں کے تاثرات ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چودھری صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان جیسے نادر اور نابغہ روزگار وجود سلسلہ کو عطا فرماتا رہے اور یہ کہ آپ کی یہ سوانح عمری بہتوں کے لئے مشعل راہ بنے، آمین۔

یہ کتاب شعبہ اشاعت جرمنی کے پاس دستیاب ہے۔

(قسط اوّل)

(مکرمہ درثمین احمد صاحبہ۔ جرمنی)

تحریکِ جدید کے ابتدائی مبلغین

ایک تعارف

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اس وعدہ کے ایفاء کی شروعات تو حضور علیہ السلام کے حین حیات ہی ہوگئی تھیں تاہم آپ کی وفات کے بعد آپ کے غلاموں کے ذریعہ غیرمعمولی شان و شوکت کے ساتھ وسیع پیمانہ پر اس وعدہ اور بشارت کا ظہور ہوا۔ چنانچہ سب سے پہلے خلافت اولیٰ کے عہد مبارک میں آپ کے بعض خدام لندن گئے اور قلب یورپ میں آپ کا پیغام پہنچنے کا انتظام ہوا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ خلافت ثانیہ کے آغاز سے ہی بڑے زور کے ساتھ جاری ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ ہندوستان سے نکل کر بیرون ممالک میں کثرت سے پھیلنے لگی۔ چنانچہ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ جو 1913ء میں انگلستان مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے پہنچ چکے تھے اور ابھی خواجہ کمال الدین صاحب کے ساتھ ووکنگ میں ہی مقیم تھے، خلافت ثانیہ کے آغاز پر اپریل 1914ء میں ووکنگ سے لندن منتقل ہوئے اور کرائے کے مکان میں تبلیغ اسلام احمدیت کا باقاعدہ مرکز قائم کیا۔ لندن کے بعد احمدیہ دارالتبلیغ ماریشس کے قیام کے لیے 20/فروری 1915ء کو صوفی غلام محمد صاحب قادیان سے روانہ ہوئے اور راستہ میں سیلون کے شہر کولمبو 14/ مارچ 1915ء کو پہنچے جہاں تین ماہ قیام کر کے جماعت کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد 15/جون 1915ء کو ماریشس پہنچ کر دارالتبلیغ قائم کیا۔ پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت قاضی عبداللہ صاحبؓ اور حضرت مولوی عبدالرحیم نیر صاحبؓ بھی انگلستان بھجوائے گئے۔ کچھ عرصہ تک اشاعت توحید و اسلام میں مصروف رہنے کے بعد ان میں سے حضرت مفتی صاحبؓ 1920ء میں امریکہ تشریف لے گئے جبکہ حضرت نیّر صاحبؓ 1921ء میں سیرالیون، نائیجریا اور غانا پہنچ کر برِّ اعظم افریقہ کو نُورِ اسلام سے منور کرنے لگے۔ 1922ء میں حضرت شیخ محمود احمد عرفانی صاحب کے ذریعہ بلادِ عربیہ کا پہلا دارالتبلیغ مصر میں قائم ہوا۔ اسی سال حضرت مولوی مبارک علی صاحبؓ لندن سے جرمنی کے دارالحکومت برلن پہنچے اور مسجد کی تعمیر کے منصوبہ پر کام شروع فرمایا۔ 19/اگست 1923ء بالشویک علاقہ میں احمدیت کی تبلیغ کا آغاز ہوا۔ 26/ نومبر 1923ء کو ملک غلام فرید صاحبؓ مرکزِ احمدیت قادیان سے جرمنی روانہ ہوئے۔ 12/جولائی 1924ء کو شہزادہ عبدالمجید کو

اوپر دی گئی تاریخی تصویر ان چھ مبلغین کرام کی ہے جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مؤرخہ یکم فروری 1936ء کو قادیان سے مختلف ممالک کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد ہشتم بالمقابل صفحہ 511)

ایران میں احمدیہ مرکز قائم کرنے کے لیے بھجوایا گیا۔ ان کے ساتھ مولوی ظہور حسین صاحب کو بخارا میں احمدیت پہنچانے کا حکم دیا۔ 16/اکتوبر 1924ء کو مشہد ایران میں نیا دارالتبلیغ قائم ہوا۔ 1925ء میں شام میں نیا دارالتبلیغ قائم ہوااور اسی سال مشرق بعید میں حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ تشریف لے گئے اور سماٹرا و جاوا یعنی انڈونیشیا میں بھی دارالتبلیغ قائم ہوا''۔
(الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی تا 6 اگست 2019ء صفحہ 18 کالم 2،1)

غرضیکہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی بیس سالوں میں دنیا کے قریباً ہر برِّاعظم میں مبلغین ومبشرین احمدیت پہنچ چکے تھے۔ جماعت احمدیہ کی اس ترقی کو دیکھ کر مخالفین بغض وحسد کی آگ میں جلنے لگے اور کانگریس کی پشت پناہی میں قائم مسلمانوں کی ایک تنظیم مجلسِ احرار نے 1934ء میں جماعت کے خلاف ایک خوفناک تحریک چلانے کا منصوبہ بنایا۔ انہوں نے قادیان میں آ کر جماعت کو تباہ کرنے کے لئے فساد پھیلانا شروع کر دیا اور حکومت وقت کو بھی جماعت کے خلاف اُکسانے لگے۔ یہاں تک کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے دعوے کرنے لگے۔ ان خطرناک حالات کی منظر کشی کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

''ایسے وقت میں ظاہری آنکھوں سے دیکھنے والوں کو یوں نظر آتا تھا کہ گویا احمدیت ایک چھوٹی کمزور سی کشتی ہے جو چاروں طرف سے ہیبت ناک طوفان میں گھری ہوئی ہے اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں''۔
(تحریکِ جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین صفحہ 1)

مگر ان کا مقابلہ اس جری اللہ سے تھا جس کے قلبِ صافی پر اللہ تعالیٰ نے ایسا منصوبہ القاء کیا جس کے نتیجہ میں مخالفین کے منصوبے اور بلند بانگ دعوے تو دَھرے کے دھرے رَہ گئے جبکہ جماعت کے لئے ترقیات کا برکتوں سے معمور نیا دَور شروع ہوگیا۔ یہ الٰہی منصوبہ تحریکِ جدید کے نام سے معروف ہے جس کے اِجرا کے بعد جماعت احمدیہ تربیت وتبلیغ کے ایک نئے دَور میں داخل ہوگئی۔ اس تحریک کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اُنیس مطالبات جماعت کے سامنے رکھے۔ ان مطالبات کا لُبِ لباب انفرادی اصلاح، باہمی اخوّت ومحبّت کا فروغ، مالی قربانی، تعلیمی ترقی اور اندرونِ ہند تبلیغی جدوجہد کے ذریعہ جماعت کو مخالفین کے مقابلہ میں ایک مضبوط چٹان بنانا تھا۔ چنانچہ حضورؓ نے ان مقاصد کے لئے افراد جماعت کو اپنی زندگیاں وقف کرنے کی ان ولولہ انگیز الفاظ میں تحریک بھی فرمائی:

''مجھے فوراً جلد سے جلد ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو سلسلہ کے لئے اپنے وطن چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ اپنی جانوں کو خطرات میں ڈالنے کے لئے تیار ہوں اور بھوکے پیاسے رَہ کر بغیر تنخواہوں کے اپنے نفس کو تمام تکالیف سے گزارنے پر آمادہ ہوں۔ پس میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو نوجوان ان کاموں کے لئے تیار ہوں وہ اپنے نام پیش کریں۔ نوجوانوں کی لیاقت کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یا تو وہ مولوی ہوں مدرسہ احمدیہ کے سند یافتہ یا کم سے کم انٹرنس پاس یا گریجوایٹ ہوں... شرط یہ ہے کہ وہ سرکاری ملازم نہ ہوں اور نہ ہی تاجر ہوں اور نہ طالب علم ہوں۔ صرف ایسے نوجوان ہوں جو ملازمت کی انتظار میں اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں''۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 9/نومبر 1934ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 15 صفحہ 373،372)

پھر بہت جلد اس منصوبہ کے تحت واقفینِ زندگی علمائے سلسلہ کو بیرونی ممالک میں بھی تبلیغِ اسلام کے لئے بھجوایا جانے لگا اور وقت کے ساتھ ساتھ تحریکِ جدید ہندوستان سے باہر کی جماعتوں کے نظام کی ذمہ دار بنادی گئی۔ چنانچہ صرف 1934ء سے 1937ء کے عرصہ میں پہلے سے قائم مراکز احمدیت کے علاوہ مزید 12 ممالک میں جماعت کے مشنز کا قیام ہوا۔

مبلغین کا پہلا وفد

تحریکِ جدید کے تحت مبلغین کا پہلا وفد بھجوانے کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مشرقِ بعید کے ممالک کا انتخاب فرمایا۔ اس کے ساتھ یورپ، افریقہ اور متعدد عرب ممالک میں بھی مندرجہ ذیل مبلغین بھجوائے گئے:

ملک	نام مبلغ	روانگی
سنگاپور	مکرم مولانا غلام حسین ایاز صاحب	6/مئی 1935ء
چین	مکرم صوفی عبدالغفور صاحب بھیروی	6/مئی 1935ء
جاپان	مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز	6/مئی 1935ء
(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 212)		
انگلستان	حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ	1936
سنگاپور	مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری (برادر مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری)	18.04.1936
(الفضل 21 اپریل 1936ء صفحہ 1)		
سنگاپور، جاوا	مولوی شاہ محمد صاحب ہزاروی	18.04.1936
(الفضل 21 اپریل 1936ء صفحہ 1)		
سیرالیون	مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحبؓ	13.10.1937
ارجنٹائن	مولوی رمضان علی صاحب	25.01.1936
سپین	ملک شریف گجراتی صاحب	01.02.1936
البانیا اور یوگوسلاویا	مولوی محمد الدین صاحب	18.04.1936
سماٹرا	مولوی محمد صادق صاحب	21.03.1938
بلاد عربیہ	مولوی محمد شریف صاحب	07.09.1938
نیروبی	مولانا شیخ مبارک احمد صاحب	11.11.1934

تحریکِ جدید کی سکیم کے تحت 1935ء میں مبلغین کا پہلا قافلہ میدان عمل میں پہنچا تو جاپانیوں اور اتحادی ممالک کی چپقلش اور جنگ عظیم دوم کے نتیجہ میں برصغیر سے خدمت اسلام کے لیے آنے والے مبلغین کو بھی شک کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ کچھ سالوں میں دیکھتے ہی دیکھتے مشرق بعید کے اکثر ممالک جاپان کے زیرنگیں آ گئے اور یہاں خدمتِ اسلام پر مامور مبلغین اَسیر بنا لیے گئے۔ جن مبلغین کو قید وبند کی صعوبتیں اور ایذارَسانی برداشت کرنی پڑی، ان کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تحریکِ جدید کے بعض مبلغین اس وقت دشمن کے ہاتھوں میں قیدی ہیں۔ سٹریٹ سیٹلمنٹس (سنگاپور) میں ہمارے مبلغ مولوی غلام حسین ایاز صاحب تھے۔ جاوا، سماٹرا میں مولوی شاہ محمد صاحب اور ملک عزیز احمد صاحب گئے تھے اور یہ تینوں اس وقت جاپانیوں کی قید میں ہیں، گویا یہ تین قید ہیں اور ایک اس وقت تک لاپتہ ہیں''۔(تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک جلد دوم صفحہ 451)

پھر فرمایا:

’’آج ہی بذریعہ تار مجھے اطلاع ملی ہے کہ جاپانی گورنمنٹ نے صوفی عبدالقدیر صاحب کو قید کرلیا ہے... ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ جاپانی گورنمنٹ کے مخالف ہیں اور یہ بھی ہمارے لئے ایک نیا تجربہ ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15؍نومبر 1937ء بحوالہ تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل)

مگر یہ مبلغین ہر قسم کی ایذا رسانیوں اور تکالیف پہنچائے جانے کے باوجود اشاعتِ اسلام کی جدوجہد میں مصروف عمل رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مبلغین کی کاوشوں کو باثمر کیا اور مشرقِ بعید کے ممالک کو اسلام احمدیت کے نور سے منور کر دیا۔ ان مبلغین کی اسلام احمدیت کی اشاعت کے میدان میں جرأت و بہادری کا ذکر ملتا ہے۔ جاپانیوں کے زمانے میں جب کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ جاپانیوں کے خلاف اپنے گھر میں بھی کسی قسم کی بات کرے۔ ایسے خطرناک وقت میں مولوی غلام حسین ایاز صاحب I.N.A. کے کیمپ میں جاکر علی الاعلان تبلیغ کرتے اور باوجود اس کے کہ ہر وقت جاپانی جاسوس آپ کے درپے رہتے آپ فریضہ تبلیغ بجالاتے رہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 209)

اس عمومی ذکر کے بعد اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر میدان جہاد میں اترنے والے ان ابتدائی مبلغین احمدیت کا مختصر تعارف اس مضمون میں پیش کیا جائے گا جنہیں تحریکِ جدید کے قیام کے بعد جنگ عظیم دوم سے پہلے اور معاً بعد بیرونی ممالک میں پہنچ کر تاریخی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مجاہد سنگاپور

مکرم مولوی غلام حسین ایاز صاحب 6؍مئی 1935ء کو قادیان سے سنگاپور کے لیے عازمِ سفر ہوئے۔ آپ 15 سال تک سنگاپور اور اس سے ملحقہ علاقوں میں اسلام احمدیت کی اشاعت و تبلیغ میں سرگرمِ عمل رہے۔ جنگِ عظیم دوم کے دوران کٹھن حالات کا سامنا کرنا پڑا، کچھ عرصہ تک آپ جاپانی فوج کی قید میں بھی رہے۔ آپ کی تبلیغی کاوشیں ثمرآور ہوئیں اور 1937ء میں مکرم حاجی جعفر صاحب حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے اور اخلاص و وفا کے ساتھ سلسلہ کے ساتھ وابستہ رہے۔ 1947ء میں سنگاپور میں 19ہزار 137مربع فٹ کا قطعہ زمین خرید کر اسلام احمدیت کی اشاعت کا ایک مستقل مرکز قائم ہوا۔ مکرم ایاز صاحب کی تبلیغی کاوشوں اور شبانہ روز جدوجہد کے نتیجہ میں نہ صرف سنگاپور بلکہ ملاکا، جوہر بارو اور انڈونیشیا و ملائیشیا کے دیگر جزائر بھی اسلام احمدیت کے پیغام سے رُوشناس ہوئے اور کئی سعید روحیں حلقہ بگوشِ احمدیت ہوگئیں۔ مورخ احمدیت مولانا دوست محمد شاہد صاحب آپ کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے تاریخ احمدیت میں رقم کرتے ہیں:

’’سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سنگاپور، ملاکا اور پنیانگ کی ریاستوں میں تبلیغ اسلام کے لئے مولانا غلام حسین صاحب ایاز کو روانہ فرمایا۔ روانگی کے وقت آپ کو صرف اخراجات سفر دیئے گئے۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک خود آمد پیدا کرکے گزارہ کرتے اور مشن چلاتے رہے۔ ایاز صاحب نے سنگاپور میں پہنچتے ہی اس خطۂ زمین کے مذہبی اور تجارتی حالات کا جائزہ لیا اور ساتھ ہی دیوانہ وار تبلیغ اسلام و احمدیت میں مصروف ہوگئے۔ یہاں آپ کو شدید مخالفت کا سامنا ہوا۔ مگر آپ مجنونانہ رنگ میں مصروف جہاد رہتے۔

یکم ستمبر 1939ء کو دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی... یہ ایام سنگاپور مشن اور مولوی ایاز صاحب کے لئے انتہائی صبر آزما تھے۔ خصوصاً جاپانیوں کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کی وجہ سے آپ پر بہت سختیاں کی گئیں اور خرابی صحت کے باعث سر اور داڑھی کے بال قریباً سفید ہوگئے۔ آپ اس دَور کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں بڑی رِقّت اور گداز سے دعائیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا مجھ سے یہ سلوک تھا کہ اکثر دفعہ بذریعہ کشف اور الہام دعا کی

دسمبر 1958ء کی ایک یادگار تصویر میں مولانا غلام حسین ایاز صاحب کے ساتھ احباب جماعت کوالالمپور (ملایا)

مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مجاہد سنگاپور

قبولیت اور آئندہ کامیابی کے متعلق مجھے بشارات مل جاتی تھیں اور یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی توجہ کی برکت تھی‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 203 تا 205)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا اظہار خوشنودی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مولانا غلام حسین صاحب ایاز کی عظیم الشان قربانیوں اور ان کے شاندار نتائج کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’’ایسے علاقوں میں بھی احمدیت پھیلنی شروع ہوگئی ہے جہاں پہلے باوجود کوشش کے ہمیں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ ملایا میں یا تو یہ حالت تھی کہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کو ایک دفعہ لوگوں نے رات کو مار مار کر گلی میں پھینک دیا اور کتے ان کو چاٹتے رہے اور یا اب جو لوگ ملایا سے واپس آئے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ اچھے اچھے مال دار ہوٹلوں کے مالک اور معزز طبقہ کے ستر اسّی کے قریب دوست احمدی ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ روز بروز ترقی کر رہا ہے‘‘۔ (تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 211)

مولانا غلام حسین صاحب ایاز پندرہ برس بعد 24 نومبر 1950ء کو ربوہ میں تشریف لائے۔ اس کے بعد آپ 8/اکتوبر 1956ء کو دوبارہ سنگاپور میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے مع اہل وعیال بھجوائے گئے۔ کچھ عرصہ سنگاپور میں مقیم رہنے کے بعد بورنیو میں متعین کئے گئے۔

وفات

مولانا ایاز صاحب ذیابیطس کے مریض تھے۔ آپ کی بیماری بورنیو جانے کے بعد اکتوبر 1959ء کے دوسرے ہفتہ میں یکایک بڑھ گئی۔ 16 اکتوبر 1959ء کو رات کو بخیریت تھے، صرف معمولی سی تھکاوٹ کی شکایت تھی۔ آدھی رات کے بعد جب حسب معمول نماز تہجد کے لئے چارپائی سے اُٹھے تو زمین پر گر پڑے۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ جو ساتھ کے کمرے میں سو رہی تھیں آواز سن کر فوراً آئیں اور صورت حال دیکھ کر احمدی ہمسایہ کی مدد سے فوری ہسپتال پہنچایا۔ اتفاق سے ڈاکٹر وہی ڈیوٹی پر تھا جسے آپ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اس نے بڑی محبت، ہمدردی اور تندہی سے علاج کیا مگر افاقہ نہ ہوا اور 36 گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد 17/18 اکتوبر 1959ء کی درمیانی شب کو اپنے مولا کے ہاں پہنچ گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون

(ملخص تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 212-211)

دارالتبلیغ ہانگ کانگ (چین) کا قیام

چین میں پہلا احمدیہ مشن محترم صوفی عبدالغفور صاحب بھیروی کے ذریعہ قائم ہوا۔ آپ 6 مئی 1935ء کو روانہ ہوکر 27/مئی 1935ء کو ہانگ کانگ پہنچے اور متعدد سال تک فریضۂ تبلیغ بجالانے کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے۔ آپ کے ذریعہ ہونے والے سب سے پہلے چینی احمدی (جن کی اطلاع مرکز پہنچی) لی اونگ کنگ فنگ Leung King Fung تھے۔ جو قصبہ Kawai Show ضلع Santax صوبہ Kawanteeng کے باشندہ تھے۔

(الفضل 13 ستمبر 1935ء صفحہ 2)

صوفی صاحب موصوف نے دوران قیام ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کا چینی ترجمہ کرایا جس سے اشاعت اسلام میں پہلے سے زیادہ آسانی پیدا ہوگئی۔

(الفضل 19 نومبر 1935ء صفحہ 10)

صوفی صاحب کے بعد 16/جنوری 1936ء کو محترم شیخ عبدالواحد صاحب فاضل چین روانہ ہوئے۔ شیخ صاحب نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے چینی ترجمہ کی اشاعت کے علاوہ بعض تبلیغی پمفلٹ بکثرت شائع کیے۔ آپ کے ذریعہ بھی کئی سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں۔ آپ 6/مارچ 1939ء کو واپس مرکز پہنچے۔ شیخ صاحب ابھی چین میں ہی اشاعت اسلام احمدیت کا فرض ادا کر رہے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے چودھری محمد اسحاق سیالکوٹی صاحب کو 27/ستمبر 1937ء کو چین روانہ فرمایا اور اپنے قلم سے مندرجہ ذیل نصائح لکھ کر دیں:

’’اللہ تعالیٰ کی محبت سب اصول سے بڑا اصل ہے۔ اسی میں سب برکت اور سب خیر جمع ہے۔ جو سچی محبت اللہ تعالیٰ کی پیدا کرے وہ کبھی ناکام نہیں رہتا اور کبھی ٹھوکر نہیں کھاتا۔ نمازوں کو دل لگا کر پڑھنا اور باقاعدگی سے پڑھنا۔ ذکر الٰہی۔ روزہ۔ مراقبہ یعنی اپنے نفس کی حالت کا مطالعہ کرتے رہنا سونا کم۔ کھانا کم۔ دین کے معاملات میں ہنسی نہ کرنا نہ سننا۔ مخلوق خدا کی خدمت۔ نظام کا ادب واحترام اور اس سے ایسی وابستگی کہ جان جائے اس میں کمی نہ آئے۔ اسلام کے اعلیٰ اصول ہیں۔

قرآن کریم کا غور سے مطالعہ علم کو بڑھاتا ہے اور دل کو پاک کرتا ہے اور دماغ کو نور بخشتا ہے۔ سلسلہ کی کتب اور اخبارات کا مطالعہ ضروری ہے۔

خدا کے رسول ﷺ اور مسیح موعودؑ اس کے خادم کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کا ہی جزو ہے۔ نہ محمد ﷺ جیسا کوئی نبی گزرا ہے نہ مسیح موعودؑ جیسا نائب صلی اللہ علیہما وسلّم۔ تقویٰ اللہ ایک اہم شے ہے۔ مگر بہت لوگ اس کے مضمون کو نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ سلسلہ کے مفاد کو ہر دم سامنے رکھنا۔ بلند نظر رکھنا۔ مغلوبیت سے انکار اور غلبہ اسلام اور احمدیت کے لئے کوشش ہماری زندگی کا نصب العین ہونے چاہئیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد‘‘

چودھری محمد اسحٰق صاحب قریباً ساڑھے تین سال تک چین میں احمدیت کا نور پھیلاتے رہے اور اپریل 1941ء کو قادیان آگئے۔ (تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ 221 تا 222)

(باقی آئندہ، ان شاء اللہ)

جلسہ سالانہ جرمنی کی یادیں

مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ سلسلہ وسابق افسر جلسہ گاہ جماعت احمدیہ جرمنی

جماعت جرمنی کا سب سے پہلا جلسہ سالانہ مسجد فضل عمر ہمبرگ میں 28 دسمبر 1975ء کو بروز اتوار صبح دس بجے سے شام چھ بجے تک منعقد ہوا۔ اس وقت خاکسار مسجد فضل عمر کا امام تھا اور جلسے کے انعقاد کا خیال مجھے اس لئے آیا کہ اُس وقت ہمبرگ مشن کے تحت دور ونزدیک احباب جماعت کی ایک خاصی تعداد ہوگئی تھی۔حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے جس غرض کے تحت جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا تھا اس کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہمبرگ مشن کی سطح پر اس کا آغاز کیا گیا تھا۔ احباب جماعت کو ہم اُن کے گھروں اور جماعتوں میں جاکر ملتے تھے مگر اس اَمر کی ضرورت محسوس کی گئی کہ وہ بھی ایک جگہ اکٹھے ہوں اور باہمی محبت واخوت کا رشتہ مضبوط کرنے اور اللہ اور رسول کی باتیں سننے کے لئے آئیں۔ اُس وقت اس کا نام جلسہ سالانہ ہمبرگ رکھا گیا۔ پاکستان اور قادیان کے علاوہ چند اور ملکوں میں بھی جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہورہے تھے مگر یورپ میں صرف انگلستان میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا تھا اور اس کا ذکر مَیں ان کے گزٹ میں پڑھتا تھا۔ اس اَمر نے بھی مجھے جرمنی میں جلسہ سالانہ شروع کرنے کی طرف راغب کیا۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے پہلے جلسہ سالانہ کا اِفتتاح اور اختتام مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب امیر ومبلغ انچارج جرمنی نے کیا۔ اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد 70 کے قریب تھی۔ اس میں ڈنمارک کے مکرم الحاج Svend Hansen Nuh صاحب کو بطور مہمان مقرر دعوت دی گئی تھی۔ جنہوں نے ”آپ بہترین امت ہیں“ کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ ”تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ہماری ذمہ داریاں“ کے زیرِعنوان ایک غانین احمدی طالب علم مکرم Mr. Kaleem Ade Bayo نے تقریر کی۔ ہماری تعلیم کے عنوان پر انڈونیشین احمدی مکرم Mr. Adang Suhendar نے جرمن میں تقریر کی، خاکسار نے بھی اس جلسہ میں ایک مختصر تقریر کی۔ علاوہ ازیں جلسہ کے دوران علمی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔ اور آخر پر سلائیڈز بھی دکھائی گئیں۔ خاکسار کے زیر نگرانی قائم انتظامیہ کمیٹی میں مکرم نصیر الدین بٹ صاحب۔ مکرم مختار احمد صاحب اور مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب جاوید شامل تھے۔

دوسرا جلسہ سالانہ بعض وجوہات کی بناء پر 8 جنوری 1977ء کو منعقد ہوا جس کا افتتاح اور اختتام خاکسار نے کیا۔ اس میں میرے علاوہ مبلغ سلسلہ فرانکفرٹ مکرم منصور احمد خان صاحب اور جرمن احمدی F.S. Kretschmer صاحب اور مکرم Herbert Gehrts صاحب نے بھی تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں مکرم Kamal Krog صاحب آف ڈنمارک مہمان مقرر تھے۔ ہمبرگ سے 120 اور باہر کی 14 جماعتوں کے 29 احبابِ جماعت شامل ہوئے۔

تیسرا جلسہ سالانہ بھی مسجد فضل عمر ہمبرگ میں خاکسار کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ اس مرتبہ جلسہ کا دورانیہ بڑھا دیا گیا تھا اور یہ 24 اور 25 دسمبر 1977ء کو دو روز کے لئے منعقد ہوا۔ اب تک ہونے والے دونوں جلسے جلسہ سالانہ ہمبرگ کے نام سے منعقد ہوئے تھے تاہم

اس تیسرے جلسہ کو جلسہ سالانہ جرمنی کا نام دے دیا گیا۔ اس میں انگلستان، ناروے اور جرمنی کے 42 شہروں سے مجموعی طور پر 250 احباب شریک ہوئے جن میں قریباً 30 غیراز جماعت دوست بھی تھے۔ اس جلسہ کے لئے مہمان خصوصی کے طور پر ناروے کے ایک مخلص احمدی مکرم نور احمد بولستاد صاحب (Trals Bolstad) کو دعوت دی گئی تھی۔ اس کی افتتاحی اور اختتامی تقاریر خاکسار نے بحیثیت امیر و مبلغ انچارج جرمنی کیں۔ جبکہ مقررین میں مکرم منصور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ فرانکفرٹ اور بعض دیگر مقامی مقررین بھی تھے۔ اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس کے دوسرے دن لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک علیحدہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مستورات کی حاضری 20 تھی۔ اس جلسہ میں پہلی بار مکرم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام موصول ہوا تھا۔

پہلے پانچ جلسے مسجد فضل عمر ہمبرگ میں منعقد ہوئے۔ ان میں سے پہلے تین جلسے میری نگرانی میں ہوئے اور ان تینوں جلسوں میں مہمان مقرر نہ صرف سکینڈی نیوین ممالک سے تھے بلکہ ان ملکوں کے مقامی باشندے تھے جنہوں نے نہ صرف اسلام احمدیت کو قبول کیا بلکہ بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ اس کے ساتھ جُڑے رہے اور اپنے قول و فعل سے پیدائشی احمدیوں کو متاثر کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں نے ان کو اپنے جلسوں میں بطور مہمان مقرر دعوت دی تھی۔ پہلے تین جلسوں کے بعد پھر مجھے 1982ء اور 1983ء کے جلسوں میں مجھے شامل ہونے کا موقع ملا اور اس کے بعد ایک لمبے عرصہ کے بعد 1994ء کے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ اب تو یہ جلسہ بلحاظ شرکاء کی تعداد اور بلحاظ انتظامات کی وسعت اور پھر خلیفۂ وقت کی شمولیت کی وجہ سے ایک نمایاں حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

اس جلسہ کے آغاز سے دوسرے ممالک کے مہمان مقررین کو اس میں خطاب کرنے کی دعوت دی جاتی رہی۔ یہ روایت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک جاری ہے۔ ہر سال جلسہ کے شرکاء میں اضافہ ہوتا گیا جس کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی جگہ تبدیل کرنی پڑ گئی۔ چنانچہ

لوگو مرے محبوب کی دَربار سجی ہے

گونجے ہیں فضاؤں میں محبّت کے ترانے
پھر قافلہ در قافلہ پہنچے ہیں دوانے
لائے ہیں خلوص اور عقیدت کے خزانے
پھر عام ہوئے عشقِ حقیقی کے فسانے
پھر کوچۂ دلدار میں اک دُھوم مچی ہے
لوگو مرے محبوب کی دربار سجی ہے

ہم آج نئے دَور کا پیغام سُنیں گے
ظلمات کا ٹوٹا ہے کہاں دام سُنیں گے
اک نعرۂ مستانہ بہر گام سُنیں گے
پھر ”ذکرِ حبیب“ آج سرِ عام سُنیں گے
پھر ایک برس بعد کلی دل کی کھلی ہے
لوگو مرے محبوب کی دربار سجی ہے

رکھے ہیں سر عام مئے حق کے پیالے
ساقی کی اجازت ہے کوئی بڑھ کے اُٹھا لے
بکھرے ہیں فضاؤں میں ہر اک سمت اُجالے
ترسی ہوئی نظروں کی کوئی پیاس بُجھا لے
ربوہ کی زمیں منبعِ انوار بنی ہے
لوگو مرے محبوب کی دربار سجی ہے

ہر لحظہ مُناجات ہیں ہر آن دعائیں
ہوتی ہیں سدا عرش کی مہمان دعائیں
مومن کی محبّت کا ہیں بُرہان دعائیں
دیوانگیٔ شوق کی پہچان دعائیں
سینوں میں ہے اک آگ سی آنکھوں میں نمی ہے
لوگو مرے محبوب کی دربار سجی ہے

دلدار کا پیغام جہاں بھر کو سُناؤ
مژدہ ہے مسیحا کا مریضوں کو بُلاؤ
انسان کی بگڑی ہوئی تقدیر بناؤ
دیوانو اُٹھو مل کے سبھی جشن مناؤ
سُنتے ہیں صداقت کی کلی پھول بنی ہے
لوگو مرے محبوب کی دربار سجی ہے

(مکرم رشید قیصرانی صاحب مرحوم)

1981ء میں ہمبرگ سے فرانکفرٹ کے ایک ہال میں پھر 1985ء سے ناصر باغ گروس گیراؤ میں جلسہ ہونے لگا اور پھر ایک ایسا وقت آیا کہ جب وہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے مستقبل کے لئے فرمائی تھی وہ جرمنی کے اس جلسہ میں بھی پوری ہونے لگی کہ ''اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آن ملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں''۔

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل 34)

چھوٹی چھوٹی جگہوں کے بعد 1985ء کا جلسہ جماعت کی اپنی خرید کردہ جگہ ''ناصر باغ'' گروس گیراؤ میں منعقد ہوا، جس کی الگ ہی شان تھی۔ ناصر باغ کے کھلے اور وسیع میدان میں مارکیاں اور چھوٹے بڑے خیمے لگائے گئے۔ مارکیاں تو جلسہ گاہ اور لنگر خانہ کے لئے تھیں اور دفاتر خیموں میں بنائے گئے۔ اس طرح پارکنگ کے لئے بھی وسیع جگہ مخصوص کی گئی۔ یہاں نہ صرف اندرون بلکہ بیرون ملک سے بھی احباب جماعت جلسے میں آنے لگے۔ پھر 1987ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جرمنی کے جلسہ میں خطاب فرمانا شروع کیا پھر تو شاملین جلسہ میں نمایاں اضافہ ہونا شروع ہوگیا۔ 1993ء سے پیشگوئی کے مطابق مختلف قومیں بھی اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے لگیں۔ جب بلقان ممالک میں جنگ چھڑ گئی اور مہاجرین جرمنی آئے تو اُن سے داعیان الی اللہ نے رابطے کئے۔ چونکہ مہاجرین کو مختلف جگہوں پر ٹھہرایا گیا تھا اس لئے جماعتوں نے اپنے اپنے شہر اور علاقے میں اُن سے رابطہ کیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی آمد اور جماعت کے بارہ میں بتایا۔ پردیس میں اور ایک یورپی ملک میں مسلمانوں سے رابطہ ہوجانا اُن کے لئے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ تھا۔ وہ لوگ یہاں پر مذہبی آزادی دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے جماعت میں شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا۔ جگہ جگہ سوال و جواب کی مجالس ہونے لگیں۔ پھر جب اُن کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ سوال و جواب کے مواقع مہیا ہوئے تو حق واضح ہونے پر سینکڑوں کی تعداد میں وہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہوگئے۔ جگہ جگہ اسلام احمدیت کا چرچا ہونے لگا۔ مخالفت کے لئے بھی کچھ لوگ آگے آگئے۔ داعیان الی اللہ اور مربیانِ سلسلہ نے ترجمانوں کی مدد سے مخالفین کے اعتراضات کے تسلی بخش جواب دیئے۔ مخالفت کی وجہ سے خاص طور پر جن لوگوں نے دلچسپی لی اُن کا تعلق کوسووو، البانیا اور بوسنیا سے تھا۔ بیعت کرنے کے بعد احمدی اور زیرِ تبلیغ لوگ ہمارے اجتماعوں اور جلسوں کی رونق بھی بنے۔

اس طرح جلسہ سالانہ کے انتظامات میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا۔ مختلف زبانوں میں ترجموں کا انتظام، مہمانوں کی پسند کے کھانے بنائے جانے لگے۔ ان کی آمد و رفت کے لئے خاص سفری انتظامات کئے گئے۔ اس طرح جلسہ میں شرکاء کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ انتظامی لحاظ سے ایک اور نائب افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوا جو انہی مہمانان کے لئے انتظامات کا نگران تھا۔

1994ء تک جلسہ گاہ میں جلسہ گاہ مستورات سے رابطہ کے لئے ایک ناظم رابطہ مقرر ہوتا تھا اور اُس وقت یہ خدمت مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب کے سپرد تھی مگر 1995ء میں اس اَمر کی ضرورت محسوس کی گئی کہ لجنہ کی جلسہ گاہ کے تمام امور کی نگرانی کے لئے ایک نائب افسر جلسہ مقرر ہو۔ پھر اس نائب افسر کے تحت مزید شعبہ جات بن گئے۔ اس طرح وسیع انتظامات ہونے لگے۔ کچھ وقت تک یہ نائب افسر جلسہ گاہ کہلاتا رہا پھر نائب افسر جلسہ سالانہ کا ٹائٹل اسے دیا گیا اور ان کے شعبہ کا نام رابطہ مستورات رکھا گیا۔ مکرم منظور احمد شاد صاحب مرحوم کے ذمہ کئی سال تک یہ خدمت رہی۔

تقرّر بطور افسر جلسہ گاہ

یہ 1994ء کے آخر کی بات ہے۔ میں برلن میں متعین تھا کہ ایک دن فرانکفرٹ مرکز سے فون آیا کہ آپ کو افسر جلسہ گاہ مقرر کیا گیا ہے۔ فون سنتے ہی پہلے تو مَیں فکرمند ہوا کہ اس سے پہلے تو میں نے محض ناظم اعلانات کے طور پر کام کیا ہے، افسر جلسہ گاہ کی ذمہ داری تو بہت بڑی ہے اور اس کے بہت سے شعبے ہیں۔ اس لئے برلن میں بیٹھ کر یہ کام بظاہر مشکل نظر آ رہا تھا جس کی وجہ سے کچھ فکر بھی دامن گیر ہوئی اس پر میں دعا میں لگ گیا۔ چند دنوں کے بعد تقرری کا باقاعدہ خط ملنے پر دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ 1995ء کا کام شروع کر دیا، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اتفاق سے اسی سال تعداد بڑھنے کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی جگہ تبدیل ہوگئی اور گروس گیراؤ کی بجائے مئی مارکیٹ من ہائیم میں جلسہ سالانہ منعقد ہونے لگا۔ اس لحاظ سے نئی جلسہ گاہ میں سارے شعبہ جات کو جگہ دینا اپنی جگہ ایک چیلنج تھا۔ افسر جلسہ سالانہ مکرم عبد الرحمٰن مبشر صاحب تھے جو جماعت کے ایک مخلص، محنتی اور نظامِ جماعت کو سمجھنے والے کارکن ہیں، انہوں نے بہت عمدگی سے اس چیلنج کا مقابلہ کیا۔ ان کا مجھے غیر معمولی تعاون حاصل رہا، فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

جب خاکسار کو بطور افسر جلسہ گاہ خدمت کی ذمہ داری دی گئی تو مَیں نے مکرم مغفور احمد صاحب کھوکھر کو جو پہلے سے نائب افسر جلسہ گاہ تھے، یہی ذمہ داری سونپی۔ پھر جلسہ گاہ کے اندر کئی شعبہ جات بن گئے، ناظمین کی تعداد بڑھی اور نائب افسران کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ ان نائب افسران میں مکرم منور احمد صاحب سابق لوکل امیر گروس گیراؤ بہت محنت اور تن دہی سے جلسہ گاہ کی تیاری کا کام انجام دیتے رہے۔ مکرم مغفور احمد صاحب خاکسار کے ساتھ 2014ء تک جلسہ گاہ کے نائب افسر کے طور پر رہے، ان کے علاوہ بھی بعض احباب نے بطور نائب افسر جلسہ گاہ میرے ساتھ خدمت انجام دی، فجزاہم اللہ احسن الجزاء

جلسہ کا پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے شروع ہی سے جلسہ کا پروگرام وسیع مشاورت کے ساتھ تیار کیا۔ صاحبِ علم حضرات اور عہدیداران سے پہلے تجاویز منگوائی جاتیں جن پر مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ایک کمیٹی غور کرنے کے بعد عناوین اور مقررین تجویز کرتی جس کے بعد اُسے نیشنل مجلس عاملہ میں پیش کیا جاتا جس کی رائے بغرض

منظوری خلیفہ وقت کی خدمت میں بھجوائی جاتی۔حضور انور کی منظوری کے بعد مقررین کی خدمت میں لکھا جاتا۔

مہمان مقررین کے لئے تجاویز بھی خلیفۂ وقت کی خدمت میں بھجوائی جاتیں اور منظوری کے بعد اُنہیں دعوت دی جاتی اور ان کے ویزہ وغیرہ کی کارروائی ایڈیشنل سیکرٹری امور خارجیہ مکرم راجا محمد یوسف صاحب کے ذریعہ ہوتی، فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ جلسہ سالانہ کی تقاریر اور دیگر پروگرام جلسہ گاہ میں وقت کی پابندی کے ساتھ منعقد ہوتے رہے۔ کئی سالوں سے جلسہ کے دوسرے روز مختلف اقوام کے لوگوں، نومبائعین اور زیر تبلیغ افراد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی سوال و جواب کی مجلس جلسہ گاہ میں منعقد ہوتی تھی اس کے اختتام پر فوری طور پر کرسیاں وغیرہ اُٹھا کر معمول کی کارروائی کے لئے جلسہ گاہ کو تیار کر لیا جاتا تھا اور اگلا اجلاس شروع ہوجاتا۔ سال 2001ء میں آخری سیشن شروع کرنے میں تاخیر ہوگئی۔ سیشن کے اختتام کے وقت کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے تا کہ کھانوں اور دیگر پروگراموں نیز نماز مغرب وعشاء میں تاخیر نہ ہو۔ اس لئے میں نے اس اجلاس کو مختصر کرنے کا پروگرام بنایا۔ چونکہ اُس اجلاس میں میری بھی تقریر تھی اس لئے میں نے محترم امیر صاحب کو بتا کر اپنی تقریر چھوڑ دی اور یوں اس سیشن کا اختتام بھی وقت پر ہوگیا، فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

جلسہ سالانہ جرمنی کی ترقی کا راز

جرمنی میں جماعت کی تنہید بڑھنے اور تبلیغی مساعی کے تیز ہونے سے بھی جلسہ کے شرکاء کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اور وہ اس طرح کہ جلسہ کے دنوں میں زیرِ تبلیغ لوگوں کے ساتھ خلیفۂ وقت کا ایک علیحدہ سیشن منعقد ہونے لگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ ان لوگوں کی مختلف جگہوں پر جو سوال و جواب کی مجالس ہوتی تھیں وہ جلسہ کے دنوں میں جلسہ گاہ میں بھی ہونے لگیں۔ زبانی و تحریری سوالات ہوتے تھے جن کے حضورؒ جواب دیتے تھے اور ان کا بیک وقت کئی زبانوں میں ترجمہ ہوتا تھا۔

مئی مارکیٹ میں جلسہ گاہ بہت وسیع تھا اس لئے جلسہ کے دوسرے روز بعد دوپہر یہ پروگرام منعقد ہوتے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ مختلف اقوام (عرب، جرمن، ترک، بالکن اقوام) کے علیحدہ اجلاسات بھی منعقد ہوتے رہے۔ جہاں حضورؒ بھی تشریف لے جاتے اور وہاں ان کی زبانوں میں سارا دن ہونے والے پروگراموں کو اپنی شرکت سے برکت بخشتے۔ جلسہ سالانہ کے پروگراموں میں صرف جرمنی سے ہی نہیں بلکہ ہمسایہ ممالک اور بالکن اسٹیٹس سے بھی زیرِ تبلیغ لوگوں کے وفود آنے لگے۔ کشش کی وجہ خلیفۃ المسیح کا وجود رہا ہے۔ پھر وہ لوگ جن کے لئے جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوکر برکت حاصل کرنا ممکن نہیں تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے لوگ بآسانی جرمنی کا ویزہ حاصل کر لیتے تھے۔ مشرقی یورپ کے ممالک اور خصوصاً بالکن اسٹیٹس سے آنے والے لوگوں میں بعض ائمہ مساجد، صحافی، وکلاء اور چرچ سے منسلک شخصیات بھی ہوتی تھیں۔ مبلغینِ سلسلہ کی قیادت میں آنے والے ان وفود کی جلسہ کے بعد بیت السبوح میں شعبہ تبلیغ کے تحت جب علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں ہوتی تھیں تو ان میں سے ہر ایک اپنی خوش بختی پر پھولا نہیں سماتا تھا۔ ان کی خوشی اُس وقت دوبالا ہوجاتی تھی جب اجتماعی اور انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فوٹو کھنچواتے تھے۔ پھر ان میں جب تحائف بانٹے جاتے اور حضرت مسیح موعودؑ کی انگوٹھی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ سے برکت بخشی جاتی، بچوں کو چاکلیٹ دیئے جاتے تو یہ منظر بھی دیکھنے کے قابل ہوتا تھا۔ ان ملاقاتوں میں وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جلسے کے انتظامات، جلسہ کی تقاریر، کارکنان و کارکنات کی بے لوث خدمت اور شرکاء جلسہ کے ان سے محبت و بھائی چارے کے اظہار کو سراہتے ہوئے بھی مَیں نے سُنا کیونکہ ایسی ہر ملاقات میں یہ عاجز بھی حاضر ہوتا تھا۔ جلسہ سالانہ کے وسعت پذیر ماحول نے ہمیں یہ الہام بار بار یاد دلایا۔ ’وَسِّعْ مَکَانَکَ‘۔

جرمنی میں انٹرنیشنل جلسہ سالانہ

24 تا 26 اگست 2001ء کے جلسہ منعقدہ مئی مارکیٹ من ہائم کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کی حیثیت عطا فرمائی۔ اس سال برطانیہ کا جلسہ Foot & Mouth وَبائی بیماری کی وجہ سے منعقد نہ ہوسکا تھا، اس لئے جماعت احمدیہ جرمنی کو انٹرنیشنل جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی سعادت مل گئی، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس جلسہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اپنی کمزور صحت کے باوجود جرمنی تشریف لائے اور حسب معمول اپنے خطابات سے نوازا۔ تاہم حضورؒ کی ہدایت پر حضورؒ کے دوسرے دن کے خطاب کا کچھ حصہ وکالت تصنیف اور وکالت اشاعت کی طرف سے دو رپورٹس کی صورت میں پیش کیا گیا۔ اس جلسہ میں حضورؒ کے خطابات کا 13 زبانوں میں رواں ترجمہ کیا گیا۔

جرمن احباب کے ساتھ جو تبلیغی نشست ہوئی تھی اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی عطا فرمائے۔ اس نشست میں چار ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں بینن کے دو اور ٹوگو کا ایک بادشاہ بھی شامل ہوا تھا۔ بادشاہوں کے سٹیج پر آنے اور پھر خطاب کرنے کا نظارہ بھی منفرد حیثیت کا حامل تھا۔ اس جلسہ کی حاضری اڑتالیس ہزار چھ سو (48600) تھی جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔

جلسہ سالانہ کا ارتقاء کہاں تک جائے گا یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر ہم نے اس کو اب تک ارتقاء کی منزلیں طے کرتے دیکھا ہے۔ ارتقاء کی طرف ایک اہم قدم اُس وقت اُٹھا جب مختلف اقوام خصوصاً مشرقی یورپ کے لوگ جنہوں نے دورانِ سال بیعت کی ہوتی تھی اُنہیں انگلستان کی بجائے جرمنی میں ہی جلسہ سالانہ کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر دستی بیعت کرنے کا موقع میسّر آنے لگا۔ اُن کی بدولت پاکستان سے جرمنی آنے والے احباب جماعت کو بھی یہ موقع مل گیا کہ وہ دستی بیعت کا شرف حاصل کریں۔ دستی بیعت کا یہ منظر بہت ایمان افروز اور بڑا پُرکشش ہوتا تھا،

جب اردو زبان میں حضور انور بیعت کے الفاظ دُہراتے اور اِس کے بعد کئی زبانوں میں اُس کا ترجمہ دُہرایا جاتا تھا اور پھر سب حضرت امیر المومنین کے ساتھ سجدہ ریز ہوتے تھے یا دعا کی خاطر ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ ایم ٹی اے پر جرمنی میں مقیم پاکستانی احباب کے عزیز واقارب کو بھی اس جلسہ کا بہت انتظار رہتا تھا کہ اگر ہم نہیں تو ہمارے بچے تو خلیفۂ وقت کے سامنے بیٹھے ہیں۔

انگلستان میں منعقد ہونے والا جلسہ ہو یا جرمنی میں یا دنیا کے کسی اور ملک میں، یہ سب جلسے دراصل حضرت مسیح موعودؑ کے 27 دسمبر 1891ء میں مسجد اقصیٰ قادیان بھارت میں منعقد ہونے والے جلسہ کی تتبّع اور پیروی میں ہیں۔ اس جلسہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا ”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ 341، 7 دسمبر 1892ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس جلسہ کے مقاصد کو سمجھنے اور حاصل کرنے والا بنا دے اور اس کے شیریں ثمرات سے نوازے، آمین۔

جلسہ سالانہ کے ایّام

اے ہم نَفَسو! حمد و مناجات کے دن ہیں
اب آؤ چلے آؤ۔ ملاقات کے دن ہیں

اللہ! کے اَلطاف و عنایات کا سایہ
اللہ کے الطاف و عنایات کے دن ہیں

جِس طُور تجلّی کی حکایت رہی دل میں
اُس طُور تجلّی کی حکایات کے دن ہیں

برکات کی موجیں ہیں رواں صُبح ہو یا شام
پاؤ اُنہی لمحوں کو کہ برکات کے دن ہیں

ہے ایک ہی گہوارۂ عافیّت و درماں
آؤ اسی دامن میں کہ خطرات کے دن ہیں

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

پروگرام 45 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی 2021ء

پہلا روز 8/اکتوبر 2021ء بروز جمعۃ المبارک			
12:00	طعام	13:00	پرچم کشائی
13:20	نماز جمعہ وعصر	14:00	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
اجلاس اوّل			
16:45	تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ	16:55	نظم
17:05	تقریر (اردو)	مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی	عفو و درگذر، آنحضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں
17:40	تقریر (جرمن)	مکرم احمد کمال صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی	ایک احمدی مسلم کی پہچان اور اس کا تشخص
18:10	نظم		
18:20	تقریر (اردو)	مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ	”اسلام میں خدا کا تصور“
18:50	تقریر (جرمن)	مکرم طارق احمد ظفر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ جرمنی	”خود مسیحائی کا دَم بھرتی ہے یہ بادِ بہار“
دوسرا روز 9 اکتوبر 2021ء بروز ہفتہ			
اجلاس دوم			
11:00	تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ	11:15	نظم
11:25	تقریر (جرمن)	مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ	”اسلام کا عالمی نظامِ نَو“
11:55	تقریر (اردو)	مکرم فاتح احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ	”اسلام میں حیات بعد الموت کا تصور“
12:35	تقریر (اردو)	مکرم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی	”خلافت سے محبت اصلاحِ نفس کا ذریعہ“
13:05	تقریر (جرمن)	مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی	”اسلام“ نَسل پرَستی کے اس دَور میں مساواتِ انسانی کا منشور
اختتامی خطاب	سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		

پروگرام جلسہ گاہ مستورات (9/اکتوبر بروز ہفتہ)			
11:00	تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ	11:10	نظم
11:20	تقریر (اردو)	مکرمہ امۃ الجمیل غزالہ صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ جرمنی	”دینی مجالس کی اہمیت اور برکات“
11:35	تقریر (جرمن)	مکرمہ فاطمہ بوگا صاحبہ	”احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف میرا سفر“
11:45	نظم		
11:55	تقریر (اردو)	مکرمہ مریم غفار صاحبہ نیشنل سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ جرمنی	”جنت نظیر معاشرہ کے قیام میں خواتین کی ذمہ داریاں“
12:10	تقریر (جرمن)	مکرمہ شازیہ نور ملک صاحبہ صدر AMSV لجنہ اماء اللہ جرمنی	”پردہ اور حیا کے عظیم خلق کی روح اور مقاصد“

قسط اوّل

تاریخِ جرمنی

(مرتبہ: مدبر احمد خان)

تاریخ اور تاریخ سے واقفیت کے بغیر نہ ذاتی شناخت قائم ہوسکتی ہے نہ اجتماعی۔ قرآن کریم کا یہ فرمان ہے کہ "اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔" (سورۃ الحجرات:14) یہ آیت جہاں ہمیں دنیا میں موجود اقوام کے اطوار و اقدار کو سمجھنے کی دعوت دیتی ہے وہیں ان کی تاریخ کو جاننے کا بھی ارشاد کرتی ہے، کیونکہ ہر قوم کے اطوار و اقدار اس قوم کے سیاسی اور سماجی تغیّرات کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔ اس سفر کے مختلف پڑاؤ علمِ تاریخ میں محفوظ ہوتے ہیں۔

جرمنی میں احمدیت کو عنقریب ایک صدی مکمل ہونے کو ہے، ان شاءاللہ العزیز۔ اس لیے اس ملک اور اس قوم کی تاریخ سے آگاہی از بس ضروری ہے۔ تاریخ کے بیان میں ایک مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر لمحۂ موجود تک کسی ایک واقعے یا کسی ایک زمانے کا انتخاب کرنا پڑتا ہے جس سے بیانِ تاریخ کی ابتدا کی جائے۔ بیشتر مؤرّخین نے جرمنی کی تاریخ پہلی صدی عیسوی سے شروع کی ہے۔ یہ بات دھیان میں رہے کہ یہاں جرمنی سے مراد یہ خطۂ زمین اور اس کا گرد و نواح ہے نہ کہ مملکتِ جرمنی جسے ہم آج اس کے حدودِ اربعہ کے ساتھ جانتے ہیں۔ گو کہ اس خطّے کی تاریخ کا نسبتاً تفصیلی ذکر پہلی صدی قبلِ مسیح ہی سے شروع کیا جائے گا، تاہم پس منظر کے طور پہ کچھ باتوں کا اجمالی تذکرہ بے جا نہ ہوگا۔

750 اور 500 قبلِ مسیح کے زمانے میں (جسے آہنی دَور کہا جاتا ہے) ایک قوم بنام کیلٹس (Celts) جنوب مغربی فرانس اور جنوبی جرمنی سے پھیلتے ہوئے برطانیہ، ہسپانیہ (Spain) اور تُرکی کے علاقوں تک پھیل چکی تھی۔ کیلٹس جو آج صرف Ireland تک محدود مانے جاتے ہیں، اس زمانے میں ایک بہت بڑی طاقت تھے۔ بنیادی طور پر کیلٹس کسان اور چرواہے تھے، تاہم وہ اسلحہ سازی اور لوہے کی صنعت گری کے ماہر تھے۔ یہ شواہد بھی ملتے ہیں کہ یہ نمک کی کُھدائی اور اس کی تجارت کیا کرتے تھے۔ کیلٹس ایک جنگ جُو قوم تھی اور بہت بہادر مانی جاتی تھی۔ البتّہ یہ لوگ کسی ایک مرکزی حکومت کے تحت منظّم نہیں تھے بلکہ چھوٹی چھوٹی آبادیوں میں رہتے تھے۔

دوسری صدی قبلِ مسیح میں آج کے بَویریا (Bavaria) کے علاقے میں شہر مانشِنگ (Manching) میں کیلٹس کا ایک شہر آباد تھا۔ اس شہر کا رقبہ 939 ایکڑ تھا۔ جب چوتھی صدی قبلِ مسیح میں کیلٹس دریائے ڈینیوب (Danube) کے جنوب کی طرف بڑھتے گئے اور اطالیہ (Italy) کے شمالی علاقے میں پھیلنے لگے تو خود روم خطرے میں آ گیا۔ لیکن آخر کار تیسری صدی قبلِ مسیح میں رومنز نے کیلٹس کو اطالیہ کے علاقوں میں شکست دے دی۔ اور جب جُولیَس سیزر نے پہلی صدی قبلِ مسیح میں پورے گال علاقے (Gaul)[1] کو فتح کیا تو کیلٹس کی خود مختاری چِھن گئی۔ اور وقت کے ساتھ یہ قوم رومنز میں ضم ہوتی چلی گئی۔

گال کے علاقے میں بھی کچھ جرمینک قومیں آباد تھیں۔ اور جب جولیس سیزر نے گال کے علاقے کو فتح کیا تو وہ بھی رومنز کے تابع آ گئیں یا ان کا ساتھ دینے لگ گئیں۔ لیکن گال کے مشرق میں یعنی دریائے رائن (Rhine) کے مشرق میں وہ جرمینک (Germanic) اقوام آباد تھیں جو روم کے تابعِ فرمان نہیں تھیں اور اس علاقے کو جولیس سیزر نے جرمانیا کا نام دیا۔ "کیلٹس" اور "جرمینک" یہ دونوں نام رومنز کے وضع کردہ ہیں۔ اور یہ بات بھی درست ہے کہ کیلٹس اور جرمینک بہر حال دو مختلف اقوام تھیں جو مختلف قبائل پر مشتمل تھیں۔ دونوں میں یہ قدر بھی مشترک ہے کہ یہ کسی مرکزی حکومت میں منظم نہیں تھیں۔ البتّہ رہن سہن، زبان اور تمدّن کے اعتبار سے مختلف تھیں۔ لیکن ان دونوں کو مختلف علاقوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ رائن کے ہر دو اطراف میں دونوں قومیں آباد تھیں۔ اور دونوں اقوام کے ایک دوسرے کے ساتھ تہذیبی اور معاشی اختلاط کے شواہد بھی ملتے ہیں۔ فی الحال یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ رومنز نے دریائے رائن کے مغرب میں جو علاقہ تھا اسے گال کا نام دیا اور اس کو فتح بھی کر لیا۔ جبکہ دریائے رائن کے مشرق میں جو علاقہ تھا اس کو جرمانیا کا نام دیا جس سے وہ پہلی صدی عیسوی سے پہلے ناواقف تھے۔ اس مختصر پس منظر کے بعد ہم رومنز اور جرمینک قبائل کی پہلی جنگ سے تاریخِ جرمنی کا آغاز کریں گے۔

حوالہ جات:

James Hawes. Die kürzeste Geschichte Deutschlands. 10th Edition. Berlin, 2020. Ullstein Taschenbuch.

Engenhausen et al. Deutsche Geschichte. Von der Antike bis heute. Berlin, 2020. Dudenverlag.

1 گال یا گول کا علاقہ (Gaul) رومنز کا دیا ہوا ہے۔ اور یہ اس علاقے کو کہتے ہیں جو دریائے رائن (Rhine) سے مغرب میں واقع ہے۔ جرمن میں اس کو Gallien کہا جاتا ہے۔

مکرم چودھری عبداللطیف صاحب کی جرمنی آمد

اور

ابتدائی کاوشیں

(مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب۔سیکرٹری تاریخ کمیٹی جرمنی)

جیسا کہ گذشتہ قسط (اخبار احمدیہ جرمنی اکتوبر 2020ء و جنوری 2021ء) میں ذکر ہو چکا ہے کہ 20 جنوری 1949ء کو چودھری عبداللطیف صاحب ہمبرگ میں تشریف لائے۔بعض جرمنوں نے جنگ عظیم دوم کے دوران قید میں احمدیت قبول کی تھی اور اب ہمبرگ میں رہائش پذیر تھے۔اسی طرح شیخ ناصر احمد صاحب نے سوئٹزرلینڈ سے مختلف لوگوں سے خطوط کے ذریعہ روابط پیدا کئے اور ان کی کاوشوں سے ہمبرگ میں ایک جماعت کا قیام ہو چکا تھا۔ جماعت کے سیکرٹری کے طور پر عبداللہ Kuhne صاحب کو مقرر کیا گیا تھا۔مبلغین اس سے پہلے بھی گاہے بگاہے احباب جماعت کی تربیت کے لئے متعدد بار ہمبرگ جا چکے تھے[1]۔جرمنی میں جنگ کی وسیع تباہی اور مخدوش معاشی حالات کی وجہ سے لوگ تنگیٔ معاش سے دوچار تھے۔لوگوں کو عموماً راشن دیا جاتا تھا۔ چنانچہ شیخ ناصر صاحب نے اپنے پہلے دورے جرمنی کی رپورٹ میں اس راشن کی تفصیل اس طرح لکھی ہے۔

”آج کل یہاں لوگوں کو جو ماہانہ راشن دیا جاتا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔.....روٹی 9 کلوگرام۔مکرونی وغیرہ 1050 گرام، مکھن و دہنیات ساڑھے چار صد گرام۔گوشت یکصد گرام۔پنیر ساٹھ گرام۔سبزی تین کلوگرام۔بعض اوقات جب سبزی موسم کے لحاظ سے زیادہ میسر ہو تو مزید ساڑھے چار کلوگرام۔کھانڈ ایک پونڈ لیکن یہ کھانڈ گیلی اور سرخ رنگ کی ہوتی ہے جس کا وزن بوجہ نمی کے اصل مقدار سے زیادہ ہوتا ہے[2]۔“

غرض ان نامساعد حالات میں کافی کوششوں کے بعد چودھری عبداللطیف صاحب کو جرمنی میں لمبا عرصہ رہنے کی اجازت ملی۔ یوں تو مبلغ کی مستقل تعیناتی کے لئے 1946ء سے کوشش کی جارہی تھی مگر 1948ء میں اس میں کامیابی ہوئی۔ اس میں ایک طرف امام مسجد لندن مشتاق احمد باجوہ صاحب نے برطانوی حکام سے رابطہ رکھا تو دوسری طرف عبداللہ Kuhne صاحب نے ہمبرگ میں اس سلسلہ میں کوشش کی[3]۔ ان کوششوں کے نتیجہ میں چودھری عبداللطیف صاحب کو پہلے ایک ماہ کا ویزا ملا۔چودھری عبداللطیف صاحب ہمبرگ آنے کے بعد عبداللہ Kuhne صاحب کے ہاں رہائش پذیر ہوئے[4]۔اس کے بعد آپ کی کوشش سے متعلقہ حکام نے ویزے کی میعاد کو اگست تک بڑھا دیا[5]۔ ہمبرگ آنے کے بعد راشن اور دیگر انتظامی امور کی انجام دہی کے بعد چودھری عبداللطیف صاحب نے نو احمدیوں کی تربیت اور مختلف تبلیغی امور کی طرف اپنی توجہ مرکوز کی۔ اس وقت تک ہمبرگ کی جماعت 15 سے 20 افراد پر مشتمل تھی۔

اسی دوران 27 جنوری کو شیخ ناصر احمد صاحب زیورخ سے ہمبرگ تشریف لائے تا کہ احباب جماعت سے ملاقات ہو سکے اور تبلیغ کے مواقع پیدا ہوں[6]۔اس دوران مختلف لوگوں سے انفرادی تبلیغ کے علاوہ Kuhne صاحب کے ایک دوست Wilkins صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جو ریڈیو میں کام کرتے تھے۔ اس نے دونوں مبلغین کو Nordwestdeutscher Rundfunk کے دو افسروں Rheinholz اور Walter D. Schultz سے متعارف کروایا اور دوران گفتگو پاکستان اور اسلام سے متعلق سوالات پر ایک پروگرام کرنے کی تجویز دی۔ 16 فروری کو یہ پروگرام Wilkins صاحب نے ریکارڈ کیا اور 24/فروری کو نشر ہوا[7]۔ Nordwestdeutscher Rundfunk بعد میں دو مشہور جرمن نشریاتی اداروں NDR اور WDR میں منقسم ہو گیا۔

محترم چودھری صاحب مرحوم کی آمد کے ابتدائی دنوں میں احباب جماعت کے ساتھ ہفتہ وار تربیتی اجلاس بھی منعقد ہوتے رہے اور مختلف افراد جماعت اور ان کے اہل خانہ سے ملاقات اور تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا[8]۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کو اس دورہ میں ایک تنظیم ’نوجوان سوشلسٹ‘ Jung Sozialisten کی

1 اخبار احمدیہ جرمنی مئی 2019ء صفحہ 36

2 الفضل 4 جولائی 1948ء صفحہ 5۔
3 الفضل 9 اکتوبر 1948ء صفحہ 2۔ الفضل 17 مارچ 1949ء صفحہ 4۔
4 ’مقصدِ زندگی‘ از چودھری عبداللطیف صاحب، غیر مطبوعہ، صفحہ 12۔
5 ’مقصدِ زندگی‘ از چودھری عبداللطیف صاحب، غیر مطبوعہ، صفحہ 12۔

6 الفضل، 13 مارچ 1949ء صفحہ 4۔ الفضل 17 مارچ 1949ء صفحہ 4۔
7 الفضل، 13 مارچ 1949ء صفحہ 4۔
8 الفضل، 13 مارچ 1949ء صفحہ 4۔

طرف سے لیکچر کی دعوت دی گئی۔ مختصر یہ کہ چودھری عبداللطیف صاحب نے آمد کے فوراً بعد ہی مختلف قسم کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیاں شروع کر دیں۔

اس عرصہ میں ایک دلچسپ امر بعض نو احمدیوں کا زندگی وقف کرنا ہے۔ چنانچہ شیخ ناصر احمد کی کاوش سے 1948ء میں عبدالشکور کنزے کا وقف منظور ہو چکا تھا اور ان کا بذریعہ لندن پاکستان جانے کا انتظام کیا جارہا تھا[9]۔ کنزے صاحب جرمن فوج میں لیبیا کے محاذ پر لڑتے ہوئے جنگی قیدی بنائے گے تھے۔ بعد میں امریکہ و برطانیہ میں قید رہے اور ادھر ہی امام مسجد فضل لندن سے رابطہ کے بعد اسلام قبول کیا[10]۔ یہ برلن سے پہلے زیورخ اور وہاں سے لندن پہنچے اور پھر پاکستان کے لئے روانہ ہوئے۔ طبعاً کسی یورپین کا اس زمانہ میں اسلام قبول کر کے زندگی وقف کرنا اور پھر دینی تعلیم کے لئے پاکستان آنا پوری جماعت کے لئے ایک غیر معمولی امر تھا۔ اس لئے اس زمانہ کے جماعتی رسائل میں اس بات کا خوب چرچا ہوا اور تشہیر ہوئی۔ 'الفضل' کنزے صاحب کی پاکستان آمد، استقبال اور دیگر مصروفیات کی اطلاع دیتا رہا[11]۔ موصوف پاکستان سے واپس آ کر 1961ء تک جماعت سے منسلک رہے[12]۔ اس کے بعد بعض انتظامی وجوہات کی بنا پر علیحدہ ہو گئے جس کی تفصیل آئندہ اقساط میں آئے گی۔

چودھری عبداللطیف صاحب اس عرصہ میں ہفتہ وار تربیتی اجلاس اور انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ مختلف تنظیموں کی دعوت پر اسلام کے موضوع پر لیکچر دیتے رہے۔ چودھری صاحب کی اِن مصروفیات کا اخبارات میں بھی ذکر ہونے لگا۔ چنانچہ 20 اگست کو Hamburger Freie Presse, Die Welt اور Hamburger Abendblatt میں چودھری صاحب کے لیکچرز کی خبریں شائع ہوئیں[13]۔ جبکہ 20/اگست 1949ء کو ہی چودھری صاحب کے متعلق ایک خبر "Der erste Missionar"

9 الفضل 19 ستمبر 1948ء صفحہ 5۔
10 الفضل 1 جنوری 1949ء صفحہ 4۔ اخبار احمدیہ جرمنی مئی 2019ء صفحہ 3۔
11 الفضل 1 جنوری 19 صفحہ 4۔ الفضل 11 جنوری 1949ء صفحہ 1۔ الفضل 12 جنوری 1949ء صفحہ 1۔ الفضل 20 جنوری 1949ء صفحہ 1۔ الفضل 24 مارچ 1949ء صفحہ 5۔
12 یورپین مشنز رپورٹ جولائی 1961ء
13 الفضل، 24 ستمبر 1949ء صفحہ 4۔

"اسلام کا پہلا مبلغ" کی شہ سرخی سے شائع ہوئی، جس میں آپ کی تصویر بھی شامل کی گئی تھی[14]۔

اسی عرصہ میں عبداللہ Kuhne صاحب کا بھی وقف منظور ہوا اور ان کا بھی اپنی بیوی کے ساتھ ربوہ جا کر

Der erste Missionar

„Der Islam ist die künftige Religion Deutschlands. Unser Prophet Hazrat Amirul Momnien Mirza Bashir-ud-Din Mahmud Ahmad hat verkündet, daß in 300 Jahren jeder Erdenbürger ein Moslem sein wird." So sagt Mohammed Abdul Latif aus Quadian im Pandschap. Er ist der erste Missionar des Islams in Hamburg, ausgesandt von der Ahmadiyya-Bewegung, die der Prophet Ahmad 1889 in Quadian gründete. Abdul Latif ist der Sohn eines indischen Richters. Als 19jähriger entschloß er sich, sein Leben dem Islam zu weihen. Er studierte sieben Jahre an indischen Hochschulen Theologie. Mit 30 Jahren zog er 1945 im Auftrage der Ahmadiyya-Missionsgesellschaft nach Europa. Seine Stationen waren England, die Schweiz und Holland. Im Januar dieses Jahres kam er nach Hamburg und betreut hier seitdem die kleine Gemeinde. Er fühlt sich den Deutschen schicksalsverbunden — seine Familie und alle Glaubensbrüder wurden bei der Teilung Indiens in Hindustan und Pakistan aus ihrer Heimat im Pandschap vertrieben. Terror und Verfolgung können nach seiner Überzeugung den Sieg des Islams nicht aufhalten. Seinen deutschen Glaubensbrüdern legte er am Festtag Id-ul-fitr die Worte Hazrats ans Herz: „... ich bin fest überzeugt, daß durch einige Personen, die den Islam als wahre und lebendige Religion annehmen werden, Deutschland den ihm gebührenden Platz in der Welt erlangen wird." schm

Die Welt, 20 August 1949

دینی تعلیم کے حصول کا پروگرام طے ہوا[15]۔ اس غرض کے لئے ان کو پہلے لندن بلایا گیا جہاں سے آگے پاکستان جانے کا انتظام کرنا تھا۔ دوران قیام امام مسجد لندن کو علم ہوا کہ وہ لوگ دینی مقاصد کے لئے نہیں بلکہ اپنے دنیاوی اغراض کی خاطر یہ سفر کر رہے ہیں تا پاکستان جیسے نئے ملک میں اعلیٰ ملازمت یا کاروبار کی کوئی صورت نکالیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہمبرگ میں مقیم باقی نو احمدی احباب کو وہاں پر بلانے کا عندیہ دیا تھا[16]۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے جرمنی اس وقت شدید معاشی بدحالی سے دوچار تھا۔ اس لئے کئی لوگ ان حالات سے

14 ایضاً، Die Welt, 20 August 1949۔
15 الفضل 14 اپریل 1949ء صفحہ 4
16 'مقصدِ زندگی' از چودھری عبداللطیف صاحب، غیر مطبوعہ، صفحہ 12۔

نکلنے کے لئے مختلف منصوبہ بناتے تھے۔ غرض جب جماعت کو اس بات کو علم ہوا تو Kuhne اور ان کی بیوی کو کچھ عرصہ لندن میں رکھنے کے بعد واپس ہمبرگ بھجوا دیا۔ واپس آنے کے بعد ان کے اور چودھری عبداللطیف صاحب کے درمیان تناؤ کی صورت پیدا ہو گئی جس سے چودھری عبداللطیف صاحب کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مبلغ کی رہائش بھی Kuhne صاحب کے ہاں ہی تھی۔ اس لئے فوری طور پر نئے مکان کی تلاش کی ضرورت پیش آئی[17]۔ کیونکہ ہمبرگ میں جنگ کی تباہی سے بہت زیادہ عمارات کو نقصان پہنچا تھا اس لئے یہ امر کافی مشکل تھا مگر متعلقہ حکام سے بار بار ملاقات کے بعد ایک نئی جگہ رہائش کا انتظام ہوا۔ اب Kuhne صاحب نے باقاعدہ جماعت سے علیحدگی کا اعلان کر دیا اور اس کے ساتھ جماعت کے اکثر افراد نے بھی جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی[18]۔ ان کی اکثریت Kuhne صاحب کی وساطت سے ہی احمدی ہوئی تھی۔ اُس میں سے اب صرف ایک شخص عبدالکریم Dunker صاحب ہی احمدیت سے وابستہ رہے۔ Kuhne اور اس کے ساتھیوں نے یہ بھی کوشش کی کہ حکام کو یہ باور کروائیں کہ چونکہ مبلغ ان لوگوں کی تربیت اور دیکھ بھال کے لئے آئے تھے اور اب ان لوگوں کی جماعت سے علیحدگی کی وجہ سے ان کے ہمبرگ میں قیام کا کوئی جواز نہیں اس لئے انہیں واپس بھیج دیا جائے[19]۔ لیکن اس کے کچھ عرصہ بعد اللہ کے فضل سے Dünger Hans صاحب کو بیعت کرنے کی توفیق ملی اور اس کے کچھ دیر بعد Nowak Earnst صاحب بھی جماعت میں شامل ہو گئے[20]۔ چنانچہ اس طرح سے چند افراد پر مشتمل جماعت قائم ہو گئی اور مخالفین کی طرف سے پیش کردہ جواز ہوا میں اُڑ گیا اور اس کے برعکس مبلغ سلسلہ احمدیہ کے جرمنی میں قیام کی صورت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم رہی۔

17 'مقصدِ زندگی' از چودھری عبداللطیف صاحب، غیر مطبوعہ، صفحہ 13۔
18 'مقصدِ زندگی' از چودھری عبداللطیف صاحب، غیر مطبوعہ، صفحہ 13۔
19 'مقصدِ زندگی' از چودھری عبداللطیف صاحب، غیر مطبوعہ، صفحہ 13۔
20 الفضل 6 دسمبر 1949ء صفحہ 3

تاریخ شعبہ
وقفِ نَو جرمنی

شعبہ وَقفِ نَو کی تاریخ پر مشتمل زیرِنظر دستاویز محترم سیّد افتخار احمد صاحب ممبر تاریخ کمیٹی جرمنی نے نہایت محنت سے تیار کی ہے، فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔
اگر کسی قاری کے علم میں کوئی امر تصحیح طلب ہو تو تاریخ کمیٹی کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔(ادارہ)

جماعت احمدیہ ایک الٰہی جماعت ہے اور اس کی ضروریات بھی پوری کرنے کے سامان خدا تعالیٰ خود ہی کرتا ہے۔ انہی سامانوں میں سے ایک ''تحریک وَقفِ نَو'' ہے۔ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے آغاز میں ہونے والی جماعتی ترقیات کی تیاری کے لئے پہلی صدی کے اختتام پر خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دل میں یہ عظیم الشان تحریک ڈالی۔ چنانچہ آپ نے 3/اپریل 1987ء بروز جمعۃ المبارک تحریک وقفِ نَو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

''میں نے یہ سوچا کہ ساری جماعت کو میں اس بات پر آمادہ کروں کہ اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے جہاں روحانی اولاد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دعوت اِلی اللہ کے ذریعے وہاں اپنے آئندہ ہونے والے بچوں کو خدا کی راہ میں ابھی سے وقف کر دیں اور یہ دعا مانگیں کہ اے خدا! ہمیں ایک بیٹا دے لیکن اگر تیرے نزدیک بیٹی ہی ہمارے لیے مقدر ہے تو ہماری بیٹی ہی تیرے حضور پیش ہے۔ مَا فِی بَطْنِی جو کچھ بھی میرے بطن میں ہے یہ مائیں دعائیں کریں اور والدین بھی ابراہیمی دعائیں کریں کہ اے خدا! انہیں اپنے لیے چن لے اور اپنے لیے خاص کر لے تیرے ہو کر رہ جائیں اور آئندہ صدی میں ایک عظیم الشان بچوں کی فوج ساری دنیا سے اس طرح داخل ہو رہی ہو کہ وہ دنیا سے آزاد ہو رہی ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کے غلام بن کے اس صدی میں داخل ہو رہی ہو۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہم خدا کے حضور تحفے پیش کر رہے ہیں اور اس کی شدید ضرورت ہے آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے اسلام نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو محمد رسول اللہ ﷺ اور خدا کے غلام ہوں۔ واقفین زندگی چاہئیں کثرت کے ساتھ اور ہر طبقہ زندگی کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں''۔

(خطبات طاہر جلد 6 صفحہ 248، خطبہ جمعہ فرمودہ 3/اپریل 1987ء)

یہ تحریک آغاز میں دو سال کے لئے تھی لیکن احباب جماعت کی خواہش پر حضورؒ نے اس میں مزید دو سال کا اضافہ فرما دیا۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)۔

انچارج شعبہ وَقفِ نَو لندن نے اکتوبر 1991ء کی ایک دفتری ملاقات کے دوران حضورؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ تحریکِ وَقفِ نَو کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی احباب جماعت کی طرف سے اس تحریک میں شمولیت کی بکثرت درخواستیں موصول ہو رہی تھیں تو حضورؒ نے ایسی درخواستوں کو بھی تاحکم ثانی شامل کرتے رہنے کا ارشاد فرمایا۔ اس کا باقاعدہ کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔ بعد ازاں روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ 11 اگست 1993ء میں وکالت وَقفِ نَو تحریک جدید ربوہ کی طرف سے اعلان بھی شائع ہوا کہ ابھی بھی جو والدین اس تحریک وَقفِ نَو میں اپنے ہونے والے بچے شامل کرنا چاہتے ہیں وہ وکالت سے رابطہ کریں اور مؤرخہ 29/اگست 1993ء کو ایک خط/سرکلر کے ذریعہ انچارج شعبہ وقفِ نَو مرکزیہ نے وقفِ نَو میں شمولیت جاری رہنے کے حوالہ سے تمام جماعتوں کو تحریری اطلاع بھی بھجوا دی گئی۔ اس طرح سے اس تحریک کو ایک مستقل تحریک کی حیثیت حاصل ہوگئی۔

تجنید واقفین/واقفات نَو

اس تحریک کا اعلان ہوتے ہی دیگر جماعتوں کی طرح مخلصین جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہا اور بڑے جوش و خروش اور جذبہ کے ساتھ اپنے بچوں کو اس تحریک میں پیش کرنا شروع کر دیا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے، الحمدللہ۔ جس کا سالانہ ارتقائی جائزہ نیچے دیا جا رہا ہے۔ دیگر تحریکات کی طرح اس تحریک میں بھی جماعت احمدیہ جرمنی خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں پاکستان کے بعد پہلے نمبر پر ہے۔

سال	تعداد واقفین / واقفات نَو
1987ء	148
1988ء	266
1989ء	244
1990ء	280
1991ء	214
1992ء	115
1993ء	107
1994ء	142
1995ء	142
1996ء	175
1997ء	151
1998ء	159
1999ء	168
2000ء	200
2001ء	207
2002ء	231
2003ء	246
2004ء	312
2005ء	312
2006ء	309
2007ء	324
2008ء	340
2009ء	356
2010ء	321
2011ء	370
2012ء	378
2013ء	314
2014ء	330
2015ء	404
2016ء	439
2017ء	493
2018ء	476
2019ء	427
2020ء	316
کل	9416

سیکرٹریان وَقفِ نَو

اس تحریک کے آغاز پر صرف بچوں کے نام پیش کئے جارہے تھے جو مرکز میں بھجوائے جاتے تھے اور مرکز سے ان کو ایک حوالہ نمبر جاری ہوتا تھا جس کا ریکارڈ شعبہ جنرل سیکرٹری جرمنی کے پاس ہوتا تھا۔ 1990ء میں جب واقفین اور واقفاتِ نَو کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہوگئی تو لندن مرکز کی ہدایت پر مجلس عاملہ جرمنی میں سیکرٹری وَقفِ نَو کا تقرر کیا گیا۔ اس کے بعد انتخابات میں باقاعدہ سیکرٹری وقفِ نَو کا انتخاب کیا جانے لگا۔ اس شعبہ میں بطور نیشنل سیکرٹری جن احباب کو خدمت کی توفیق ملی ہے ان کے اسماء گرامی مع عرصہ خدمت درج ذیل ہیں۔

واقفین نَو جرمنی کا ایک گروپ ربوہ میں بزرگان سلسلہ کے ساتھ (2006ء)

کرسیوں پر دائیں سے بائیں: مکرم شمیم احمد خالد صاحب، مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب، مکرم شمس الحق صاحب (سیکرٹری وَقفِ نَو جرمنی)، مکرم چودھری شبیر احمد صاحب، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب (مربی سلسلہ جرمنی)، مکرم چودھری محمد علی صاحب مضطر، مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب

1	مکرم محمد داؤد صاحب	اپریل 1990ء تا جون 1992ء
2	مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب	جولائی 1992ء تا جون 1994ء
3	مکرم افضل احمد پاشا صاحب	جولائی 1994ء تا جون 1996ء
4	مکرم فلاح الدین خان صاحب	جولائی 1996ء تا جون 1997ء
5	مکرم نصیر احمد عارف صاحب	جولائی 1997ء تا جون 2000ء
6	مکرم شمس الحق صاحب	جولائی 2000ء تا جون 2007ء
7	مکرم محمود احمد خان صاحب	جولائی 2007ء تا حال

ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نَو جرمنی کا تقرر

15 دسمبر 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ جماعت جرمنی کی ہونے والی میٹنگ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفینِ نَو طلباء کی تعلیم میں رہنمائی کے لئے نیشنل امیر صاحب جرمنی کے استفسار پر ایک ایڈیشنل نیشنل سیکرٹری مقرر کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جس پر مکرم ڈاکٹر عمیر باجوہ صاحب، مکرم ڈاکٹر راشد نواز صاحب اور مکرم سعادت احمد صاحب کو یکے بعد دیگرے بطور ایڈیشنل نیشنل سیکرٹری وقفِ نَو خدمات بجالانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ یہ عہدہ جون 2020ء تک جاری رہا۔

لجنہ اماء اللہ میں
معاونہ صدر برائے واقفاتِ نَو کا تقرر

اس تحریک کے آغاز سے اب تک جرمنی میں درج ذیل معاونات کو مرکزی سطح پر خدمت کرنے کی توفیق ملی:

مکرمہ طیبہ نصیر چیمہ صاحبہ (2000-1999ء)

مکرمہ اختر درّانی صاحبہ (2001-2000ء)

مکرمہ نفیسہ کبیر صاحبہ (2004-2001ء)

مکرمہ امتہ الوحید خان صاحبہ (2005-2004ء)

مکرمہ شوکت احمد صاحبہ (08-2005ء)

مکرمہ قانتہ بشریٰ صاحبہ (10-2008ء)

مکرمہ شہلا ناصر صاحبہ (11-2010ء)

مکرمہ فاطمہ منور عابد صاحبہ (14-2011ء)

مکرمہ امۃ الشکور خواجہ صاحبہ (2014ء تا حال)

ہدایت حضور اقدس بابت واقفاتِ نَو

واقفاتِ نَو کے پروگرام لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ کروانے کے سلسلہ میں 15 دسمبر 2012ء کو نیشنل عاملہ جماعت جرمنی کی ہونے والی میٹنگ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری وقفِ نَو کو مخاطب کرکے اس بات پر روشنی ڈالی کہ واقفاتِ نَو کا انتظام نیشنل سیکرٹری کے ذمہ ہے۔ لجنہ کے تحت نہیں۔ لجنہ میں سیکرٹری وقفِ نَو کوئی نہیں ہے۔ لجنہ (نیشنل سیکرٹری) کی مددگار تو ہوسکتی ہے لیکن ان کو آپ کی ہی ہدایات کو فالواَپ کرنا چاہئے۔ ان کی علیحدہ سے اپنی کوئی پالیسی نہیں ہونی چاہئے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 8/ فروری 2013ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں لجنہ اماء اللہ میں صدر صاحبہ کی نگرانی میں نیشنل، ریجنل اور مقامی سطح پر معاونات برائے واقفاتِ نَو خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی میں

معاون صدر برائے واقفینِ نَو کا تقرر

2017ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی میں ایک معاون صدر برائے واقفینِ نَو کا تقرر عمل میں آیا۔ حضور انور نے معاون صدر کی ذمہ داریوں کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ''وہ اپنے نیشنل سیکرٹری کے ساتھ مل کر واقفینِ نَو خدام واطفال کے تربیتی اور تعلیمی پروگرامز کے ساتھ ساتھ ان کی کونسلنگ اور کیریئر گائیڈنس میں مکمل تعاون کرے اور ان کا ریکارڈ رکھے اور اس کڑی کو اپنی مجالس کی نچلی سطح تک عاملہ میں ممبر مقرر کرکے کارآمد بنایا جائے''۔ (الفضل انٹرنیشنل 8/فروری 2013ء)

الحمدللہ مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت نیشنل اور ریجنل سطح پر معاونین برائے واقفینِ نَو کا قیام عمل میں آچکا ہے اور ان کے زیر انتظام واقفینِ نَو کے لئے بعض تربیتی پروگرام منعقد ہو رہے ہیں۔

سیکرٹریان و معاونات شعبہ وقفِ نَو

جماعت احمدیہ جرمنی میں اس وقت 205 جماعتیں ہیں۔ ان کے علاوہ 11 لوکل امارات ہیں جن میں مزید 83 حلقہ جات قائم ہیں۔ ان جماعتوں اور حلقہ جات میں 288 سیکرٹریان وقفِ نَو خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ لوکل امارات میں 11 لوکل سیکرٹریان بھی خدمت کر رہے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے زیرِ انتظام 279 لجنات (مقامی مجالس) میں معاونات خدمت بجا لا رہی ہیں اور 26 ریجنل معاونات بھی خدمت کر رہی ہیں۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے زیر انتظام 26 ریجنز میں معاون ریجنل قائد برائے واقفینِ نَو بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تعلیمی و تربیتی پروگرام شعبہ وقفِ نَو

واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کی تعلیم و تربیت کے لیے نیشنل، ریجنل اور مقامی سطح پر کئی پروگرام تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ جن کا مختصر تعارف حسبِ ذیل ہے۔

1۔ وقفِ نَو کلاسز: مقامی سطح پر واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کے لئے ہفتہ وار اور ماہانہ کلاسز کا انتظام کیا جاتا ہے جس میں خاص طور پر ان کو دینی تعلیم یعنی نصاب وقفِ نَو اور ان کے تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کے تعاون سے بھی کلاسز کا انعقاد ہو رہا ہے۔

2۔ جائزہ نصاب: واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کے نصاب وقفِ نَو کا جائزہ لینے کے لئے تمام جماعتوں میں سالانہ جائزہ وقفِ نَو کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اپنی عمر کے مطابق سو فیصد نصاب جاننے والے تمام واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کو ان کا نتیجہ اور انعامات نیشنل شعبہ کی طرف سے بھجوائے جاتے ہیں۔

3۔ اردو آن لائن کلاسز: سن 2010ء سے واقفاتِ نَو کے لیے آن لائن اردو کلاسز کا اجراء کیا گیا۔ جس میں جرمنی بھر سے واقفاتِ نَو بذریعہ ٹیلیفون اردو زبان لکھنا اور پڑھنا سیکھتی ہیں۔ اب تک اس کلاس میں 109 واقفاتِ نو نے حصہ لیا۔ ان واقفاتِ نَو کو اردو سکھانے کے لیے 25 اساتذہ نے اپنی خدمات پیش کیں۔

علاوہ ازیں جلسہ ہائے سالانہ پر واقفین اور واقفات کے لئے تعلیمی اور تربیتی نشستوں کا انعقاد ہوتا رہا۔ اسی طرح ریجنل اور لوکل عمارت کی سطح پر واقفینِ نَو خدام اور واقفاتِ نو کے لئے تربیتی نشستوں کا انعقاد ہو رہا ہے۔ کورونا وباء کے باعث تمام پروگرام آن لائن منعقد ہو رہے ہیں۔

حضور انور کے ساتھ وقفِ نَو کلاسز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورِ خلافت میں جماعت احمدیہ جرمنی کے واقفین و واقفاتِ نَو کو تقریباً ہر سال ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہونے والی کلاسز میں شامل ہو کر برکتیں سمیٹنے اور براہ راست رہنمائی حاصل کرنے کی عظیم سعادت حاصل رہی ہے۔ ذیل میں ان کلاسز کا ریکارڈ درج ہے۔

واقفین نَو کلاس

تاریخ	بمقام	موضوع
17.05.2004	ہمبرگ	
29.05.2004	فرانکفرٹ	
30.08.2005	فرانکفرٹ	حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ
02.09.2005	ہمبرگ	
14.06.2006	فرانکفرٹ	سیرت حضرت محمد ﷺ
29.08.2007	فرانکفرٹ	مسلمان سائنسدان، جرمنی کے نامور لوگ، جرمنی کی یونیورسٹیز
14.08.2008	ہمبرگ	خلافت جوبلی
20.08.2008	فرانکفرٹ	خلافت جوبلی
21.06.2010	فرانکفرٹ	وقفِ زندگی حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں
19.06.2011	فرانکفرٹ	افریقہ
08.10.2011	ہمبرگ	
27.05.2012	فرانکفرٹ	جماعت احمدیہ میں خلفاء کے دورہ جات
08.12.2012	ہمبرگ	تحریک وقفِ نَو کے 25 سال
23.06.2013	فرانکفرٹ	جامعہ احمدیہ
08.06.2014	فرانکفرٹ	ہمارا خدا
31.05.2015	فرانکفرٹ	قرآنی علوم
23.04.2017	فرانکفرٹ	واقفینِ نَو کی ذمہ داریاں

واقفاتِ نَو کلاس

17.05.2004	ہمبرگ	
29.05.2004	فرانکفرٹ	
30.08.2005	فرانکفرٹ	خدمت خلق، وسعت حوصلہ
03.09.2005	ہمبرگ	
14.06.2006	فرانکفرٹ	اللہ تعالیٰ سے محبت
29.08.2007	فرانکفرٹ	اسلام اور تعلیم، جرمنی کی مشہور یونیورسٹیز
14.08.2008	ہمبرگ	خلافت جوبلی
20.08.2008	فرانکفرٹ	خلافت جوبلی
20.08.2008	فرانکفرٹ	خلافت جوبلی
21.06.2010	فرانکفرٹ	وقف اور ہماری ذمہ داریاں
19.06.2011	فرانکفرٹ	قرآنی احکامات
08.10.2011	ہمبرگ	
27.05.2012	فرانکفرٹ	لغویات سے اجتناب
08.12.2012	فرانکفرٹ	تحریک وقفِ نَو کے 25 سال
23.06.2013	فرانکفرٹ	تبلیغ کی اہمیت و ضرورت
08.06.2014	فرانکفرٹ	برموضوع دعا
31.05.2015	فرانکفرٹ	مغربی معاشرہ میں واقفہ نو کا کردار
23.04.2017	فرانکفرٹ	واقفاتِ نَو کی ذمہ داریاں

چلڈرن کلاس

27.08.2004	ہمبرگ	حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ

نیشنل اجتماعات واقفینِ نَو

شعبہ وقفِ نو کے تحت نیشنل سطح پر وَاقفینِ نو کے سالانہ اجتماعات بھی منعقد ہوتے رہے ہیں۔ پہلا یک

روزہ اجتماع مؤرخہ 5/اکتوبر 2002ء کو بیت السبوح فرانکفرٹ میں ہوا۔ اس اجتماع میں دس سال سے زائد عمر کے واقفینِ نَو کو شامل ہونے کی اجازت تھی۔ جرمنی بھر سے 516 واقفینِ نَو اس اجتماع میں شامل ہوئے اور علمی و ورزشی مقابلہ جات میں شامل ہوئے۔ تلقین عمل کے پروگرام بھی ہوئے۔ تمام کارروائی اردو جرمن زبان میں ہوئی۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے 15 سال سے زائد عمر کے واقفین نَو کا دوسرا ایک روزہ اجتماع مؤرخہ 30/اپریل 2006ء ناصر باغ گروس گیراؤ میں ہوا۔ اس اجتماع میں جرمنی بھر سے 19 لوکل امارات اور ریجنز کے 350 سے زائد واقفین نَو اور جماعتی عہدیداران اور زائرین بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ اس اجتماع کے پروگراموں میں محترم نیشنل امیر صاحب اور محترم مشنری انچارج صاحب و دیگر مربیان کرام نے بچوں سے خطاب کیا اور انہیں ضروری نصائح سے نوازا۔ پروگرام تلقین عمل، کیریئر پلاننگ کے ضمن میں ضروری معلومات بھی واقفینِ نَو کو بہم پہنچائی گئیں۔ واقفینِ نَو جرمنی کا ایک وفد جو زیارتِ مرکز کے لئے ربوہ پاکستان گیا تھا، کی سلائیڈز پر مشتمل ایک مختصر رپورٹ پیش کی گئی جس کے ساتھ ساتھ مکرم و محترم نیشنل امیر صاحب، نیشنل سیکرٹری وقفِ نَو کی مدد سے رواں کمنٹری کرتے رہے اور بچوں کو تفصیلات سے آگاہ کرتے رہے۔ علاوہ ازیں مختلف علمی مقابلہ جات کا بھی انعقاد ہوا جس میں واقفین نَو نے بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔

تیسرا ایک روزہ اجتماع واقفینِ نَو مؤرخہ یکم مئی 2019ء بمقام Eventhalle Kelkheim Taunus منعقد ہوا۔ واقفینِ نَو کو مختلف شعبہ ہائے خدمت سے متعارف کروانے کے لئے مختلف سٹالز لگائے گئے تھے جیسے شعبہ سمعی بصری، وقفِ عارضی، وصایا، ایم ٹی اے، ہیومینیٹی فرسٹ اور جامعہ احمدیہ۔ اس موقع پر 15 تا 19 سال کے واقفینِ نَو کی راہنمائی کے لئے کیریئر پلاننگ کے نام سے ایک پروگرام ترتیب دیا

واقفین نَو جرمنی کا ایک گروپ ربوہ میں ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ساتھ (2006ء)

کرسیوں پر دائیں سے بائیں: مکرم محمود احمد خان صاحب، مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب، مکرم مرزا خورشید احمد صاحب (ناظر اعلیٰ)
مکرم مبارک احمد تنویر صاحب (مربی سلسلہ جرمنی)، مکرم شمس الحق صاحب (سیکرٹری وقفِ نو جرمنی)، مکرم شمیم احمد خالد صاحب

گیا تھا جس میں واقفینِ نَو اپنی دلچسپی کے شعبہ جات کے حوالہ سے معلومات حاصل کرتے رہے۔ اس اجتماع میں 502 واقفینِ نَو اور 202 مہمانوں نے شرکت کی۔ اس اجتماع کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مکرم لقمان کشور صاحب انچارج شعبہ وقفِ نَو لندن نے بذات خود شمولیت کی اور واقفینِ نَو کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پہنچایا اور نصائح سے نوازا۔

کُل جرمنی سیمینار

مؤرخہ 28 نومبر 2004ء کو نوجوان واقفینِ نَو کے لئے جرمن جماعت کے مرکز ''بیت السبوح'' فرانکفرٹ میں یک روزہ ''کُل جرمن سیمینار'' کا انعقاد ہوا جس میں پندرہ سال اور اس سے اوپر کی عمر کے 296 واقفینِ نَو اور 170 واقفاتِ نَو نے شمولیت اختیار کی۔ افتتاحی تقریب صبح گیارہ بجے زیرِ صدارت مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی، تلاوت قرآنِ کریم سے ہوئی جو مکرم عطاء الرزاق بھٹی صاحب نے کی، مکرم شمس الحق صاحب نیشنل سیکرٹری وَقفِ نَو نے پروگرام کا تعارف کرواتے ہوئے کچھ ہدایات سے بھی نوازا۔ اپنے افتتاحی خطاب میں مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی نے واقفین کو قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے نیز ذہانت سے علوم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مختلف گروپس میں تقسیم طلبا کو مربیان کرام، ماہرین کمپیوٹر، ڈاکٹر، وکیل، انجینئر، اسکالرز وغیرہ نے اپنے تجربات کی روشنی میں بھرپور معلومات فراہم کیں۔ واقفاتِ نَو کے لئے ایسا ہی پروگرام لجنہ اماء اللہ کی زیرِ نگرانی ہوا۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ یہاں مساجد تیزی سے مکمل ہو رہی ہیں۔ ان کے لئے ہمیں امام چاہییں اور وہ آپ لوگوں میں سے ہوں گے۔ محترم امیر صاحب نے واقفینِ نَو، سیکرٹریان اور صدران جماعت سے سوالات کی صورت میں تبادلہ خیالات بھی کیا۔ دُعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

یوم والدین: جماعت ہائے جرمنی میں ہر سال یوم والدین کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں خلیفۂ وقت کی ہدایات والدین تک پہنچائی جاتی ہیں۔ واقفین اور واقفاتِ نَو کی تربیت کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے نیز شعبہ وقفِ نَو کے مختلف پروگراموں کے متعلق والدین کو آگاہ کیا جاتا ہے۔

ترتیل القرآن و ترجمۃ القرآن کلاسز: سن 2015ء سے نیشنل سطح سے واقفاتِ نَو کے لیے بذریعہ ٹیلیفون ترتیل القرآن و ترجمۃ القرآن کلاسز کا انتظام موجود ہے۔

معلوماتی و تفریحی پروگرام: مقامی جماعتوں میں واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کی معلومات وسیع کرنے کے لئے نیز ان کی تفریح کے لیے مختلف پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ جن میں مساجد کی سیر، جامعہ احمدیہ جرمنی کی

سیر اور مختلف سیر گاہوں کا وزٹ شامل ہے۔ اس کے علاوہ کئی جماعتوں اور ریجنز نے بیرون ملک دورہ جات کے پروگرام بھی بنائے۔

کیریئر پلاننگ: واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کی تعلیم کے سلسلہ میں رہنمائی کے لئے نیشنل سطح پر کونسلنگ کا انتظام موجود ہے۔ واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو ٹیلیفون، ای میل یا ذاتی طور پر مل کر رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مختلف جماعتی پروگراموں پر اسٹال لگایا جاتا ہے جہاں ماہرین سے مشورہ کیا جا سکتا ہے۔

چند تاریخی سعادتیں

برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء تمام حاضر واقفینِ نَو اور واقفات کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جلسہ گاہ کے سٹیج پر ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

2006ء میں پندرہ سال سے زائد عمر کے 23 واقفینِ نَو پر مشتمل ایک گروپ کو زیارتِ مرکز کی غرض سے ربوہ لے جایا گیا۔ جس میں انہوں نے مرکزی دفاتر کو دیکھا۔ بزرگان سے ملاقاتیں کیں۔ اس طرح ربوہ، لاہور اور سیالکوٹ میں جماعتی تاریخی مقامات دیکھے۔

رسالہ اسماعیل برائے واقفین نو

2017ء سے شعبہ وقفِ نَو کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر واقفینِ نَو کے لئے رسالہ ''اسماعیل'' شائع کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ جرمنی سے شائع ہونے والا یہ رسالہ دراصل مرکز سے شائع ہونے والے رسالے کا جرمن ایڈیشن ہے۔ پہلا سہ ماہی شمارہ مکرم محمد منور عابد صاحب کی ادارت میں شائع ہوا۔ اس کے بعد مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ کی زیرِ ادارت اردو و جرمن زبان میں شائع ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ آن لائن بھی مہیا ہے۔

سٹیج پر دائیں سے بائیں: مکرم فلاح الدین صاحب، مکرم بشارت انیس صاحب (ایڈیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی)، مکرم منیر احمد منور صاحب، مکرم مقصود احمد علوی صاحب، مکرم ناز احمد ناصر صاحب

رسالہ مریم برائے واقفات نو

2016ء سے واقفاتِ نَو کے لئے بھی رسالہ ''مریم'' سہ ماہی شائع ہو رہا ہے۔ یہ بھی مرکزی رسالہ کا جرمن ایڈیشن ہے۔ پہلا شمارہ مکرمہ مریم احمد صاحبہ کی ادارت میں شائع ہوا۔ جس کے بعد سے یہ رسالہ مکرمہ صباح الفتح انجم صاحبہ کی زیرِ ادارت اردو و جرمن زبان میں شائع ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ بھی آن لائن پڑھا جا سکتا ہے۔

وقفِ نَو ویب سائٹ

واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کے لئے وقفِ نَو ویب سائٹ www.waqfenau.de بھی موجود ہے۔ جس پر دینی و دنیاوی تعلیم کے لیے مواد مہیا ہے۔ دینی تعلیم کے سلسلہ میں خاص طور پر نصاب وقفِ نَو کو آڈیو، ویڈیو اور ٹیکسٹ کی صورت میں رکھا گیا ہے تا کہ واقفین و واقفاتِ نَو آسانی سے اپنا نصاب سیکھ سکیں۔ اسی طرح اپنی دنیاوی تعلیم کے سلسلہ میں وہ ویب سائٹ سے بہت سی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہونے والی تمام وقفِ نَو کلاسز اور اجتماعات کی ویڈیوز بھی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں سیکرٹریان اور والدین کے لیے بھی بہت سا مواد اس ویب سائٹ پر موجود ہے۔

سافٹ ویئر کی سہولت

شعبہ وقفِ نَو جرمنی کو بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جدید ایجادات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے کاموں کو بہتر سے بہتر کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ پہلی مرتبہ 2007ء میں شعبہ کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا گیا اور واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کے تجنید کے کوائف کو ایک ڈیٹا بیس کے ذریعہ اَپ ڈیٹ کیا جاتا رہا لیکن واقفین اور واقفاتِ نَو کی تجنید، جائزہ نصاب اور ماہانہ رپورٹس کو اکٹھا کرنے کا سلسلہ فارمز کے ذریعہ جاری رہا۔ الحمد للہ کہ 2020ء میں ان تمام کاموں کے لیے آن لائن سافٹ ویئر تیار کیا گیا جس کے ذریعہ تمام واقفینِ نَو، سیکرٹریان اور نیشنل شعبہ باہم براہِ راست رابطہ میں ہیں۔

اس سافٹ ویئر کے ذریعہ ہر واقفِ نَو اور واقفہ نَو اپنی تجنید کے کوائف کا اندراج خود کر سکتے ہیں جن میں تعلیمی کوائف اور تجدیدِ وقف بھی شامل ہے۔ روزانہ کے معمولات مثلاً نماز، تلاوت قرآن کریم اور ایم ٹی اے دیکھنا وغیرہ کے ریکارڈ کے لیے ایک آن لائن ڈائری بنائی گئی ہے جس میں تمام واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو ہر روز اپنی حاضری لگا سکتے ہیں۔ اور پھر یہ کوائف خود بخود ان کی ماہانہ رپورٹ کا حصہ بن جاتے ہیں۔ ہر ماہ کے آخر پر تمام واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو

اجتماع واقفینِ نَو 2019ء

اپنی رپورٹ آن لائن ہی مرکز کو بھیج سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنی کارکردگی ایک گراف کی صورت میں ہر وقت ملاحظہ کر سکتے ہیں مثلاً یہ کہ نماز باجماعت میں وہ ہر ماہ بہتر ہو رہے ہیں یا اس میں کمزوری آ رہی ہے۔

اسی طرح واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو اپنے نصاب کا ریکارڈ بھی خود رکھ سکتے ہیں۔ اس کے لیے وہ ہر نئی سیکھی ہوئی چیز کا اندراج اس سافٹ ویئر میں کر سکتے ہیں جس کا علم اسی وقت سیکرٹریان کو بھی ہو جاتا ہے اور والدین بھی اس ریکارڈ کو دیکھ کر بہتر طور پر اپنے بچوں کو نصاب سکھانے کا انتظام کر سکتے ہیں۔

تعلیمی کوائف کے ذریعہ سے یہ سہولت بھی سافٹ ویئر میں رکھی گئی ہے کہ ایک ہی مضمون میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء ایک دوسرے سے رابطہ کر سکتے ہیں، ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں، اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک دوسرے سے مشورہ کر سکتے ہیں اور سب سے اہم یہ کہ ایک گروپ کی صورت میں جماعتی منصوبوں پر کام بھی کر سکتے ہیں۔

سیکرٹریان کے لیے بھی سافٹ ویئر تیار کیا گیا ہے جس کے ذریعہ سے وہ ہر وقت واقفینِ نَو کے تجنید کے ریکارڈ سے آگاہ رہتے ہیں اور کسی بھی واقفِ نَو کے جماعت میں آنے یا جانے کی صورت میں اپنا ریکارڈ اَپ ڈیٹ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح وہ واقفینِ نَو کی تربیتی صورتِ حال سے بھی آگاہ رہتے ہیں اور ان کی رپورٹس بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اس سافٹ ویئر کے ذریعہ تمام سیکرٹریان اپنی ماہانہ رپورٹس بھی آن لائن نیشنل شعبہ کو بھجوا سکتے ہیں اور ساتھ ہی اپنی ماہانہ ترقی بھی ایک گراف کی صورت میں دیکھ سکتے ہیں جس سے انہیں اپنی کارکردگی بہتر کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ سیکرٹریان کے پاس واقفینِ نَو کے نصاب کا ریکارڈ بھی موجود ہوتا ہے جس سے انہیں ہر واقفِ نَو پر انفرادی توجہ دینے کا موقع مل سکتا ہے۔ اور وقفِ نَو کلاسز میں ہر واقفِ نَو کو انفرادی طور پر پڑھانے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔

والدین کے لیے اس سافٹ ویئر میں یہ سہولت رکھی گئی ہے کہ وہ اپنے سولہ سال سے چھوٹے بچوں کے اکاؤنٹس کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کر سکتے ہیں۔

الحمدللہ کہ اس سافٹ ویئر کے ذریعہ واقفینِ نَو والدین، سیکرٹریان اور نیشنل شعبہ باہم رابطے میں آ گئے ہیں اور کسی بھی معاملے میں جلد ایک دوسرے سے مشورہ اور رہنمائی لی جا سکتی ہے۔ خدا کرے کہ ان جدید ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو جماعتی خدمات کے لئے خود کو تیار کر سکیں اور خدا تعالیٰ انہیں مستقبل میں اعلیٰ جماعتی خدمات بجا لانے اور خلیفۂ وقت کا سلطانِ نصیر بننے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

تحریک کے بابرکت ثمرات

یہ تحریک خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اپنی بلوغت کو پہنچ چکی ہے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ جرمنی بھی اس تحریک کے ثمرات سے متمتع ہو رہی ہے اور یہ خوش قسمت بچے خلیفۂ وقت کی شفقت و رہنمائی کے سایہ میں پلے اور جوان ہوئے اور اب آئندہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کے ساتھ وقف کی اہمیت اور اپنے حقیقی مقصد کو سمجھتے ہوئے خلافتِ احمدیہ کے سلطانِ نصیر اور جماعت کے خدمتگار بن رہے ہیں۔ چنانچہ اب تک میدانِ عمل میں قدم رکھنے والے واقفینِ نَو جنہوں نے جامعہ احمدیہ کی تعلیم مکمل کر لی ہے اور مختلف شعبہ ہائے خدمت میں مصروف ہیں۔

واقفینِ نَو بطور مربیان سلسلہ

2012ء سے 2020ء تک الحمدللہ جماعت احمدیہ جرمنی کے 79 واقفینِ نَو جامعہ احمدیہ کا سات سالہ کورس مختلف جامعات سے مکمل کر کے بطور مربیان سلسلہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اس وقت جامعہ احمدیہ جرمنی میں تقریباً 71 واقفینِ نَو طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو ان شاءاللہ مستقبل میں خدمت کے میدان میں اُتریں گے۔

جماعت احمدیہ جرمنی میں جامعہ احمدیہ کا آغاز 2008ء میں ہوا۔ جس سے 14 واقفین نو فارغ التحصیل ہو کر 2015ء سے بحیثیت مربی سلسلہ خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جامعہ احمدیہ کینیڈا اور برطانیہ سے بھی بعض واقفینِ نَو نے شاہد کا امتحان پاس کیا جن کی تعداد 17 ہے۔

اب تک جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والے واقفینِ نَو شاہدین کی تعداد حسب ذیل ہے:

سال	تعداد
2015	14
2016	14
2017	8
2018	15
2019	6
2020	5

دیگر شعبہ جات میں واقفینِ نَو

جماعت احمدیہ جرمنی کے پانچ واقفینِ نَو بھی اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد جماعت جرمنی کے مختلف شعبہ جات

میں بطور واقفِ زندگی گراں قدر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ ان واقفین کے نام حسبِ ذیل ہیں۔

نام	خدمت	تعلیم
مکرم حسنات احمد صاحب	نائب امیر و شعبہ تصنیف	ایم ایس سی فزکس
مکرم حماد الرحمٰن ملک صاحب	ایم ٹی اے انٹرنیشنل جرمنی	ایف اے
مکرم مبشر احمد چیمہ صاحب	شعبہ امور عامہ	Abitur
مکرم حماد احمد صاحب	شعبہ سو مساجد	سول انجینئر
مکرم سعادت احمد صاحب	شعبہ وقفِ نَو	ایم اے اسلامیات

علاوہ ازیں بہت سے واقفینِ نَو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کام کر رہے ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ جب بھی سلسلہ کی طرف سے انہیں بلایا جائے گا، وہ فوراً کام چھوڑ کر حاضر ہو جائیں گے، ان شاء اللہ۔ اسی طرح بہت سے واقفینِ نَو اپنا تجدید عہد کرنے کے بعد حضور انور کی اجازت سے مختلف مضامین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

کارکنان شعبہ وقفِ نَو

جرمنی بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں میں واقفینِ نَو سے رابطہ اور رہنمائی کے لئے جن کارکنان کو مثالی خدمت کی توفیق ملی یا مل رہی ہے ان کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

مکرم حمید احمد خالد صاحب:

2000ء سے 2011ء تک شعبہ وقفِ نَو جرمنی میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو تین نیشنل سیکرٹریان وقفِ نَو کے ساتھ خدمت کا موقع ملا۔ اس شعبہ میں آپ کے ذمہ دفتری امور کو منظم کرنا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کو 2000ء سے 2006ء تک Heppenheim کے صدر جماعت، 2006ء سے 2009ء تک Bensheim کے لوکل امیر، 2010ء سے 2019ء Bensheim کے صدر جماعت، 2013ء تا 2016ء ریجنل امیر ریجن Pfalz خدمت کی توفیق ملی۔

مکرم حمید احمد خالد ابن مکرم میاں عبداللہ صاحب (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) نے پاکستان سے 1964ء میں ایم اے عربی کرنے کے بعد زندگی وَقف کر دی۔ آپ کا تقرر جامعہ احمدیہ ربوہ کی لائبریری میں بطور لائبریرین کر دیا گیا۔ جہاں سے آپ 1999ء میں ریٹائر ہونے کے بعد جرمنی آ گئے اور آتے ہی جماعتی خدمت میں مصروف ہو گئے۔

اجتماع واقفین نَو کے موقع پر مکرم لقمان کشور صاحب انچارج شعبہ وقفِ نَو لندن واقفین نَو کو نصائح کر رہے ہیں۔ (یکم مئی 2019ء)

مکرم فراز احمد کامران صاحب:

آپ کو شعبہ وقفِ نَو میں 2019ء سے خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ شعبہ وَقفِ نَو میں آئی ٹی سے متعلقہ امور سنبھالتے ہیں۔ آپ کو موجودہ سافٹ ویئر کو بنانے کی بھی توفیق ملی نیز اس کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ اس کے علاوہ بطور صدر جماعت Frankenthal بھی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم اشفاق احمد صاحب:

2015ء سے اس شعبہ میں سرگرمِ عمل ہیں اور واقفینِ نَو کی ماہانہ رپورٹس پر کام کرتے ہیں۔

مکرم شاہد محمود صاحب:

2018ء سے شعبہ وَقفِ نَو جرمنی میں نیشنل سیکرٹری صاحب کی متفرق امور میں معاونت کرتے ہیں۔ قبل ازیں مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پاتے رہے جن میں صدر جماعت Obertshausen اور نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی جیسی خدمات شامل ہیں۔

مکرم داؤد احمد صاحب:

2018ء سے نیشنل شعبہ وقفِ نَو میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور جرمنی بھر کے صدران جماعت و سیکرٹریان وَقفِ نَو سے رابطہ کرتے ہیں۔ جماعت جرمنی کے دیرینہ کارکن ہیں۔ مجلس انصار اللہ جرمنی میں مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پاتے رہے ہیں۔

مکرم سعادت احمد صاحب:

2020ء تا حال بطور اسسٹنٹ سیکرٹری وَقفِ نَو جرمنی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے آپ کا تقرر شعبہ وقفِ نَو میں ہوا ہے۔ 2019ء سے 2020ء تک بطور ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نَو خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

مکرم سعادت احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب 1987ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ 1989ء میں والدین کے ہمراہ جرمنی آ گئے۔ آپ کے پڑدادا مکرم فتح علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دَورِ خلافت میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی توفیق پائی۔ آپ خود بھی وَقفِ نَو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ Iserlohn سے Abitur تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ یوکے میں داخل ہوئے جہاں پانچ سال تک تحصیل علم کیا پھر آپ نے واپس جرمنی آ کر اورینٹل سائنس میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی اور اسلامک سائینس میں ماسٹرز کرنے کے بعد پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام واقفین نَو کو پیارے آقا کی توقعات پر پورا اُترتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے، اسی طرح ان کی تعلیم و تربیت پر مامور تمام عہدیداروں اور واقفین کے والدین کو بھی اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں پوری کرنے کی توفیق بخشے، آمین۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے
سیکرٹریانِ وَقفِ نَو

مکرم محمد داؤد صاحب

(اپریل 1990ء تا جون 1992ء)

1990ء میں مکرم محمد داؤد صاحب کا تقرر بطور انچارج وقفِ نَو ہوا۔ چونکہ یہ اس تحریک کا ابتدائی زمانہ تھا۔ واقفین نَو ابھی کم سن تھے اس لئے اُس وقت اس شعبہ میں زیادہ تر کام ریکارڈ مرتب کرنا تھا جو آپ نے اپنے عرصۂ خدمت میں خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔

مکرم محمد داؤد صاحب ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب 8/اگست 1928ء کو موضع اَنو باجوہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے تایا جان مکرم نبی بخش صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے بذریعہ خط 1901ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت پائی۔ آپ کے تایا جان سکول ٹیچر تھے۔ آپ کے والد صاحب نے 1914ء میں خواب کی بنیاد پر بیعت کرکے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ 1946ء میں میٹرک کا امتحان قادیان سے پاس کیا اور پہلی ملازمت دفتر پرائیوٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثانیؓ میں اختیار کی جو 1957ء تک جاری رہی۔ 1957ء میں منشی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد لاہور میں اکاؤنٹنٹ کی تعلیم حاصل کی اور وہیں ملازمت اختیار کی۔ اکاؤنٹنٹ کی ملازمت کے دوران اقبال ٹاؤن میں بطور جنرل سیکرٹری جبکہ مزنگ لاہور میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ 1987ء میں پاکستان سے ہجرت کرکے جرمنی آگئے۔ جرمنی آنے کے کچھ بعد شعبہ تبلیغ جرمنی میں بطور معاون جماعتی خدمت کا آغاز کیا۔ 1993ء میں سیکرٹری امورِ عامہ جرمنی کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی۔

مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب

(جولائی 1992ء تا جون 1994ء)

آپ نے شعبہ وَقفِ نَو میں عرصۂ خدمت کے دوران مرکز سے خط و کتابت کرکے آئندہ کے لائحہ عمل کے لئے والدین کی رہنمائی کی۔ اس عرصہ کے دوران واقفینِ نَو کے لئے مرکز کی ہدایت پر پہلی مرتبہ کیریئر پلاننگ کمیٹی قائم کی جس کے ممبران کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مرحوم، مبلغ انچارج جرمنی، 2۔ مکرم طاہر محمود صاحب، سیکرٹری تعلیم جرمنی، 3۔ مکرمہ رابعہ یالنیز صاحبہ، 4۔ مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب، سیکرٹری وَقفِ نَو۔ موصوف 2006ء سے تاحال بطور سیکرٹری امورِ عامہ جرمنی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب ابن مکرم چودھری مولیٰ بخش صاحب مرحوم 1942ء میں بمقام ونجواں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے والد صاحب کو 1924ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ ابتدائی تعلیم محمد آباد سکول سے حاصل کی۔ اس کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے 1957ء میں میٹرک پاس کیا۔ 1960ء میں ویٹنری کالج لاہور میں داخل ہوگئے۔ اس وقت مکرم سیّد حضرت اللہ پاشا صاحب مرحوم قائد مجلس خدام الاحمدیہ تھے جنہوں نے موصوف کو زعیم مجلس مقرر فرمایا۔ اس کے بعد سانگھڑ اور حیدرآباد (سندھ) میں مختلف جماعتی خدمات بطور قائد مجلس، قائد ضلع، صدر جماعت، امیر ضلع خدمت کی توفیق پائی۔ 1990ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ لے کر جرمنی آگئے۔ جرمنی میں بطور اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ، سیکرٹری وقفِ عارضی، سیکرٹری وقفِ نو، سیکرٹری تربیت، ایڈیشنل جنرل سیکرٹری جرمنی، جنرل سیکرٹری، نائب امیر جرمنی خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم افضل احمد پاشا صاحب

(جولائی 1994ء تا جون 1996ء)

مکرم افضل احمد پاشا صاحب ابن مکرم محمد انور صاحب منہاس کو اس شعبہ میں 1994ء تا 1996ء خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے یہ خدمت انتہائی محنت اور جاں فشانی سے انجام دی۔

موصوف 1941ء میں نارووال شہر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں مکمل کی۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا مکرم حضرت مولا داد خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی جنہوں نے قادیان جاکر حضرت مسیح موعودؑ کی دستی بیعت کی تھی۔ پاشا صاحب کے گھر کا ماحول مذہبی تھا اور اسی بنا پر آپ کو بچپن سے ہی تبلیغ کا شوق تھا۔ آپ خدام الاحمدیہ کے زمانہ سے

مکرم محمد داؤد صاحب

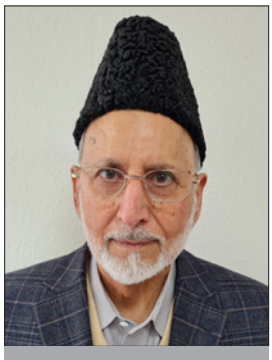

مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب

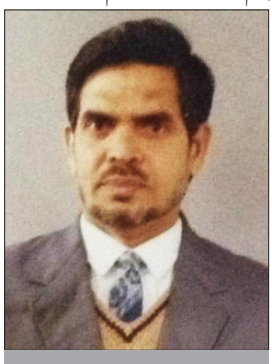

مکرم افضل احمد پاشا صاحب

ہی تبلیغ کے کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ ذاتی علم میں عیسائیت مذہب سے متعلق بہت مہارت تھی اور ان کو تبلیغ کرتے تھے۔ 1963ء میں والد صاحب نے موصوف کو صابن کی ایجنسی لے کر دی لیکن آپ سارا وقت تبلیغ میں گزار دیتے تھے جس کی وجہ سے یہ تجارت کامیاب نہ ہوسکی۔ 1965ء میں حیدرآباد سندھ میں ملازمت اختیار کرلی اور اسی ملازمت کے سلسلہ میں کچھ عرصہ بعد کراچی منتقل ہوگئے۔ کراچی میں مختلف طریق سے جماعتی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ 1988ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگریزی کے استاد مقرر کئے گئے اور یہ خدمت آپ 1991ء تک سرانجام دیتے رہے۔ 1991ء میں پاکستان سے ہجرت کرکے جرمنی کے شہر Ratingen منتقل ہوگئے اور مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ 1994ء میں جماعتی مرکز Mittelweg فرانکفرٹ میں سکونت اختیار کرلی اور شعبہ وقفِ نَو جرمنی و شعبہ سمعی بصری میں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ 1996ء میں بوجوہ جرمنی چھوڑکر پاکستان واپس چلے گئے۔ 2000ء میں دوبارہ ہجرت کرکے مع اہل وعیال پولینڈ آگئے۔ یہاں بھی 2011ء تک جماعتی خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ اپریل 2011ء میں اچانک بقضائے الٰہی وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ نصیرآباد ربوہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے، آمین۔

مکرم فلاح الدین خان صاحب

(جولائی 1996ء تا جون 1997ء)

شعبہ وقفِ نَو میں آپ نے ایک سال خدمت کی توفیق پائی مگر بہت جامع کام کیا مثلاً اپنے عرصہ خدمت کے دوران ریجنز میں سیکرٹری وقفِ نَو مقرر کروائے اور واقفینِ نَو کے ریکارڈ کو مرتب کیا۔ ریجنز میں وقفِ نَو کے اجتماعات کروائے۔ پہلے اجتماعات ہمبرگ، کولون اور فرانکفرٹ میں ہوئے۔ بڑی جماعتوں میں وقفِ نَو کی کلاسز کا اہتمام کیا۔

مکرم فلاح الدین خان صاحب ابن میاں شمس الدین خان صاحب فروری 1949ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد محترم کے ذریعہ آئی جنہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت پائی۔ موصوف نے بی اے تک سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔ 73-1972ء رسالپور میں ملٹری اکاؤنٹس میں بطور آڈیٹر کام کیا۔ 1974ء میں ہجرت کرکے جرمنی آگئے۔ اس خدمت کے علاوہ آپ کو بطور ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ فرانکفرٹ، نائب نیشنل قائد فرانکفرٹ، نیشنل قائد خدام الاحمدیہ جرمنی اور 1990ء میں سب سے پہلے صدر خدام الاحمدیہ جرمنی ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ اس کے علاوہ نیشنل سیکرٹری اشاعت، نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ، نائب افسر جلسہ سالانہ جرمنی اور 1997ء تا 2007ء لوکل امیر فرانکفرٹ خدمت کی توفیق بھی ملی۔

مکرم نصیر احمد عارف صاحب

(جولائی 1997ء تا جون 2000ء)

شعبہ وقفِ نَو میں آپ کے عرصہ خدمت کے دوران ریکارڈ کو مرتب کیا گیا۔ ہر وقفِ نَو بچے کی انفرادی فائل تیار کی گئی۔ اسی طرح والدین سے ذاتی رابطہ قائم کرکے واقفینِ نَو کی تعلیم وتربیت کے متعلق مرکزی ہدایات پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس کام میں ان کی معاونت مکرم حمید احمد خالد صاحب اور ان کی اہلیہ کرتے رہے، فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

مکرم نصیر احمد عارف صاحب ابن مکرم منیر احمد عارف صاحب 1962ء میں پیدا ہوئے۔ خاندان میں احمدیت آپ کے دادا مکرم ماسٹر مولا بخش صاحب مرحوم کے ذریعہ آئی۔ آپ کے والد صاحب کو بطور مربی سلسلہ طویل عرصہ جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ موصوف نے کالج تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ لاہور میں زیرِ تعلیم رہے۔ 1985ء میں جرمنی آگئے۔ 1989ء میں بطور قائد مجلس اوفن باخ اور مہتمم صحت جسمانی خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ موصوف کو بطور نیشنل سیکرٹری شعبہ صنعت وتجارت، لوکل امیر Hoch Taunus، ریجنل امیر Hoch Taunus اور آج کل شعبہ تبلیغ کے تحت چائنہ ڈیسک میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم شمس الحق صاحب

(جولائی 2000ء تا جون 2007ء)

آپ بطور سیکرٹری وقفِ نَو جرمنی عرصہ خدمت کے دوران واقفین وواقفاتِ نَو کا ریکارڈ مرتب کرتے رہے، ماہ بماہ واقفینِ نَو کی انفرادی رپورٹس کا سلسلہ شروع کیا۔ ریجنز کی سطح پر نصاب کے مطابق تعلیمی وتربیتی کلاسز کا آغاز کیا۔ پہلی مرتبہ ملکی سطح پر اجتماع کے انعقاد کا آغاز کیا گیا۔ 15 سال سے زائد عمر کے واقفین کے لئے تعلیمی کلاسز شروع کی گئیں۔ 13 سال سے زائد عمر کے واقفین/واقفاتِ نَو کے لئے کیریئر پلاننگ سیمینارز کا انعقاد کیا گیا۔ 15 سال کی عمر کو پہنچنے والے واقفینِ نَو سے تجدید وقف کے فارمز پُر کروائے گئے۔ مارچ 2006ء میں 15 سال سے زائد عمر کے واقفینِ نَو کے ایک گروپ کو پاکستان کا دورہ کروایا جس میں بزرگانِ سلسلہ سے ملاقات، مختلف جماعتی اداروں کا تعارف کروایا گیا نیز پاکستان کے تاریخی مقامات دکھائے گئے۔

مکرم فلاح الدین خان صاحب

مکرم نصیر احمد عارف صاحب

مکرم شمس الحق صاحب

مکرم شمس الحق صاحب ابن مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مرحوم 1954ء میں ربوہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم تعلیم الاسلام ہائی سکول و کالج ربوہ سے حاصل کی۔ گھر میں دینی ماحول کے باعث اطفال الاحمدیہ کی عمر سے ہی جماعتی خدمت کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ اطفال الاحمدیہ میں بطور سائق اور سیکرٹری تعلیم و تربیت خدمت کا موقع ملا۔ مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں بطور معتمد اور زعیم حلقہ خدمت کی توفیق پائی۔

1974ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں جماعت کا مؤقف بیان کرنے کے سلسلہ میں تشریف لے گئے تو ربوہ کی خلافت لائبریری میں مولانا دوست محمد شاہد صاحب و دیگر علماء کی زیرِ نگرانی 18 روز حوالہ جات نقل کرنے کی سعادت بھی ملی۔

1977ء میں جرمنی آمد کے بعد اس وقت جرمنی کے امیر مکرم نواب منصور احمد خان صاحب کی رہنمائی میں جماعتی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ پہلی مجلس عاملہ میں بطور جنرل سیکرٹری اور اس کے بعد سیکرٹری مال، ایڈیٹر الناصر، ایڈیٹر اخبار احمدیہ جرمنی، ایڈیٹر بلیٹن جماعت احمدیہ جرمنی، صدر تاریخ کمیٹی جرمنی، نائب صدر قضاء بورڈ جرمنی خدمت کی توفیق ملی۔ 2000ء تا 2007ء بطور نیشنل سیکرٹری وقفِ نَو خدمت کی توفیق ملی۔ نیز 2007ء سے 2010ء تک سیکرٹری تعلیم و تربیت لوکل امارت فرانکفرٹ خدمت کی توفیق ملی۔ 2011ء میں جرمنی سے انگلستان منتقل ہوگئے اور اس وقت دفتر پرائیوٹ سیکرٹری شعبہ ملاقات میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم محمود احمد خاں صاحب

(نیشنل سیکرٹری وقفِ نَو۔ 2007ء تا حال)

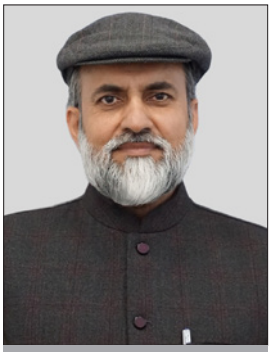

مکرم محمود احمد خاں صاحب

2007ء سے تاحال آپ جماعت احمدیہ جرمنی میں بطور نیشنل سیکرٹری وقفِ نَو خدمت کی سعادت پا رہے ہیں۔ اس دوران آپ کو واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے اور حال ہی میں آن لائن کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم محمود احمد خاں صاحب ابن مکرم محبوب احمد صاحب 1967ء میں ربوہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا بچپن قصرِ خلافت میں خلافت کی شفقتوں اور برکتوں کے سائے میں گذرا۔ آپ کے والد محترم مکرم محبوب احمد صاحب مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے باڈی گارڈ کے طور پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے ایف اے کرنے کے بعد لاہور سے بیچلر آف کامرس کیا۔ 1990ء میں جرمنی آ گئے۔ بعد ازاں آئی ٹی میں مزید تعلیم حاصل کی۔ جرمنی میں آمد کے بعد 1992ء سے 1996ء تک مجلس Bitburg (موجودہ مجلس Wittlich) کے قائد مجلس اور پھر 1996ء تا 1997ء قائد مجلس Dreieich کی توفیق پائی۔ 1997ء تا 2007ء نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی جن میں مہتمم تعلیم، مہتمم اشاعت اور نائب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی شامل ہیں۔ اس عرصہ کے دوران آپ کو نیشنل اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی کے موقع پر بحیثیت ناظم علمی مقابلہ جات خدمت کا موقع ملتا رہا۔ اپنی خدمت کے دوران آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے لیے ''ہبش لائبریری'' قائم کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

آپ کو 1997ء سے 2013ء تک ایم ٹی اے میں بحیثیت ماڈریٹر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ 2013ء تا 2015ء آپ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بحیثیت نائب افسر جلسہ گاہ اور 2015ء سے تاحال ناظم پروگرام جلسہ سالانہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ نیشنل شعبہ میں آپ کے ساتھ ساتھ مکرم ڈاکٹر عمیر باجوہ صاحب، مکرم ڈاکٹر راشد نواز صاحب، مکرم سلام الدین صاحب، مکرم ہارون احمد صاحب، مکرم حمید احمد خالد صاحب، مکرم صلاح الدین صاحب، مکرم نوید خالد صاحب، مکرم احمد شکور صاحب، مکرم محمد اشفاق بٹ صاحب، مکرم شاہد محمود صاحب، مکرم داؤد احمد صاحب، مکرم سامی حفیظ صاحب اور مکرم سعادت احمد صاحب کو گراں قدر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔

غزل

خبر تحیر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی
نہ تو تُو رہا نہ تو مَیں رہا جو رَہی سو بے خبری رہی

شہ بے خودی نے عطا کیا مجھے اب لباسِ برہنگی
نہ خِرد کی بخیہ گری رہی نہ جنوں کی پردہ دَری رہی

چلی سمت غیب سیں کیا ہوا کہ چمن ظہور کا جَل گیا
مگر ایک شاخ نہالِ غم جسے دل کہو سو ہری رہی

نظر تغافل یار کا گلہ کس زباں سیں بیاں کروں
کہ شراب صد قدح آرزو خم دل میں تھی سو بھری رہی

وہ عجب گھڑی تھی میں جس گھڑی لیا درس نسخۂ عشق کا
کہ کتابِ عقل کی طاق پر جوں دھری تھی تیوں ہی دھری رہی

ترے جوش حیرت حسن کا اثر اس قدر سیں یہاں ہوا
کہ نہ آئینے میں رہی جلا نہ پری کوں جلوہ گری رہی

کیا خاک آتش عشق نے دل بے نوائے سراجؔ کوں
نہ خطر رہا نہ حذر رہا مگر ایک بے خطری رہی

(سراج اورنگ آبادی، متوفّٰی 1763ء)

اِک سے ہزار ہوویں

اللہ تعالیٰ نے خاکسار اور اہلیہ محترمہ حسیبہ بےنظیر کو مؤرخہ 2 ستمبر 2021ء کو دو بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی 'نُور الہدیٰ' سے نوازا ہے۔ نَومولودہ مکرم ضیاء اللہ ظفر صاحب مربی سلسلہ کی پوتی اور مکرم منیر احمد ناز قریشی صاحب آف Rüsselsheim جرمنی کی نواسی ہے۔ بچی کی والدہ حضرت قدرت اللہ سنوری صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پڑنواسی ہیں۔ نَومولودہ وقفِ نَو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ بنائے، صحت والی لمبی فعال زندگی عطا کرے، دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے، آمین۔

(احسان اللہ ظفر۔ جماعت Rüsselsheim)

مگر یہ چشم حیراں جس کی حیرانی نہیں جاتی

(مرتّبہ: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب)

پیو اور پینے دو

ڈنمارک کی Aarhus یونیورسٹی کے ایک ماحولیاتی سائنسدان جناب Erick Lundgren نے 2014ء میں صحرا کے اندر کھودے گئے کچھ گڑھے ملاحظہ کیے۔ انہوں نے تحقیق کا آغاز کیا کہ یہ کیا ہیں اور ان کا ماحول کو کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ اس پر جناب Lundgren اور ساتھیوں نے معلوم کیا کہ یہ گڑھے یوں ہی نہیں بنتے بلکہ صحرائی گدھے اور گھوڑے ان کو خاص انداز اور مقصد سے باقاعدہ کھودتے ہیں۔ اور وہ مقصد ہوتا ہے سوکھے کے ایام میں شفاف زمینی پانی کا حصول۔ انہوں نے مزید دلچسپ بات یہ معلوم کی کہ یہ محنت اور کھدائی ابتدائی طور پر گو وہ اپنی پیاس بجھانے کو کرتے ہیں لیکن خدمت خلق کا اجر ان کو اضافی ملتا ہے۔ اور وہ یوں کہ دیگر صحرائی جانور مثلاً ہرن وغیرہ حتی کہ بعض پودے بھی ایسی جگہوں اور کنوؤں سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

E.J. Lundgren et al. Equids engineer desert water availability. Science. Vol. 372, April 30, 2021, p. 491. doi: 10.1126/science.abd6775.

امراض قلب میں اضافہ

یورپین سوسائٹی آف کارڈیالوجی کی مورخہ 24 اگست 2021ء کی پریس ریلیز کے مطابق مغربی انڈسٹریل یورپ میں اموات کی سب سے بڑی وجہ دل کے امراض ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک دلچسپ اور مفید تحقیق سامنے آئی ہے جس کے مطابق باقاعدہ ورزش سے وقت سے پہلے دل کے امراض کے باعث واقع ہونے والی اموات کی شرح میں خاطر خواہ کمی واقع ہوتی ہے۔ اہم اور قابل توجہ حقیقت اس تحقیق میں یہ سامنے آئی ہے کہ جسمانی ورزش کے آغاز کے لئے عمر اور وقت کی کوئی قید نہیں۔ ورزش جہاں ایک جوان شخص کو مستقبل میں دل کے امراض اور شریانوں کی تنگی کے باعث موت کا شکار ہونے سے محفوظ رکھتی ہے وہاں پہلے سے ان امراض میں مبتلا اور بڑی عمر کے افراد کیلئے بھی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ تحقیق میں حصہ لینے والے 33000 افراد کی اوسط عمر 62 سال تھی۔ نتائج کے مطابق ہفتے میں 150 منٹ ورزش کرنے والے افراد میں دل کے امراض اور ہارٹ اٹیک کے باعث موت کی تناسب میں 50 فیصد تک کمی واقع ہو جاتی ہے۔

Pressemitteilung European Society of Cardiology, 24.08.2021 https://www.escardio.org/The-ESC/Press-Office/Press-releases/It-s-never-too-late-to-get-active

کینسر کی علامات

کینسر موجودہ دور میں اس قدر عام مرض بنتا چلا جارہا ہے کہ صرف یورپ میں اس مرض سے ہلاکتوں کی تعداد ایک لاکھ سالانہ سے متجاوز ہے۔ قابل غور حقیقت یہ ہے کہ کینسر کی تقریباً تمام اقسام ہی قابل علاج ہیں خاص طور پر اگر ان کی نشاندہی یا تشخیص جلد کر لی جاوے۔

کینسر کے باعث لاحق ہونے والے ڈپریشنز کی ماہر محترمہ Dr. Varinka Voigt کے مطابق مرد حضرات میں درج ذیل جسمانی تبدیلیوں پر خاص نظر رکھی جانی ضروری ہے اور اگر ان میں سے کوئی علامت نظر آئے تو ڈاکٹر سے بروقت رجوع مرد حضرات میں کینسر کی جلد تشخیص میں بہت مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

1۔ مردانہ عضو، خصیے یا سینے پر غیر معمولی تبدیلی مثلاً بالوں کا جھڑ جانا، خصیہ کی بیضوی شکل میں تبدیلی واقع ہونا یا غیر معمولی سخت ہو جانا وغیرہ۔

2۔ منہ میں زخم ہونا اور 15 دن سے زائد وقت میں ٹھیک نہ ہونا۔

3۔ بار بار پیشاب آنا، پیشاب میں خون آنا، پاخانے میں خون آنا اور بغیر کسی وجہ اچانک وزن کم ہونا۔

4۔ جسم میں کسی بھی جگہ گلٹی نمودار ہونا۔

5۔ بغیر کسی ظاہری سبب کے ہلکا بخار رہنا۔

https://www.netdoktor.de/bildergalerie/krebssymptome-die-maenner-nicht-ignorieren-sollten/

تصویر بشکریہ E.Lundgern

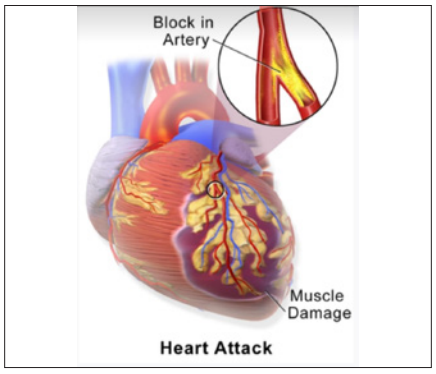

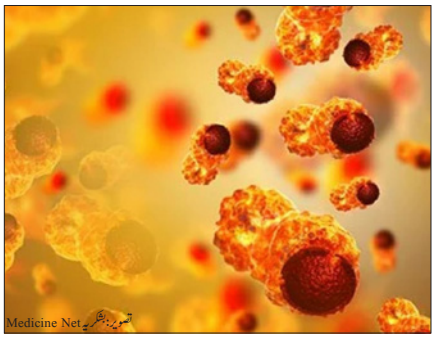
تصویر بشکریہ Medicine Net

کینسر خلیات

لاہور کا جغرافیہ

(پطرس بخاری)

تمہید

تمہید کے طور پر صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور کو دریافت ہوئے اب بہت عرصہ گزر چکا ہے اس لیے دلائل و براہین سے اس کے وجود کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ کہنے کی اب ضرورت نہیں کہ کُرّے کو دائیں سے بائیں گھمایئے، حتّٰی کہ ہندوستان کا ملک آپ کے سامنے آ کر ٹھہر جائے۔ پھر فلاں طول البلد اور فلاں عرض البلد کے مقامِ انقطاع پر لاہور کا نام تلاش کیجیے۔ جہاں یہ نام کرّے پر مرقوم ہو، وہی لاہور کا محلِ وقوع ہے۔ اس ساری تحقیقات کو مختصر مگر جامع الفاظ میں بزرگ یوں بیان کرتے ہیں کہ لاہور، لاہور ہی ہے۔ اگر اس پتے سے آپ کو لاہور نہیں مل سکتا تو آپ کی تعلیم ناقص اور آپ کی ذہانت فاتر ہے۔

محلِ وقوع

ایک دو غلط فہمیاں البتہ ضرور رَفع کرنا چاہتا ہوں۔ لاہور پنجاب میں واقع ہے۔ لیکن پنجاب اب پنج آب نہیں رہا۔ اس پانچ دریاؤں کی سرزمین میں اب صرف چار دریا بہتے ہیں اور جو نصف دریا ہے، وہ تو اب بہنے کے قابل بھی نہیں رہا۔ اسی کو اِصطلاح میں راویِ ضعیف کہتے ہیں۔ ملنے کا پتہ یہ ہے کہ شہر کے قریب دو پل بنے ہیں۔ ان کے نیچے ریت میں یہ دریا لیٹا رہتا ہے۔ بہنے کا شغل عرصے سے بند ہے، اس لیے یہ بتانا بھی مشکل ہے کہ شہر دریا کے دائیں کنارے پر واقع ہے یا بائیں کنارے پر۔

حدودِ اربعہ

کہتے ہیں، کسی زمانے میں لاہور کا حدود اربعہ بھی ہوا کرتا تھا، لیکن طلباء کی سہولت کے لیے میونسپلٹی نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ اب لاہور کے چاروں طرف بھی لاہور ہی واقع ہے اور روز بروز واقع تر ہو رہا ہے۔ ماہرین کا اندازہ ہے، کہ دس بیس سال کے اندر لاہور ایک صوبے کا نام ہوگا جس کا دارالخلافہ پنجاب ہوگا۔

آب و ہوا

لاہور کی آب و ہوا کے متعلق طرح طرح کی روایات مشہور ہیں، جو تقریباً سب کی سب غلط ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لاہور کے باشندوں نے حال ہی میں یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ اور شہروں کی طرح ہمیں بھی آب و ہوا دی جائے۔ میونسپلٹی بڑی بحث و تمحیص کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی کہ اس ترقی کے دور میں، جبکہ دنیا میں کئی ممالک کو ہوم رول مل رہا ہے اور لوگوں میں بیداری کے آثار پیدا ہو رہے ہیں، اہلِ لاہور کی یہ خواہش ناجائز نہیں، بلکہ ہمدردانہ غور و خوض کی مستحق ہے۔

لیکن بدقسمتی سے کمیٹی کے پاس ہوا کی قلّت تھی، اس لیے لوگوں کو ہدایت کی گئی کہ مفادِ عامہ کے پیشِ نظر اہلِ شہر ہوا کا بے جا استعمال نہ کریں، بلکہ جہاں تک ہو سکے کفایت شعاری سے کام لیں۔ چنانچہ اب لاہور میں عام ضروریات کے لیے ہوا کے بجائے گرد اور خاص خاص حالات میں دھواں استعمال کیا جاتا ہے۔ کمیٹی نے جابجا دھوئیں اور گرد کے مہیا کرنے کے لیے مرکز کھول دیے ہیں۔ جہاں یہ مرکبات مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سے نہایت تسلی بخش نتائج برآمد ہوں گے۔

بہم رسانیِ آب کے لیے ایک اسکیم عرصے سے کمیٹی کے زیرِغور ہے۔ یہ اسکیم نظام سقّے کے وقت سے چلی آتی ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ نظام سقّے کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے اہم مسوّدات بعض تو تلف ہو چکے ہیں اور جو باقی ہیں، ان کے پڑھنے میں بہت دقّت پیش آ رہی ہے۔ اس لیے ممکن ہے تحقیق و تدقیق میں چند سال اور لگ جائیں۔ عارضی طور پر پانی کا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ فی الحال بارش کے پانی کو حتی الوسع شہر سے باہر نکلنے نہیں دیتے۔ اس میں کمیٹی کو بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں ہر محلے کا اپنا ایک دریا ہوگا، جس میں رفتہ رفتہ مچھلیاں پیدا ہوں گی اور ہر مچھلی کے پیٹ میں کمیٹی کی ایک انگوٹھی ہوگی جو رائے دہندگی کے موقع پر ہر رائے دہندہ پہن کر آئے گا۔

نظام سقّے کے مسوّدات سے اس قدر ضرور ثابت ہوا ہے کہ پانی پہنچانے کے لیے نل ضروری ہیں۔ چنانچہ کمیٹی نے کروڑوں روپے خرچ کر کے جابجا نل لگوا دیے ہیں۔ فی الحال ان میں ہائیڈروجن اور آکسیجن بھری ہے۔ لیکن ماہرین کی رائے ہے کہ ایک نہ ایک دن یہ گیسیں ضرور مل کر پانی بن جائیں گی۔ چنانچہ بعض بعض نلوں میں اب بھی چند قطرے روزانہ ٹپکتے ہیں۔

(مضامینِ پطرس)

برلن میں برقی کار بیٹری سیل
پروڈکشن کا بڑا منصوبہ

جرمن حکومت الیکٹرک کار بیٹری سیل کی پیداوار کے لیے ایک بلین یورو کی سبسڈی دے گی۔ امریکی الیکٹرک وہیکل میکر کمپنی ٹیسلا Tesla کو ایک منصوبہ بندی کی روشنی میں مجوزہ الیکٹرک بیٹری سیل پلانٹ لگانے کے لیے فاضل امداد مہیا کرنے کا فیصلہ اس سال کے اختتام سے قبل متوقع ہے۔ جرمن وزارت اقتصادیات و معاشی منصوبہ بندی کے مطابق ٹیسلا یہ فیکٹری برلن کے نزدیک لگائے گی اور اس میں تاخیر بیوروکریسی کی وجہ سے ہورہی ہے۔ یورپین یونین نے بیٹری سیل پیداوار کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے دو اعشاریہ نو بلین یورو کی رقم مختص کر رکھی ہے اور جرمنی وفاقی وزیر برائے صنعت وتجارت کا کہنا ہے کہ کارمینوفیکچرنگ کمپنیوں کے علاوہ 40 دیگر تجارتی صنعتی اداروں کو بھی یورپین یونین کے اس فنڈ سے انوسٹمنٹ اور ریسرچ کے لئے رقم مہیا کی جائے گی۔ امریکی آٹو کنسرن ٹیسلا جرمنی میں مذکورہ بالا فیکٹری لگانے کے لئے 5 بلین یورو کی سرمایہ کاری کرے گی۔ کمپنی کے چیف ایگزیگٹو نے اُمید ظاہر کی ہے کہ امسال اکتوبر میں کام کا آغاز ہوجائے گا۔

جرمنی کے قومی انتخابات

جرمنی کی قومی پارلیمنٹ کے انتخابات میں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی SPD 25.7 فیصد ووٹ لے کر سرفہرست رہی ہے۔ کرسچن ڈیموکریٹس اور سسٹر پارٹی کرسچن سوشل یونین (CDU/CSU) جو سولہ برس سے برسراقتدار تھے، 24.1 فیصد ووٹ لے کر دوسرے نمبر پر رہی ہیں۔ 2017ء الیکشن میں انہیں 34.1 فیصد رائے دہندگان کا اعتماد حاصل تھا جس بنا پر انہیں حکومت بنانے کا حق حاصل ہوگیا تھا۔ سوشل ڈیموکریٹس نے اپنے کھوئے ہوئے اعتماد کو بحال کروانے کے لئے بہت محنت اور لگن سے کام کیا اور (گذشتہ انتخابات میں 20.5 فیصد) کے مقابلہ میں 25.7 ووٹوں کے تناسب کے ساتھ پارلیمنٹ میں 206 نشستیں حاصل کی ہیں۔ ان دو بڑی سیاسی جماعتوں کے علاوہ گرین پارٹی 14.8 فیصد تیسرے نمبر پر اور لبرل ڈیموکریٹک پارٹی FDP 11.5 فیصد ووٹ لے کر چوتھی پوزیشن پر رہی ہے۔ قومی سطح پر سیاسی منظرنامہ میں ان دونوں جماعتوں کا کردار سردست بہت اہم ہوگیا ہے کیونکہ ملک کے سربراہ یعنی چانسلر کا انتخاب حکومت بنانے والی جماعت کرے گی جسے پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل کرنے کے لئے کولیشن پارٹنر پر انحصار کرنا پڑے گا۔ انتخابی نتائج سے عیاں ہے کہ کسی بھی سیاسی پارٹی کو دوتہائی اکثریت حاصل نہ ہے لہٰذا اب یہ دونوں جماعتیں گرین پارٹی اور لبرل ڈیموکریٹس کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت بنانے کی خواہاں ہیں۔ عموماً انتخاب جیتنے والی پارٹی کو پیش کش سب سے پہلے ملتی ہے کہ وہ دوسری جماعتوں کے ساتھ مذاکرات کرے اور حکومت تشکیل دینے کے لئے کوشش کرے مگر سولہ برس اقتدار سے چمٹے رہنے کے بعد کرسچن ڈیموکریٹک پارٹی کا اب بھی دعویٰ ہے کہ وہ ہی حکومت بنائے گی۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ حکومت سازی کا یہ مشکل، پیچیدہ اور کٹھن کام جلد مکمل نہ ہوسکے گا۔ قیاس یہ ہے کہ کرسمس سے قبل نئی حکومت اپنا کام شروع کردے گی۔

قومی پارلیمنٹ Bundestag میں مجموعی طور پر اس بار 735 اراکین منتخب ہوکر بیٹھیں گے جن میں CSU/CDU کے 196، گرین پارٹی 118، لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے 92 ممبر ہوں گے AFD 83، Die Linke، پارٹی 39، SPD 206 اور SSW ایک نشست کے ساتھ اپنی نمائندگی کرسکیں گے۔

جرمنی ہماری حکومت کو تسلیم کرے

افغانستان میں طالبان کی برسر اقتدار حکومت نے جرمنی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نہ صرف ان کی حکومت کو تسلیم کرے بلکہ مالی امداد بھی مہیا کرے۔ افغان حکومت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا ہے کہ ہم جرمنوں کے ساتھ اچھے تعلقات کے خواہاں ہیں اور سفارتی تعلقات استوار کرنا چاہتے ہیں۔ جرمنی کے اخبار Welt am Sonntag کو ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ جرمنوں نے امریکہ کے ساتھ مل کر ہمارے ملک کے مفاد کے خلاف کام میں حصہ لیا جو کسی لحاظ سے بھی اچھا نہیں تھا مگر اب یہ معاف کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے انسانی ہمدردی کے تحت مدد کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں حکومت چلانے کے لئے مدد کی فوری ضرورت ہے۔ جرمن وزیر خارجہ نے افغانستان میں تبدیل شدہ حالات کے باعث صورت حال کے سنگین ہونے کا خدشہ ظاہر کیا ہے جس سے غریب لوگ بالخصوص مہاجر اور بچے بری طرح متاثر ہوں گے۔ انہوں نے افغانستان کے لئے خوراک اور ادویات کی سپلائی کے لئے امداد کی مد میں رقم بڑھانے کا اعلان کیا۔ اسی ضمن میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام منعقد کی جانے والی ''مالی مدد برائے افغانستان'' میں جرمنی کے وزیر خارجہ نے اپنے ملک کی طرف سے 100 ملین یورو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جرمن حکومت کا کہنا ہے کہ تکلیف اور پریشانی میں گھرے ہوئے افغان باشندوں کی مزید مدد کی جائے گی اور اضافی طور پر 500 ملین یورو اقوام متحدہ کے امدادی پروگرام کے لئے دیئے جائیں گے جس میں سے افغانستان کے ہمسایہ ممالک کو بھی افغان مہاجرین کی بہتر دیکھ بھال کے سلسلہ میں مالی مدد دی جائے گی۔ گذشتہ ہفتے یورپین یونین ممالک کے وزرائے خارجہ نے اپنی ایک میٹنگ میں واضح کیا ہے کہ طالبان حکومت کو تسلیم نہیں کیا جائے گا لیکن افغان باشندوں کی انسانی بنیادوں پر مدد جاری رکھی جائے گی۔ برلن میں وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ کابل میں جرمن سفارت خانہ کھولنے کی تجویز پر غور ہو رہا ہے مگر یہ سفارتی تعلقات کی بحالی نہیں ہو گی بلکہ یہ صرف وہاں براہِ راست موجود رہنے کا ایک ذریعہ ہو گا جس سے کثیر المقاصد اہداف حاصل کئے جا سکیں گے تاہم ایسا کرنے سے قبل اپنے یورپی اتحادیوں سے قریبی مشورہ کیا جائے گا۔

ویکسین نہ لگوانے والوں کے خلاف پابندیاں

جرمنی کے چانسلر آفس کے وزیر Helge Braun نے خبردار کیا ہے کہ انتخابات کے بعد موسم خزاں کے حالات کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا کہ ویکسین نہ لگوانے والوں کے لئے پابندیوں میں کیسے اضافہ کیا جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ پابندیاں پہلے سے زیادہ سخت ہوں گی مگر یہ سب کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ انفیکشن کیسز بڑھنے پر مجموعی صورت حال کیسی ہے، آیا ہسپتالوں میں وائرس انفیکشن والے مریضوں کی تعداد سکت سے بڑھ کر ہے یا ابھی کم ہے۔ اسی طرح سے سکولوں کے بچوں میں انفیکشن کے پھیلاؤ کی صورت حال بھی پابندیوں کو مزید سخت کرنے سے قبل زیرِ غور لائی جائے گی۔ جرمنی میں کورونا کی چوتھی لہر آچکی ہے اور Robert Koch-Institut کے تازہ ترین اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ اوسطاً روزانہ چھ ہزار نئے کیسز رپورٹ ہو رہے ہیں۔ اموات کی تعداد لگ بھگ 50 رجسٹر ہو رہی ہے۔ گذشتہ ہفتوں میں 500 سے زائد افراد کو وائرس انفیکشن کے باعث ہسپتالوں میں داخل کرنا پڑا ہے۔ مجموعی طور پر اس وقت 1500 افراد انتہائی نگہداشت میڈیکل وارڈ میں زیرِ علاج ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 66 فیصد لوگوں کو ویکسین لگائی جا چکی ہے۔ علاوہ ازیں متحرک وائرس کی مختلف شکلیں جو Beta,Gamma اور Delta کی صورت میں ملک میں موجود ہیں اور پریشان کن حالات پیدا کر سکتی ہیں، ان کے تجزیہ و تحقیق پر کام جاری ہے۔

برطانوی گاڑیوں کو UK سٹکر لگانے کی ہدایت

یورپ میں برطانوی گاڑیوں کو نیا سٹکر ''UK'' لگوانا ہو گا۔ یہ ہدایت برطانیہ حکومت نے اپنے شہریوں کو جاری کی ہے۔ وضاحت میں کہا گیا ہے کہ گاڑی کے پچھلے حصے پر GB سٹکر کی بجائے اب برطانیہ سے باہر 'UK' سٹکر نمایاں آویزاں کرنا لازمی ہو گا۔ نئے قانون کا اطلاق 28 ستمبر 2021ء سے ہو گا۔ متعلقہ گاڑیوں کے ڈرائیوروں سے کہا گیا ہے کہ وہ GB سٹکر اُتار دیں۔ صرف آئرلینڈ میں سفر کرتے ہوئے نئے سٹکر سے استثناء ہو گا۔ برطانوی حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ آئندہ GB کی بجائے بین الاقوامی ٹریفک نشان کے لئے UK کا محفّف استعمال ہو گا یعنی عظیم برطانیہ Great Britan تبدیل ہو کر اب صرف متحدہ راج یا ملک رہ جائے گا۔

جرمنی نئے افغان مہاجرین قبول کرے گا

جرمنی کی وزارت داخلہ کے ایک اعلامیہ کے مطابق جرمنی جلد 2600 افغان مہاجرین اور ان کے خاندانوں کو سیاسی پناہ دے گا۔ ان افراد میں صحافی، سائنسدان، آرٹسٹ اور دیگر باشندے شامل ہیں جنہیں نئی افغان حکومت سے خطرہ ہے۔ وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ ان افراد کو براہِ راست ویزہ دے کر جرمنی لایا جائے گا۔ اس کے علاوہ اُن تمام لوگوں کو بھی جرمن حکومت یہاں لانے کا انتظام کرے گی جو انسانی حقوق کی فہرست میں شامل ہیں۔ وزارت داخلہ کے ترجمان نے مزید کہا کہ 4 ہزار افغان شہری پہلے ہی یہاں پہنچ چکے ہیں۔ طالبان حکومت کے انتقام کے خوف سے فرار ہو کر ہمسایہ ممالک میں پناہ لینے والے افغان باشندوں سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ اس ملک میں جرمنی کے سفارت خانہ سے رابطہ کریں۔ توقع کی جا رہی ہے کہ 40 ہزار مزید مہاجرین اس طریق پر جرمنی آسکیں گے۔

ہوائی سفر کے مسافروں کی تعداد میں اضافہ

فرانکفرٹ کی منتظم بین الاقوامی کمپنی Fraport کی ایک رپورٹ کے مطابق فضائی راستے کھلنے سے مسافروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ گذشتہ ماہ 337 ملین مسافر ریکارڈ کئے گئے جنہوں نے فرانکفرٹ ایئرپورٹ کی سروسز سے استفادہ کیا۔ کمپنی کے چیف کا کہنا ہے کہ ہم نے 13.3 فیصد کارگو کی مد میں اضافہ کیا ہے اور پچھلی سہ ماہی 85 ملین یورو منافع کمایا ہے۔ گذشتہ برس اسی مدت کے دوران ہمیں 182 ملین یورو کا نقصان ہوا تھا۔

(رپورٹ: داؤد عطاء، انچارج میڈیا سیل، ہیومینٹی فرسٹ جرمنی)

ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی جانب سے

ہزاروں سیلاب زدگان کو کھانے کی فراہمی

جرمنی کے صوبے Nordrhein -Westfalen میں آنے والے سیلاب سے ہزاروں لوگ بری طرح متاثر ہوئے اور گھروں کے گھر اُجڑ گئے۔ اس صورتِ حال میں فوری طور پر چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ محمد اطہر زبیر صاحب کی جانب سے 14/جولائی کی شام کو ہیومینٹی ڈیزاسٹر ریلیف ٹیم (Humanity Desaster Relief Team) کا ہنگامی اجلاس بلایا گیا۔جس میں طے پایا کہ فوری جائزہ لے کر ہر ضروری نوعیت کی مدد کا انتظام کیا جائے۔ اُسی رات، تمام متاثرہ علاقوں کی بُحرانی ٹیموں سے رابطہ کیا گیا اور حکومت کے پاس ہیومینٹی فرسٹ کا بطور امدادی ٹیم اندراج عمل میں لایا گیا۔غیر واضح حالات کی وجہ سے بحرانی ٹیم کے لیے فوری معلومات دینا ممکن نہیں تھا۔تاہم مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تعاون سے اگلے دن متاثرہ علاقوں کا زیادہ ٹھوس جائزہ مہیا ہو گیا۔ بہت جلد واضح ہوگیا کہ بہت سے لوگوں کو کھانے کی ضرورت ہے۔ اسی وقت اطلاع بھی ملی کہ سیلاب میں ایک احمدی گھرانہ (مکرم سعید شاہد صاحب) بھی متاثر ہوا ہے اور یہ کہ اس احمدی بھائی نے ہیومینٹی فرسٹ کو ایک کچن قائم کرنے کے لیے اپنا گھر بھی پیش کیا ہے۔اس پیشکش کے بعد ایک کھانا پکانے والی ٹیم اس جگہ کے لیے روانہ کر دی گئی۔ جماعت کے شعبہ ضیافت کے تعاون سے قریبی مساجد میں بھی کھانے کی تیاری کا انتظام کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ نے گرم کھانا پیک کرنے اور انہیں متاثرہ علاقوں میں پہنچانے میں مدد کے لیے خدام فراہم کیے۔ اس مقصد کے لیے پہلے سے تیار شدہ نیلے رنگ کی ہومینٹی فرسٹ اور خدام الاحمدیہ کی واسکٹ استعمال کی گئی۔ اس موقع پر سیلاب کی وجہ سے اپنی معاشی حالت کی تباہی دیکھ کر ناامید متاثر افراد کی طرف سے بہت سی تشویش بھری نظریں اٹھیں۔ ان نظروں میں مسلمان نوجوانوں کی وہاں موجودگی کے باعث ناگواری واضح طور پر دکھائی دے رہی تھی۔ لیکن جب ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم نے ان افراد کی خدمت میں کھانے کی پیش کش کی تو ناگواری ایک دوستانہ مسکراہٹ میں بدل گئی۔ چند لفظوں کے تبادلے سے ہی وہ جان گئے کہ یہ ایسے مسلمان نوجوانوں کی تنظیم ہے جو جرمنی بھر میں بے لوث ہو کر رفاہی اور خیراتی کام و فاشعاری کے ساتھ کر رہی ہیں۔ ان باتوں نے ان پر گہرا اثر چھوڑا۔ بہت سے افراد اس غیبی مدد کو دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ رضا کارانہ طور پر کھانا بنانے والے کارکنان روزانہ پانچ بجے صبح صوبہ ہیسن کے مضافات سے 2 گھنٹے سفر کر کے آتے ہیں تا کہ دوپہر کا کھانا متاثر لوگوں تک بروقت پہنچا سکیں تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔سوشل میڈیا پر، مجلس خدام الاحمدیہ اور ہیومینٹی فرسٹ کی مدد کو ہزاروں لوگوں نے مختلف گروپس میں پسند کیا اور ان خدمات پر بہت اچھے تبصرے کیے۔ کسی لکھنے والے نے لکھا کہ آج ہم جان گئے ہیں کہ حقیقتاً ہمارا دوست کون ہے اور کون نہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ پانچ ہفتوں سے زیادہ مجلس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے تعاون سے متاثر علاقوں میں مصروف عمل ہے اور اب جہاں بھی متاثر لوگ نیلے اور پیلے رنگ کی واسکٹس پہنے ہوئے مسلمانوں کو دیکھتے ہیں تو ان کے دلوں میں محبت اور احترام کے جذبات ابھرتے ہیں۔اس خدمت کے دوران احمدیوں نے اپنی مسکراہٹ اور حوصلہ افزا الفاظ کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو متاثر کیا۔

اس عرصہ خدمت کے دوران کُل 500 خدام و انصار نے 20ہزار سے زیادہ گرم کھانے کے پیکٹ تقسیم کیے۔ صرف شہر Meckenheim میں ہی روزانہ دو ہزار تک کھانے کے پیکٹ تیار کیے گئے اور متاثرہ افراد تک پہنچائے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان خدام و انصار کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ اسی طرح دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ متاثرین کو ان کے قدموں پر جلد کھڑا ہونے کے سامان فرمائے اور لوگوں کو احساس ہو کہ ان کا ایک خالق ہے، آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات ودعائے مغفرت

مکرم عبداللطیف صاحب

خاکسار کے ابّا جان مکرم عبداللطیف صاحب ابن مکرم حسین بخش صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مؤرخہ 18جون بروز منگل 2019ء بعمر 85سال چند ماہ علالت کے بعد بقضائے الٰہی ربوہ میں وفات پاگئے ہیں۔

آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ 1939ء میں مکرم ماسٹر احمد خان صاحب آف ضلع سرگودھا کے ذریعہ سے ہوا۔ والد صاحب کو 1944ء میں بیعت کرنے کی سعادت ملی۔ آپ کو بطور کارکن نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ریٹائرمنٹ تک 40سال سے زائد عرصہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں بطور مالی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ ایک نہایت ایماندار اور جانفشانی سے دن رات جماعت کی خدمت کرنے والے وجود تھے۔ آپ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن بڑھاپے میں آپ نے قاعدہ یسرناالقرآن اورقرآن مجید پڑھنے کی کوشش کی۔ نہایت شریف النفس اورصبر شاکر انسان تھے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ آپ کو جوانی سے بڑھاپے (2015ء) تک روزے رکھنے کی توفیق ملی۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ آپ نے حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔ آپ کی نماز جنازہ مؤرخہ 21 جون بروز جمعۃالمبارک 2019ء کو محترم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مسجد مبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ نصیر آباد میں تدفین کے بعد مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں، تین پوتے، دو پوتیاں، چار نواسے اور دو نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ دونوں بیٹے جرمنی میں مقیم ہیں۔سب بچے شادی شدہ ہیں۔(شفیق احمد لطیف۔ Riedstadt)

مکرم سعادت حیات صاحب

خاکسار کے شوہر مکرم سعادت حیات صاحب تھیم ابن مکرم چودھری شوکت حیات خان تھیم صاحب مؤرخہ 11 جولائی 2021ء کو بعمر 67 سال Balingen جرمنی میں وفات پاگئے،اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جنوری 1991ء میں جرمنی آئے۔ 1969ء میں خود بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ 1974ء میں اپنے والد صاحب کی شہادت کے باوجود احمدیت پر قائم رہے جبکہ خاندان کے دیگر افراد نے شہادت کے بعد احمدیت چھوڑ دی تھی۔ آپ ایک عرصہ سے سانس کی تکلیف میں مبتلا تھے جسے آپ نے بڑی ہمت کے ساتھ برداشت کیا۔ آکسیجن کا ایک سلنڈر مستقل طور پر آپ کے ساتھ ہوتا مگر اس حالت میں جماعتی پروگرام نہ چھوڑتے حتّٰی کہ جلسہ سالانہ میں بھی شرکت کرتے۔ اپنی بیماری سے پہلے Balingen جماعت میں زعیم انصاراللہ اور مربی اطفال رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد لمبا عرصہ بیمار رہے نیز سیکرٹری ضیافت بھی خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم کی نماز جنازہ 15 جولائی کو ناصر باغ گروس گیراؤ میں ادا کی گئی اور تدفین 17 جولائی 2021ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹیاں ایک بھائی اور اہلیہ چھوڑے ہیں۔(ارشد پروین)

مکرمہ امۃالباسط صاحبہ

خاکسار کی والدہ مکرمہ امۃالباسط صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ طویل علالت کے بعد مؤرخہ 04 ستمبر 2021ء کو ربوہ میں بعمر 61سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں،انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت میاں محمد دینؓ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پڑپوتی اورحضرت میاں پیر محمدؓ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پڑنواسی تھیں۔ بطور اہلیہ واقفِ زندگی آپ نے سادہ زندگی بسر کی، مالی تنگیوں میں نہایت صبر اور حوصلہ کے ساتھ ہمیشہ اللہ کا شکر ادا کیا۔ والدہ صاحبہ کے پاس جو بھی رقم ہوتی وہ کسی نہ کسی کی مالی مدد میں صَرف کرتیں۔ ان کی وفات کے بعد والد صاحب کو کثیر تعداد میں لوگوں نے فون کر کے بتایا کہ وہ اُن کی مالی مدد کیا کرتی تھیں۔ خاکسار کچھ عرصہ سے پاکستان جانا چاہتا تھا لیکن وباء کے آغاز میں جب حضور نے ہدایت فرمائی کہ یورپ سے بھی بہت سے احمدی پاکستان کا سفر کر رہے ہیں انہیں بھی احتیاط کرنی چاہیے اور سفر نہیں کرنا چاہیے، جب سے والدہ صاحبہ نے یہ سنا تو ہمیں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل کرنے کی نصیحت کی۔مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر، دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے تینوں بچوں کو بھی مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی رہی ہے،الحمدللہ۔ بیٹی بطور صدر لجنہ ماربرگ، خاکسار بطور جنرل سیکرٹری ماربرگ اور عزیزم یاسر ایاز بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔6/ستمبر 2021ء کو مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

(آصف فرہاد۔ جنرل سیکرٹری جماعت ماربرگ جرمنی)

محترمہ امۃالحئ صاحبہ

خاکسار کی خوشدامن محترمہ امۃالحئ صاحبہ زوجہ مکرم عثمان علی شیخ صاحب مرحوم 5 ستمبر 2021ء کو بعمر 86سال Delmenhorst جرمنی میں وفات پاگئیں،

اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نیک، خدا ترس اور صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ خلافت سے نہایت عقیدت و محبت کا تعلق رکھنے والی تھیں۔ جماعتی خدمت کے لئے قربانی کرتیں اور بچوں کو بھی تلقین کرتی رہتیں۔ کم عمری میں ہی وصیت کرنے کرنے کی توفیق پائی۔ جب بھی کوئی آمد یا تحفہ ملتا تو اس پر فوری طور پر چندہ ادا کرنے کی کوشش کرتیں اور دوسروں کو بھی اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلاتیں۔صدقات دینے والی،غرباء کی بیٹیوں کی شادیاں کرواتیں، یتیموں کی پرورش اپنے گھر میں کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کو بطور سیکرٹری مال، سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور صدر لجنہ راوی روڈ خدمت کی توفیق ملی اور حضرت چھوٹی چھوٹی آپا جان سے سندِ خوشنودی وصول کرنے کی سعادت پائی۔ (مرزا منصور احمد۔فرانکفرٹ)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے، آمین

جلسہ سالانہ جرمنی 2021ء

سفر اختیار کرنے سے قبل مسنون دعا

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ اور ہم اپنے رب کی طرف ہی جانے والے ہیں۔

- ویکسینیشن یا کورونا سے مکمل صحتیابی کا سرٹیفکیٹ
- کورونا سے منفی ٹیسٹ کی رپورٹ
  (24 گھنٹے سے پرانا قابل قبول نہیں ہوگا)
- میڈیکل ماسک
- جائے نماز
- جلسہ سالانہ کے لیے اجازت نامہ
- جماعتی آئی ڈی کارڈ

جلسہ گاہ میں تشریف لاتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں!

- سماجی فاصلہ
- جلسہ گاہ میں ماسک پہننا

مزید معلومات کے لئے:

www.jalsasalana.de

0800 210 77 58

Jalsa Salana 2021

45. JÄHRLICHE VERSAMMLUNG

8.-9. Oktober 2021 in Mannheim

Monthly Germany

AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 22 | ISSUE 10 | October 2021

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir